اردو ترجمہ کتاب

نور الھدیٰ

کلاں

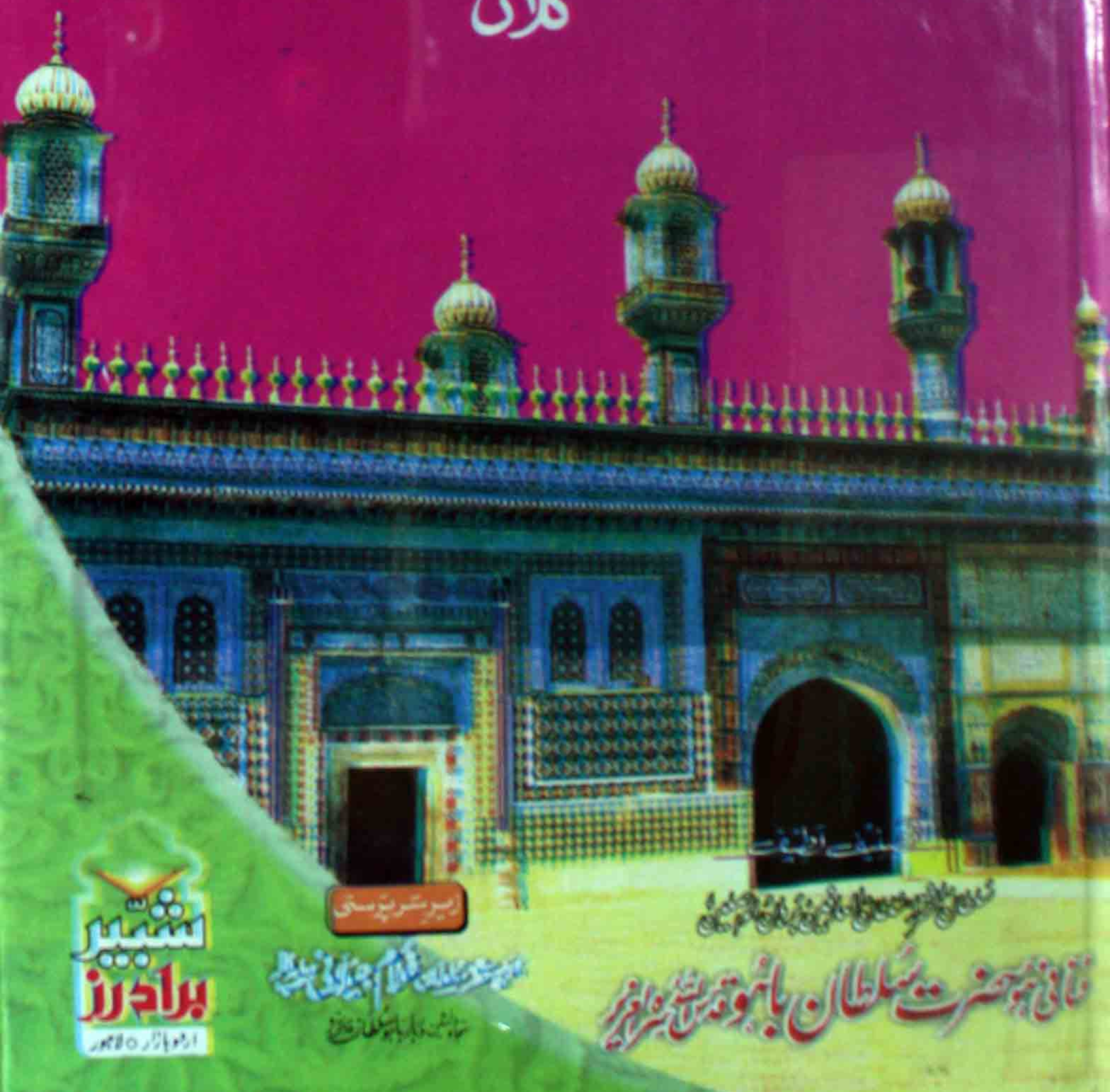

تصنیف حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز

زیر سرپرستی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نور الھدیٰ کلاں

تصنیفِ لطیف

سلطان الفقر سلطان العارفین برہان الواصلین

فنا فی ہو حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز

زیرِ سرپرستی

الحاج حضرت سلطان غلام جیلانی صاحب مدظلہ

سجادہ نشین دربار باہو سلطان قدس سرہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نورالھدیٰ

ناشر	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اگست 2007ء / رجب المرجب 1428ھ
کمپوزنگ	ورڈ میکر
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر اردو بازار لاہور
قیمت	[redacted] روپے

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com

قولِ زرّیں

حضرت غلام جیلانی سلطان سجادہ نشین دربار باہُو سلطان جھنگ نے فرمایا کہ میں نے نورُالھدیٰ کلاں تصنیف لطیف سلطان العارفین علیہ الرحمۃ کو دس بار سبق" سبق" پڑھا ہے۔ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سب کچھ حاصل کیا ہے جو حق باہُو سلطان نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نورُالھدیٰ کلاں پڑھنے اور اس پر خلوص سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

نورٌ من النور
نورِ رحمۃ للعالمین

سیرتِ نبوی پر ایک جامع، مُدلّل اور اب تک کی واقعاتی
سیرتُ النبی پر دُنیابھر میں سب سے بڑی کتاب

تالیف

ڈاکٹر محمد عمر خان لیفٹننٹ کرنل (ر)

مکمل **5** جلدیں

تصانیفِ اعلیٰ حضرت سے ماخوذ سیرت الرسول ﷺ کا عظیم علمی و تحقیقی مجموعہ

افادات شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ
امام احمد رضا خاں محدث بریلوی

سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانِ رحمت

جمع و ترتیب محمد عیسیٰ قادری رضوی

مکمل **4** جلدیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیرت، فضائل اور اسلامی اخلاق
وآداب پر مشتمل آسان اور عام فہم مجموعہ معلومات

جواہرِ اسلام

مرتب
منور حسین نقشبندی

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی حیات طیبہ کے مہکتے گوشوں کا پیش بہا خزانہ

جہانِ مفتی اعظم

مرتبین

○ علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی ○ علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی
○ مولانا مقبول احمد سالک مصباحی

Marfat.com

ھدیہ

نورُالہدیٰ کلاں حضرت نجیب سُلطان جگر گوشہ حافظ فیض سلطان رحمۃ اللہ علیہ کی ایک فوٹو کاپی محترم فقیر محمد دین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ مجھے اُردو ترجمہ کرنے کے لئے مرحمت فرمائی۔ اُس کا ترجمہ حضرت نجیب سُلطان صاحب کی خدمت میں ہدیۃً پیش ہے:

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

فقیر الطاف حسین

Marfat.com

افضل الذکر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ی یا بقاء دی لوڑ ہووے کلمے پاک دا وِرد کمائیے جی
اسم ذات دا رنگ کمال گوہڑا لُوں لُوں رنگ چڑھائیے جی
چُبھی مار توحید دے بحر اندر موتی ذات دا کڈھ لیائیے جی
کلمے پاک الطاف نوں پاک کیتا کلمے نال حضوریاں پائیے جی

○

باھو سلطان رحمۃ اللہ علیہ

کی اصل فارسی تصنیفات کا اردو ترجمہ

① اورنگ شاہی ② طرفۃ العین ③ دیدار بخش خورد
④ عین الفقر ⑤ کلید جنت ⑥ مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
⑦ اسرار قادری ⑧ عقل بیدار ⑨ امیر الکونین

ملنے کا پتہ: شبیر برادرز ○ اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

نُورُ الھُدیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآ
وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر ودرودِ نامحدود دمبدم ساعت بساعت
کہ بشرعِ عبادت فیض فضل العنایت لاشکایت باشکر
لغایت کہ سرمایہ ہدایت از طریق تحقیق رفیق توفیق اللہ
تَعَالیٰ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ ولسان سطے آیات

Marfat.com

قرآن مردہ قلب را کند حی ہر دم ختم تحقیق نصیب اہل صدیق
ہزاران ہزار از حد بیشمار صاحب الشرف نعت او لولاک
لما خلقت الافلاک ابو القاسم محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ
اہل بیتہ اجمعین بعدہ نطق تصرف کل کہ
مرتبہ محک طالبی و مرشدی پیری و مریدی استادی
وشاگردی جمعیت نخست بعلم کیمیا اکسیر تصرف توفیق
است کہ طالب را طریق بی تصرف توفیق از اللہ بانس
دارد تحقیق آیا لیکن این جملہ تصرف است چنانچہ
تصرف اسم اعظم وتصرف سنگپارس وتصرف
علم تکسیر وتصرف علم اکسیر وتصرف علم روشن ضمیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نور الہدیٰ کلاں

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں۔وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و قائم ہے۔وہ جسے چاہتا ہے عزت بخش دیتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے[1]۔اور دم بدم ہر لحظہ ہر گھڑی بے حد درود و سلام (محمد ﷺ) کی ذات پر ہوں کہ آپ نے انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی (راہ دکھائی) اس کے فیض و فضل سے (بہرہ ور ہونے کا سلیقہ سکھایا) استغنا بلا شکایت (کی عادت راسخ کر دی) اور اسے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ) میں حد درجہ شکر گزار (بندہ بنا دیا) وہ طریقہ جس میں توفیق الہٰی اور بحق رفیق (مرشد کی ہمراہی) سے ہدایت کا سرمایہ حاصل ہوتا ہے (عطا کر دیا)۔

قولہ تعالیٰ۔وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ[2] اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے (آپ ﷺ) نے قرآن مجید کی آیات کی (تلاوت) کے ساتھ ساتھ ان کو طے کرنے کا طریقہ بھی (تعلیم کیا) جس سے مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔اور ہر دم کے ساتھ (ایک ختم (قرآن) کا (ثواب ملتا) ہے۔آپ ﷺ پر ہزاروں ہزار بے حد و شمار (درود و سلام) ہوں جو (بارگاہ کبریا میں) صاحب شرف ہیں۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ اگر ہم آپ کو پیدا نہ کرتے تو افلاک کو بھی پیدا نہ کرتے آپ ﷺ کی نعت ہے۔ابو القاسم حضرت محمد رسول اللہ

[1] پ ۳ ع ۱۱ [2] سورۃ ہود ۱۲ - ۸۸

Marfat.com

ﷺ آپ کی آل آپ کے اصحاب اور اہل بیت سب پر درود و سلام ہوں ۔

اس کے بعد (باھُو)جو تصرف کل کا مالک ہے کہتا ہے۔کہ طالب و مرشد پیر و مرید اور استاد و شاگرد کے مراتب کو پرکھنے کی کسوٹی اور جمعیت(نفس) کا حصول علم کیمیا اکسیر کے تصرف کی توفیق ہے۔جس طالب کو اللہ تعالیٰ سے تصرف توفیق کا طریقہ ہی نہ ملے وہ (راہ سلوک) کا محقق کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تصرفات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ چنانچہ اسم اعظم کا تصرف

۲۔ سنگ پارس کا تصرف

۳۔ علم تکسیر کا تصرف

۴۔ علم اکسیر کا تصرف

۵۔ علم روشن ضمیر کا تصرف

۶۔ علم قرآن تفسیر کا تصرف

۷۔ علم قرب معرفت حضور ربانی کا تصرف

۸۔ علم کشف القبور روحانی کا تصرف

۹۔ علم عین العیانی کا تصرف

۱۰۔ اور ایسا تصرف کہ جس طرف بھی توجہ کرے حضوری (مجلس)میں پہنچ جائے یہ تمام تصرفات اسم اللہ ذات کی حاضرات سے کھلتے اور حی و قیوم(کے تصور) سے معلوم ہوتے ہیں۔

کامل مرشد طالب کو پہلے ہی روز لوح(ضمیر) پر ظاہر ہونے والے علم

Marfat.com

مطالعہ سکھاتا ہے اوراس کو حضوری علم کی تعلیم دیتا ہے۔جس کے بعد طالب تلقین و ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے۔

بیت

بے حضوری ہر طریقہ راہزن
باحضوری طالب حق در امن

اس تصنیف کا مصنف سروری قادری باھُو فنافی ھُو ولد بازید قوم اعوان ساکن قلعہ شور کوٹ حق کہتا ہے۔اس کتاب کا نام نور الہدیٰ رکھا گیا ہے اور اسے عین نما کا خطاب دیا گیا ہے۔

بیت

طالبا(عام)ذکر بھی نہ ہو اور فکر بھی نہ ہو
ذکرو فکر وسوسہ ہے اسے دل سے دھو

جاننا چاہئے کہ جب طالب اسم اللہ ذات کے تصور سے اپنے وجود میں داخل ہوتا ہے (اور اس عمل کو جاری رکھتا ہے)تو وہ عین مشاہدہ کا متلاشی ہوتا ہے۔

ابیات

ذکر بائین ہے اور فکر سے ہو با وصال
کیسے پہنچیں اس جگہ ذاکران وہم و خیال
طالبا مجھ سے طلب کر حق کی معرفت
تاکہ ہو ثانی خضر علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام صفت

Marfat.com

شہ رگ سے بھی نزدیک دکھلا دوں گا
نَحْنُ اقربُ جبکہ ہے فرمان خدا
جس نے اس جگہ لقائے حق نہ پائی
اس نے زمیں میں مثل حیواں گھاس ہی کھائی

قولہ تعالیٰ۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ پ۹ ع۱۲ وہ حیوان ہیں بلکہ ضلالت میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔

مثنوی

کر رہا ہوں سرِ نہاں کا ظہور
ہوں طالبوں کے واسطے رہبر حضور
طالبا مجھ سے طلب کر وحدت لقاء
تاکہ حاصل ہو حضوری مصطفٰے ﷺ

قولہ تعالیٰ۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ پ۱۵ ع ۸ جو اس دنیا میں اندھا ہے (دیدار الٰہی سے مشرف نہیں) وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا (اسے دیدار الٰہی نصیب نہ ہو گا)

بیت

طالبا مجھ سے طلب کر گنج کرم
تاکہ تیرے وجود میں باقی رہے نہ کوئی غم

جو کوئی اس کتاب (نور الہدیٰ عین نما کو) خالص (اللہ کی خاطر) خاص یقین و اعتقاد کے ساتھ شب و روز اپنے مطالعہ میں رکھے گا تو وہ اسرار سے واقف

Marfat.com

ہو جائے گا۔اور اُسے (اسرار کو معلوم کرنے کے لئے) کسی ظاہری مرشد کی تعلیم و تلقین کی حاجت باقی نہ رہے گی۔

یہ کتاب (معرفتِ الٰی اللہ)خدا تک پہنچانے اور حضوری مجلس محمد مصطفےٰ ﷺ سے مشرف کرنے کی وسیلہ ہے۔یہ کتاب مخلوق(خدا) کا رہنما بنا دیتی ہے اور باطن کی صفائی کا وسیلہ ہے۔لیکن طالب بھی اہل مطالعہ صادق الاارادت'بادب باحیا ہونا چاہئے۔اس کتاب کے مطالعہ سے (اگر طالب نے) ظاہری خزانے کا تصرف (یعنی)علم اکیسر کیمیا کی حکمت کو نہ پایاسونا چاندی نقد و جنس کو حاصل نہ کیا تو فقرو فاقہ میں ہلاکت۔ہر قسم کی رنج و پریشانی ۔اس کے احوال میں بے جمعیتی۔اور مفلسی میں (در بدر)سوال کا وبال اور زوال اس کی اپنی گردن پر ہو گا۔

ایسے بے نصیبوں کو نصیب کیسے دلایا جا سکتا ہے۔؟لیکن جو شخص (بے نصیب کو بانصیب کرنے والی)بات پر یقین نہیں رکھتا وہ احمق حیوان ہے۔اگر تم عالم باشعور ہو اور اگر تم فقیر عارف با حضور ہو تو سن لو!کہ ہر قسم کے نصیب قسمت۔حکمت کے مراتب خزانے(اور)علم طلسمات کلمہ طیبؓ میں ہیں۔اور نصیبوں (کو کھولنے والی)چابی کلمہ طیبؓ ہے اور کلمہ طیب پڑھنے والا کوئی شخص بھی بے نصیب نہیں رہ سکتا۔مگر کافر اور یہودی جو معرفت اللہ معبود لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے بے خبر ہیں۔وہی(حقیقی معنوں میں بے نصیب ہیں)

جو کوئی کلمہ طیب کا سبق کُنہ کن اور زبان محمدی ﷺ سے پڑھتا اور اس

Marfat.com

ترتیب سے کلمہ طیب پڑھنے کی خاصیت کو جاننا ہے۔وہ لوح ضمیر کے مطالعہ سے لوح محفوظ کے(علوم) کو زبان کے بغیر(تصور کی آنکھ) سے پڑھنے لگتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا جملہ تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔دنیا و آخرت کی کوئی شے (کوئی علم)اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔جس کسی کے وجود میں کلمہ طیب کی تاثیر ہو جاتی ہے اور وہ اسے فائدہ دینے لگتا ہے تو دریا کی مانند اس کے ہر بال و رگ و(ریشہ) سر تا قدم(موج زن)ہو جاتا ہے۔کلمہ طیبؔ اس کے وجود میں اس قدر سکونت و قرار پالیتا ہے کہ اس کا نفس مطلق مرجاتا ہے ۔قلب زندہ ہو جاتا ہے۔روح کو فرحت نصیب ہوتی ہے۔اور اوصاف ذمیمہ اس کے وجود سے دور ہو جاتے ہیں

جان لو!کہ کلمہ طیب کو رسم و رسوم کے طریقہ سے پڑھنا(عوام) کا طریقہ ہے جبکہ قربِ اللہ حی و قیوم کی حضوری میں کلمہ طیب پڑھنے کے منصب مراتب دوسرے ہیں۔

الحدیث ـــ قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَثِیْرٌ وَّ الْمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ ـــ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے تو بہت ہیں مگر مخلص بہت کم ہیں پس کامل مرشد وہی ہے جو طالب صادق کو ہر مرتبہ اس کی قسمت ہر منصب اس کا نصیب اور کیمیا حکمت کے خزانوں کا ہر تصرف کلمہ طیب سے کھول دے اور کلمہ طیب کے ہر حرف سے دکھلا دے۔پس معلوم ہوا کہ ایسے مرشد سے ہی تلقین لینا بہتر ہے ۔اور نامرد مرشد جو زن سیرت ہو اسے تین طلاق دینا ہی اچھا ہے۔

Marfat.com

کامل مرشد مرد اور ناقص مرشد نامرد کو کس مرتبہ سے جان سکتے ہیں؟

کامل مرشد وہ ہے جو یکبارگی اسم اللّٰہذات کی مشق وجودیہ سے (طالب) کو حضوری توجہ میں لے جاتا ہے اور ناقص نامرد مرشد آج کل کا وعدہ کر کے (ٹالتا رہتا) ہے۔

الحدیث۔ اَلْکَرِیْمُ وَ اِذَا وَعَدَہ وَفَا۔ کریم وہی ہے جو اپنے وعدہ کو وفا کرتا ہے۔

طالب صادق وہی ہے جو کلمہ طیب کے تصور سے توجہ میں باتوفیق ہو جائے۔ اور کلمہ طیب کے تصرف سے حاضرات کو تحقیق کر لے۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ مردہ دل مردود اور زندیق ہو جاتا ہے۔ طالب پر فرض عین ہے کہ مرشد جو کچھ فرمائے وہ مرشد کے امر کے خلاف ہر گز نہ کرے۔ اور مرشد کے سامنے جواب دیتے ہوئے دم نہ مارے۔ مرشد پر بھی عین فرض ہے کہ طالب اپنے مرشد سے جو کچھ بھی طلب کرے مرشد اس کو ہر طلب سے بہرہ ور کرے اگر مرشد ایسی توفیق نہیں رکھتا تو وہ طالبوں کا رہزن اور با لتحقیق شیطان ثانی ہے۔ جس سے طالب کی عمر برباد ہو جاتی ہے۔ اگر طالب بھی نامرد ہے۔ (اور سیم و زر دنیا کا طالب ہے) تو سیم و زر اور دنیا ہی اس کے لئے حجاب بن جاتی ہے۔ جب مرشد طالب کے امتحان کے لئے اس کو (راہ خدا) میں مال خرچ کرنے کو کہتا ہے تو وہ مرشد کو ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اس قسم کے طالب شیطان۔ نفس لعین کے قیدی بے یقین (مرشد کے) عیبوں کے جاسوس وسوسہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو ہرگز کسی مقام پر نہیں پہنچ سکتے۔ مرشد طالب سے کیا

Marfat.com

چیز طلب کرتا ہے؟ اس کی جان عزیز کا نقد (نذرانہ) جو طالب راہ مولیٰ میں سر فدا نہ کرے۔وہ نامرد ہے جو معرفت لامکان سے محروم رہتا ہے ۔طالب مرد وہی ہے جو راہ مولیٰ میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔اور دم نہیں مارتا۔اسی قسم کا طالب روشن ضمیر باشعور حضوری کے لائق ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ طالب و مرشد دونوں مدعی و مدعا علیہ ہیں۔اور (اس مقدمہ کے) معاملات حضوری معرفت۔قرب قدرت سے تعلق رکھتے ہیں۔اس کا قاضی اللہ تعالیٰ (اور قانون) شریعت (مطہرہ) ہے ۔جس سے مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں داخل ہوتے ہیں۔حق و باطل۔نفس و روح (کے مقدمہ) کا فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک (علم) کے دو گواہ نہ لائے جائیں

ایک (زبانی) اقرار کی گواہی کا علم

دوم (قلبی) تصدیق کی گواہی کا علم

یہ دونوں علم اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ہیں۔پس معلوم ہوا کہ کامل مرشد کی نظر میں طالب علم ہو یا جاہل دونوں برابر ہیں۔کیونکہ عالم باللہ مرشد ظاہر باطن حی و قیوم کا علم اور رسم و رسوم کا علم یہ دونوں اس کے اختیار میں ہوتے ہیں ۔کامل مرشد کی نظر میں اہل نصیب اور بے نصیب برابر ہیں۔کیونکہ (کامل مرشد) بے نصیب طالب کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں داخل کر کے بانصیب بنا دیتا ہے ۔لیکن شرط یہ ہے کہ مجلس محمدی ﷺ صادق و کاذب کی کسوٹی ہے۔صادق کا مرتبہ معرفت دیدار کا ہے۔جبکہ کاذب کا مرتبہ دنیا جیفہ مردار کا ہے۔چنانچہ صادق کا مرتبہ حضوری

Marfat.com

مشاہدہ جمالیت کا ہے۔اور کاذب کا مرتبہ کشف و کرامات "انانیت" "مغروری کا ہے۔اگر صاحب نظر کامل مرشد طالب کو اس کی شہ رگ کے (نزدیک) آفتاب توحید معرفت کے نور کی روشنی کا پرتو بھی دکھلا دے تو بھی اندھے طالب کو خوشی نہیں ہوتی اور اگر مرشد خود اندھا اور بے معرفت ہے تو اس کا طالب ہمیشہ بے جمعیت رہتا ہے۔کامل مرشد وظائف سے رجعت خوردہ کو شر پر زندگی کے خاتمہ سے بچا لیتا ہے۔ اور اسے آخرت میں خاتمہ بالخیر میں پہنچا دیتا ہے۔

کامل مرشد طالب صادق کو تین علوم کا سبق دیتا ہے۔جس سے (طالب حق) اسم اللہ کے الف سے (مقام) الفت کو طے کر لیتا ہے
اور علم سلف سے علم سلف کو تحقیق کرتا ہے۔
اور علم خلف سے علم خلف میں باتوفیق ہو جاتا ہے۔

وہ ان متذکرہ علوم کو حاصل کر کے بھلا دیتا ہے۔ بعد ازاں اس کا وجود نور ہو جاتا ہے۔اور وہ ہمیشہ قرب اللہ حضوری کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔جس سے روز الست کے مرتبہ کو جان لیتا ہے اور انبیاء اولیاء اللہ کی صف میں روحی زبان سے قالوا بلٰی کہتا ہے۔اسی کو حقیقی مسلمان کہتے ہیں۔ جس مرشد کی تلقین سے پہلے ہی روز طالب مسلمانی کے مرتبہ پر نہ پہنچے اور (مقام) ازل پر منصب ارواح کی خود تحقیق نہ کر لے اس کو مرشد کیسے کہہ سکتے ہیں؟ اس کا طالب بھی حیوان ہے مرشدی اور طالبی کا حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ اس میں عظیم سراسرار مشاہدہ حضوری حاصل کرنا ہوتا ہے

Marfat.com

جان لو! کہ اگر تم عقلمند انسان ہو تو قرب اللہ سے کھلی آنکھوں (بچشم عیاں) حضوری مشاہدہ اختیار کرو۔ جس سے ایک نظر میں دونوں جہان کا تماشہ مد نظر رہتا ہے۔ اے طالب عالم باللہ اور اے طالب عارف ولی اللہ سب سے پہلے اپنے مرشد سے علم (معرفت) کی طلب کر کیونکہ بے علم خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ پانچ قسم کے علوم ہیں۔ (جو طالب مرشد سے طلب کرنا چاہئیں۔)

۱۔ علم توحید عنایت ۲۔ علم معرفت ہدائیت ۳۔ علم ولائیت
۴۔ علم ہدایت ۵۔ علم غنایت

کامل مرشد طالب صادق کو جملہ علوم کا سبق نظری توجہ سے دے دیتا ہے۔ جس سے طالب علم ایک گھڑی میں (عالم) فاضل صاحب تحصیل ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اسے علم معرفت قرب اللہ نور حضور مشاہدہ حضور و محبت حضور و طلب حضور و لاھوت لامکان حضور و علم توفیق تحقیق حضور و ذکر فکر الہام مذکور حضور و معراج محمدی ﷺ کا حضور حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے حضوری کا وجود علم (نور) کی قوت سے سر تا قدم نور ہو جاتا ہے۔ حضوری عالم جب علم نور سے ایک بار بھی بے زبان و بیان باعیان اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس کو تمام عمر ریاضت و مجاہدہ کی حاجت نہیں رہتی۔ اس کے بعد طالب صاحب ارشاد بن جاتا ہے۔ کہ وہ غلط اور غضب (میں گرفتار لوگوں) کی راہ نہیں چلتا۔ وہ غالب الاولیاء ہو جاتا ہے۔

کامل مرشد وہی ہے جو علم مجاہدہ کو علم مشاہدہ میں کھول دے۔ اور علم

Marfat.com

ریاضت کو علم راز میں دکھاوے۔جس سے(طالب)علم مجاہدہ و علم ریاضت سے علم مشاہدہ اور علم راز میں اس طرح داخل ہو جائے جیسا کہ نمک طعام میں اور لوہا آگ میں ہوتا ہے۔جیسا کہ پانی میں دودھ کٹھالی میں سونااور روح و جان میں دم ہوتا ہے۔جس نے بھی معرفت اللہ اور فنا فی اللہ میں جمعیت کے مراتب حاصل کئے اور ہدایت تمام حاصل کی اس نے" علم حضور (تصور)نور" سے ہی حاصل کئے۔اس نے علم کو ہی اپنا وسیلہ پیشوائی رفیق راہبر باتوفیق بنایا۔ اور کسی بھی جاہل ۔کافر بدعتی خلاف شرع محمدی ﷺ نے خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں کی۔

بیت

علم ظاہر مثل مسکہ علم باطن مثل شیر
کیسے ہو بے شیر مسکہ کیسے ہو بے پیر پیر

جو طالب اپنے مرشد سے اللہ تعالیٰ کی طلب کرتا ہے وہ نیک بخت توحید کے لائق ہے۔وہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب کو پہنچ جاتا ہے جو کوئی بے پیر اور بے مرشد ہو گا وہ شیطان کا مرید بن جاتا ہے۔

کامل مرشد کا کیا نشان ہے؟

کامل مرشد اسم اللہ ذات کی نظر سے طالب صادق کے ہفت اندام۔ سر تا قدم تمام وجود کو نور بنا دیتا ہے۔اسم اللہ کی توجہ سے طالب اللہ کو حضوری مشاہدہ میں داخل کر دیتا ہے۔ جس مرشد سے طالب اللہ کو پہلے ہی روز حضوری

Marfat.com

مشاہدہ نصیب نہ وہ مرشد ناقص اور نالائق ہے اس سے ارشاد جاری نہیں ہوتا۔

حضوری مشاہدہ کے بہت سے طریقے ہیں۔

ذکرو فکر سے حضوری مشاہدہ کا طریقہ اور ہے

قرب اللہ سے الہام پیغام کی آمد و رفت کے حضوری مشاہدہ کا طریقہ اور ہے

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی حضوری مجلس کے مشاہدہ کا طریقہ اور ہے۔

کامل فقیر جملہ حضوری مشاہدات کا عمل طالب اللہ کو ایک گھڑی میں حاضرات اسم اللہ ذات سے کھول کر دکھا دیتا ہے۔اور تحقیق کروا دیتا ہے۔

قرآن مجید کے ہر علم آیات و حدیث کو عزت و شرف اسم اللہ ذات سے ہی ہے جس کسی نے بھی انبیاء۔اولیاء غوث و قطب و درویش فقیر کا مرتبہ پایا اسم اللہ سے ہی پایا۔

بیت

جسم کو پنہاں کر در اسم ذات
تاکہ ہو عارف خدا دائم حیات

کل وجز کے ان جملہ مراتب کو حاصل کرنا اور واصل (باللہ) ہونا اسم اللہ ذات کی باتفکر مشق و جودیہ سے منکشف ہو جاتا ہے۔بعد ازاں طالب کے وجود میں اسم اللہ ذات کے ہر حرف سے تجلی ہونے لگتی ہے اور طالب علم یکبارگی معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ کو پہنچ کر غنی اور لا یحتاج ہوجاتا ہے۔مراتب غنایت کیمیا اکسیر سے فقیر عامل کیمیا گر اور مراتب ہدائت اکبر سے

Marfat.com

کیمیا نظر ولی اللہ صاحب بحر و بر ہو جاتا ہے۔

کامل مرشد طالب صادق کو یہ دونوں علم ایک پل میں عطا کر دیتا ہے

سنو! طالب دو قسم کے ہیں

ایک طالب بچہ شہباز کی مانند (بلند پرواز) دیدار کی طلب میں ہوتا ہے جس کی خوراک دیدار ہی ہوتی ہے۔ ایسے کامل مرشد کو دیدار بخش کہتے ہیں۔

دوسرا طالب گدھ کے بچے کی مانند مردار کی طلب میں پرواز کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی خوراک ہی ناپاک ہوتی ہے ایسے ناقص مرشد کو مردار بخش کہتے ہیں۔

مطلب یہ کہ آدمی کو جو عزت و شرف۔ قرب حضوری۔ جمعیت معرفت لقاء حاصل ہوئی نفس کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ نفس کا گلہ کرنے والا (خود) نامرد ہے۔ کیونکہ نفس مطمئنہ تو نور ہے۔ اور عارف فقیر (اس نفس کے وسیلہ سے) دوام مشرف حضور ہوتے ہیں۔

نفس چار قسم کے ہیں۔ کافر کا نفس کافر، منافق کا نفس منافق، مسلمان کا نفس مسلمان اور مومن کا نفس مومن ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۳ ع ۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ کسی نفس پر اس کی استعداد سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ نافرمان نفس کو فرمانبردار بنانا قرب دیدار سے ہے۔ جب نفس ایک بار بھی دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے تو وہ عمر بھر دنیا کی لذت اور زینت اور بہشت میں حور و قصور کی لذت زینت سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار ہزار بار استغفار کرتا ہے۔

Marfat.com

ابیات

ہر لذت سے بڑھ کر لذت لقاء ہے
لذت دنیا تو سب بے لقاء ہے
لذت دیدار بہ دیدار بہ
اگر کوئی دیدار سے ڈرتا ہے تو مجھ کو دے
چہرہ اپنا لایا ہوں تیرے روبرو
صد ہزاراں لشکر دیکھتا ہوں روبرو
جس نے دیکھا ہوگیا وہ لازوال
معرفت توحید حاصل حق وصال

جو کوئی باطنی توفیق سے قرب۔ معرفت۔ حضوری انوار دیدار اللّٰہ کا طریقہ جانتا ہے وہ شخص طالبوں کو ایک دم اور ایک قدم پر قرب معرفت۔ حضوری انوار(اور) دیدار اللّٰہ سے مشرف کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے لازمی شرط یہ ہے کہ جسم پر شریعت کا لباس پہنے اور شب و روز شریعت کے(احکام پر عمل در آمد کیلئے)کوشاں رہے۔اگرچہ قسم قسم کا مجرب کھانا کھائے اور شہد سے میٹھا کیا ہوا پانی پیئے اور نفیس اطلس کا زریں زر بفت لباس پہنے۔لیکن اس کے مراتب یہ ہوں کہ(عمدہ لباس پہنے۔عمدہ لذیذ کھانا کھانے) کے باوجود وہ لباس سے بیگانہ ہو اور اس کا دل حق تعالیٰ سے یگانہ ہو۔کبھی وہ(راہ خدا میں ہر چیز قربان کر کے)اتنا مفلس ہو جائے کہ وہ اپنے نفس کو بہر خدا رسواء کرنے کے

Marfat.com

لئے) ہر دروازہ پر گداگروں (جیسا) سوال کرتا رہے۔اے احمق خام (جان لے کہ) عارف فقیر کے یہی مراتب ہیں۔

بیت

نفس کو رسوا کرتا ہوں گدا کے لئے
ہر دروازہ پر قدم رکھتا ہوں خدا کیلئے

مشرق سے مغرب تک ہر ملک قیامت تک فقراء کے قدم کی برکت سے ہر قسم کی آفات سے سلامت رہے گا۔اس بناپر اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق چھوٹے بڑے پر فقراء کا حق ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں۔

بے معرفت مرشد کے مراتب یہ ہیں کہ وہ بے باطن ــ بے توفیق اور حقیقت میں طالبوں کا راہزن ہوتا ہے۔

(استعداد کے لحاظ سے ہر طالب کا وجود) قرب اللہ حضوری وصال کے لائق نہیں ہوتا۔اور نہ ہی ہر پتھر میں سرخ لعل پایا جاتا ہے۔اور نہ ہی ہر زبان پر قرآن و حدیث تفسیر با تاثیر کا بیان ہوتا ہے اور نہ ہی ہر بوٹی کیمیاء کی آزمائش کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور نہ ہی ہر فقیر صاحب سخن اور احوال کو عین دیکھنے والا ہوتا ہے۔اور نہ ہی ہر کسی کو ابوجہل جیسا جہالت کا حصہ حاصل ہوتا ہے۔نہ ہی ہر درویش صاحب ولایت و نظر ہوتا ہے۔اور نہ ہی ہر کوئی حضرت خضر علیہ السلام کا ہم صحبت ہونے کے لائق ہوتا ہے۔ہزار میں سے کوئی ایک ہی ہوگا جو (اپنا تمام) مال و دولت (اللہ کی راہ میں) خرچ کردے۔نہ تو ہر سر لائق بادشاہی ہے۔اور نہ ہی ہر دل مخزن سرّ الٰہی ہے۔نہ ہی ہر کسی کو

Marfat.com

فقیری مراتب ملتے ہیں۔اور نہ ہی ہر کوئی نفس پر امیر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہر دل روشن ضمیر ہوتا ہے۔

سنو!وہ کس علم کی راہ ہے جس سے عرش قدموں کے نیچے فرش بن جائے اور طالب اللہ لاھوت (لامکان) میں سکونت پذیر ہو جائے۔اور وہ لامکان کا باعیان مشاہدہ کرنے والا بن جائے پہلے ہی روز یہ دولت عظمیٰ اور مجلس محمدی ﷺ لقائے الٰہی کے لئے (فنا فی اللہ)اور دیدار پروردگار کے لئے غرق فی انوارتوحید کے مراتب اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے حاصل ہوتے ہیں۔اس طرح عارف اپنے معبود کا معشوق اوروہ اس کا عاشق بن جاتا ہے۔(مشق وجودیہ) نفس یہود کی قاتل ہے۔اجسام الکتاب کا کاتب مرقوم بے حجاب(دیدار اللہ)سے مشرف ہوجاتا ہے۔اور شب و روز (عشق الٰہی)میں اپنی جان جلاتا ہے۔جو کوئی حیّ و قیّوم کے اس "عَینُ العِلم" کو پڑھتا ہے وہ رسم و رسوم کے تمام دوسرے علوم کو بھلا دیتا ہے۔دونوں جہان سے اپنے ہاتھ کو اٹھا لیتا ہے۔وہ عین(العیان) دیکھتا ہے۔علم عین سے عین (حق) کہتا ہے۔عین باعین ہو جاتا ہے۔اور عین (ذات) کو تلاش کرتا ہے اور جو عین کو پا لیتا ہے وہ علم عین کو اپنا رفیق و پیشوا بنا لیتا ہے۔اور یہ توفیق کے مراتب ہیں۔قولہ تعالیٰ وَ مَا تَوفِیقِیٓ اِلَّا بِاللّٰہِ۔اور سب توفیق تو اللہ کے لئے ہے۔توفیق قدرت کا ایک نور ہے۔جس میں قرب اللہ سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔توفیق کی قوت سے نفس کی صورت۔قلب کی صورت۔روح کی صورت اور سِرّ کی صورت' یہ چاروں صورتیں اہل توفیق سے ہمکلام ہو جاتی ہیں۔بعد ازاں اہل

Marfat.com

توفیق حق کو لے لیتا اور باطل کو چھوڑ دیتا ہے۔جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے اسے طے الفقر۔ حیّ الوجود معرفت یُحْیِ وَ یُمِیتُ کہتے ہیں۔کیونکہ اس کے لئے موت اور حیات ایک۔ خواب و بیداری ایک۔ مستی و ہوشیاری ایک۔ بھوک اور سیری ایک۔پڑھا ہوا اور ان پڑھ ایک۔مجاہدہ اور مشاہدہ ایک۔ قال اور سکوت ایک۔اس کی نظر میں خاک اور سیم و زر سب برابر ہوتا ہے۔

بیت

دریائے وحدت میں غرق ہوں کچھ اس طرح
کہ ازل و ابد کی مجھ کو کچھ بھی خبر نہیں

جان لوا کہ (باھُوؒ) ہمیشہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہے۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معرفت توحید کا مشاہدہ اور ہر نظر اللہ منظور ہونا اور مجلس محمدی ﷺ میں حضوری ہونا ہی ہمارا مقصود ہے۔(یہی وحدت المقصود ہے)۔دوسرا ہر مرتبہ مردود اور اس سے دوری کا ہے۔ اور ہر دو جانب (فقراء) کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ پ۳۰ ع ۲۳

نور حضور کا خاصہ لا مکان میں ہے۔جب عارف باللہ فقیر لا مکان میں داخل ہو جاتا ہے تو دونوں جہان (وسعت کے لحاظ سے) اس کے نزدیک مچھر کے پر جتنے ہوجاتے ہیں۔(غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کونین میری نظروں کے سامنے رائی کے دانہ کے برابر ہے) پس معلوم ہوا کہ سلک سلوک میں (ہر قسم کی) آفات قبض و بسط۔سُکر و صَحو موجود ہیں۔جس میں سب (مراتب) سلب

Marfat.com

ہو سکتے ہیں۔جبکہ قرب اللہ میں نفس کی قلب و روح سے علیحدگی ہوجاتی ہے۔(اور رجعت کا کوئی خدشہ نہیں رہتا)۔

فقیر کو سلک سلوک کی وہ راہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں روز اول ہی طالب کو (اسم) اللّٰہ کا حضوری مشاہدہ نصیب ہو جائے۔پس معلوم ہوا کہ وہی شخص الہام و پیغام سے حجاب میں ہوتا ہے جو حضوری معرفت میں ناتمام ہوتا ہے۔(کامل) قادری وہی ہے جس کے سامنے دونوں جہان (کی مخلوق) جن و انس فرشتے مثل غلام اس کی قید میں ہوتے ہیں۔کافر۔منافق اور غافلوں کے لئے ہم نے (کلمۃ الحق) کا اعلان کر دیا ہے۔(اب وہ آئیں یا نہ آئیں اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز ہے)۔

شرح دعوت

دعوت دم نوش۔(جس میں کسی کے دم سے دم ملا کر اس کی جان قبض کر لیتے ہیں)

دعوت سیم زر فروش (یہ دعوت سیم و زر دنیا کے لئے حصول کے لئے پڑھی جاتی ہے)

دعوت ترک جان۔ترک حیوانات ریاضت کوش ہے۔

دعوت صلاح پوش (اس دعوت میں دائی حصار کرتے ہیں)

دعوت بدل جوش۔(اس دعوت میں دل ذکر اللہ سے جوش کھانے لگتا ہے)

وہ دعوت جس سے کل عالم مخلوقات میں تہلکہ اور جوش و خروش پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

ان تمام قسم کی دعوتوں میں غالب دعوت دم نوش ہے۔اگرایسی دعوت والا تمام عالم کو ایک دم میں پکڑ لے تواللہ شاہد حال ہے کہ تمام عالم ایک دم میں مر جائے(یہ باھُو رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا حال ہے)۔اس قسم کے اہل دعوت کو قرب اللہ وصال سے عامل کامل۔قاتل قتل۔صاحب قرب۔مست حال۔سیف زبان کہتے ہیں۔وہ عین جمال کے مشاہدہ میں صاحب حکم بست و کشاد ہوتا ہے چنانچہ دعوت دم نوش پڑھنے والا (شخص) خود کسی وباء اور اتفاقی موت میں مبتلا ہوجاتا ہے یا دعوت دنیا درم فروش میں رجعت کھا کر اس کے حالات میں دگرگوں ہو جاتے ہیں تواس کی وجہ یہ ہے کہ دعوت پڑھنے والا خام خیالی میں مبتلا ہو جاتا ہے جو دعوت اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر پڑھتا ہے۔وہ کسی بھی قسم کی مہمات سرانجام دینے سے محروم رہ جاتا ہے۔جان لو!کہ (اہل دعوت) جملہ ارواح انبیاء اور اولیاء اللہ سے ہمیشہ ہم مجلس رہتے ہیں۔

کامل مرشد ان میں سے ہر ایک مرتبہ نظر کی توجہ سے جو توفیق مطلق ہوتی ہے(طالب کے لئے کھول دیتا ہے)یا حاضرات اسم اللہ ذات سے جو قرب حق سے تحقیق شدہ (امر) ہے دکھا دیتا ہے۔یا یہ کہ تصرف سے کھول دیتا اور تفکر سے عین بعین دکھا دیتا ہے۔یا یہ کہ قرآن مجید کی آیات کی تفسیر اور احادیث (کی روشنی) میں اسم اللہ ذات کی تحقیقات سے عظیم برکات سے(مشرف کر دیتا ہے)یا اسم اعظم کے (فیضان سے) درجات دلوا دیتا ہے یا یہ کہ کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی کُنہ سے نصیبہ ور بنا

Marfat.com

دیتا ہے۔اور دکھادیتا ہے۔ مختصر یہ کہ(کلمہ طیب)کی حاضرات سے ذات تا صفات نور تا حضور۔قبور تا امور۔عرش تا فرش۔لوح تا قلم۔ماہ تا ماہی۔سب طبقات کو طے کیا جا سکتا ہے۔لیکن یہ تمام مراتب علم معرفت توحید سے دور تر ہیں۔

خاصوں کی اصل راہ قرب اللہ سے تصور اور تصرف ہے۔ توجہ سے تفکر ہے۔عیان سے بیان ہے۔قال سے وصال ہے۔ترک و توکل ہے۔ تجرید و تفرید ہے۔جو کوئی اس راہ سے بے بہرہ ہے اور حاضرات و ناظر نگاہ کے مراتب نہیں رکھتا اسے دلیل سے آگاہی حاصل نہیں ہوتی۔وہ شخص احمق ہے کہ اپنے آپ کو پیر و مرشد کہتا ہے وہ طالبوں کو خراب کر رہا ہے۔روز قیامت شرمندگی سے اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔دنیا و آخرت میں اس سے کبیرہ گناہ شاید ہی کوئی اور ہو۔(کہ اللہ کا نام لے کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے)

دیگر شرح دعوت

دعوت کے اعلیٰ منصب حاصل کرنا حق تعالیٰ کے قرب اور محمد رسول اللہﷺ کی اجازت سے ہی ہو سکتا ہے۔دعوت کا مرتبہ اور نتیجہ ولی اللہ بنا دیتا ہے۔(ایسی) دعوت کی ترتیب اور خاصیت کو اپنی خواہشات کا غلام احمق کیسے جان سکتا ہے؟مرشد کامل اور استاد کے بغیر دعوت نہ تو جاری ہوتی ہے اور نہ ہی فائدہ دیتی ہے۔کامل پختہ وجود کو دعوت اس کے تمام مطالب عطا کر دیتی ہے۔جبکہ ناقص اور خام کا دعوت خانہ خراب کر دیتی ہے دعوت کے عمل میں عامل کامل وہی ہے کہ اگر اس سے دین و دنیا کا کوئی منصب طلب کریں تو ایک

Marfat.com

ہفتہ کے اندر اس سائل کو پانچ قسم کے خزانے عطا کردے

ا۔ خواہ وہ مرتبہ بادشاہی ظل اللہ کا ہو۔

۲۔ خواہ وہ مرتبہ معرفت (الٰہی) ولی اللہ کا ہو

۳۔ خواہ وہ مرتبہ بارہ ہزاری کا ہو۔

۴۔ خواہ وہ مرتبہ صوبہ داری کا ہو

چاہیئے کہ ہر ایک طالب کو قدر بقدر اس کے مطالب تک پہنچا دے

اگر کوئی شخص شکستہ (دل) پریشان ہو کر زرو مال کی طمع کا سوال کرے تو اسے (کیمیائے ہنرر کیمیائے اکسیر کا علم سکھادے)۔

قولہ تعالیٰ۔ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (پ ۳۰ ع ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ سائل کو مت جھڑکو اور اپنے رب کی نعمتوں کا شکرادا کرو۔ (کہ جو نعمت تمہیں عطا کی گئی ہے اس کا حصہ حق داروں کو پہنچا دو)۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی۔ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ ۲۴ ع ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے رب کے (اسماء) کی دعوت دو۔ میں تمہارے لئے اجابت (قبولیت کے دروازے کھول دوں گا)

بیت

حاضر دعوت پڑھتا ہوں میں با خدا
فرشتے اس سے بے خبر ہیں بر ہوا

Marfat.com

دعوت پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔(صاحب دعوت) باتوفیق ہونا چاہئے جو (باطنی)قوت کے مراتب رکھتا ہواور تحقیق(کے طریقہ) سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جواب باصواب حاصل کر سکتا ہو۔(ایسا)دعوت پڑھنے والا(اگر چاہے)تو(دعوت سے) دشمن کی آنکھوں کو اندھا کر دے۔

اگر(چاہے) تو دعوت دم میں دشمن کے دم کو پکڑ کر اس طرح اس کی جان قبض کر لے کہ وہ ایک دم میں ہی قبر میں پہنچ جائے۔

یا یہ کہ دعوت پڑھنے سے دشمن قیدی بن جائے یا تمام عمر کیلئے مجنون و دیوانہ ہو جائے۔

یا اس طرح کی دعوت پڑھے کہ دشمن کے ساتوں اعضاء خشک ہو جائیں اور(کسی علاج معالجہ) سے بھی ٹھیک نہ ہوں۔

یا وہ ایسی دعوت پڑھتا ہے جس سے دشمن بے قرار ہو جاتا ہے۔ایک گھڑی کے لئے بھی اس کو آرام نہیں آتا۔حتیٰ کہ وہ (اسی حالت میں) مرجاتا ہے۔

کامل وہ ہے جو(دعوت کی) آزمائش اور امتحان سب سے پہلے اپنے نفس پر کرتا ہے(کیونکہ) نفس ہی تو اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اپنے نفس پر غلبہ پانے کے بعد ہی دوسرے تمام دشمنوں پر غلبہ پایا جا سکتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ غنایت کی توفیق اور قوت تحقیق(دونوں طالب کی)پشت پناہ اور(حفاظت و پائیداری) کا ذریعہ ہیں۔جس طرح کشتی کی پشت پناہ دریا کا پانی ہے۔جس کے بغیر کشتی غرق آب ہو جاتی ہے اسی طرح ولی اللہ کے لئے پشت پناہ تصرف دنیا ہے جس سے سیراب ہو کر وہ(غنایت حاصل کر لیتا) ہے۔

Marfat.com

الحدیث۔ عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔
حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بڑھ کر ہے۔
قولہ تعالیٰ۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ۔ (پ ۲۵ ع ۴)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا رزق وافر کردیتے ہیں تو وہ دنیا میں فساد کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ (رزق) کو بقدر حساب نازل کرتے ہیں بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتے اور دیکھتے ہیں۔

الحدیث۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ۔ رزق کی طلب موت کی طلب سے بھی شدید ہے

قولہ تعالیٰ۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (پ ۱۲ ع ۱) زمین میں کوئی جاندار بھی ایسا نہیں جس کے رزق کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نہ ہو۔

بیت

تیری اولاد خدا کے بندے ہیں ان کا غم نہ کر
تو کیسا بندہ ہے کہ خدا سے بہتر بنتا ہے بندہ پرور

رزق کی بھی دو اقسام ہیں۔ (ایک) رزق مملوک (دوسرا) رزق مرزوق

پس دنیا کا بہت سا مال جمع کرنا جمعیت نفس اور اعتبار خلق کے لئے ہے کیونکہ اول نہایت ہے۔ اس کے بعد ہدایت ہے۔ اول دل کو سلیم

Marfat.com

بنالے (سلامتی میں داخل کرلے) پھر تجلی تسلیم ہوجائے (سر کو جھکادے) تاکہ تجھے کہنہ کُن سے قرب اللہ کے مراتب حاصل ہو جائیں۔ عقلمندوں کے لئے یہی ایک سخن کافی ہے۔ انسان کامل تجلی شامل کے وجود میں کچھ چوں و چراں باقی نہیں رہتا

شرح فقر

فقر کس کو کہتے ہیں؟ فقر کونسی صورت رکھتا ہے؟ فقر سے کونسی چیز حاصل ہوتی ہے؟ فقیر کس مرتبہ سے واصل ہوتا ہے؟ فقیر (کس) چیز سے آراستہ ہوتا ہے اور اسے کس حال سے شناخت کرکے اس کی تحقیق کرسکتے ہیں؟۔

سنو! فقر کی ابتداء میں تصور اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے (فقیر) کے ہفت اندام از سر تا قدم نور کی صورت ہو جاتے ہیں۔ اور تمام (وجود) پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک بچہ شکم مادر سے پیدا ہوتا ہے اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے پاک ہو کر وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں داخل ہو جاتا ہے اور اس معصوم صفت طفل فقیر کو لطف و کرم اور شفقت و رحمت سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنے اہل البیت بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لے جاتے ہیں۔ وہ اسے اپنا بیٹا بنا لیتی ہیں۔ اور اس کو (نوری) دودھ (کا پیالہ) پلاتی ہیں۔ جس سے وہ اہل البیت کا شیر خوار (بچہ) بن جاتا ہے۔ اس کا نام "غلام فرزند حضوری" اور خطاب "فرزند نوری" ہو جاتا

Marfat.com

ہے۔

جو باطن میں تو طفل کی صورت بسرِّ نور کا دائمی حضوری ہوتا ہے اور ظاہر میں اربع عناصر کے جُثہ سے خاص و عام لوگوں سے ہم سخن ہوتا ہے۔ یہ فقر کے تمام مراتب ہیں۔ فقیر سے ہی طالب روز اول تمامیت فقر کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ جس کسی کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک سے فقیر کا خطاب مل جائے اگرچہ اس کا نام گدا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ کونین پر امیر بادشاہ سے بہتر ہوتا ہے۔ وہ قرب خدا سے غنی ہوتا ہے۔ جو کوئی ان مراتب پر (ابھی) نہیں پہنچا اور فقر کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ فقر قادری طریقہ میں ہے۔ دیگر کسی خانوادہ کو قدرت نہیں کہ فقر کا دم مارے۔

بیت

ہر مقام زیر پاء رکھتا ہوں دوام
یہ معرفت توحید ہے (دیگر) والسلام

قطعہ

کل و جز ہیں میرے قیدی میں ہوں باخدا
جو کہ خود سے فانی ہوا وہ صاحب لقاء
آدم (علیہ السلام) کا میں بیٹا ہوں اور امت محمد مصطفیٰ ﷺ
کیوں نہ ہو قرب خداجبکہ ہوں میں باخدا

شرح مراتب مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا

جب جان کنی کے وقت عزرائیل علیہ السلام انسانی وجود میں سر تا قدم ساتوں

Marfat.com

اعضاء میں سے روح کو جو حیات کا (ذریعہ) ہے۔اس طرح جنبش دے کر نکالتا ہے جس طرح لسی میں سے مکھن کو جنبش دے کر نکالتے ہیں۔ اور مکھن کو لسی سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔اسی طرح آدمی کی روح کو دماغ میں "استخوان الابیض" سفید ہڈی کے اندر جمع کر لیتے ہیں ۔استخوان الابیض زمین و آسمان سے زیادہ فراخ و وسیع ہے۔اس مقام پر ایک روحانی فرشتہ روح کو کھڑا کر کے تین سو ستر سوال جواب پوچھتا ہے اس کے بعد مردہ کو غسال غسل دیتا ہے۔ جس کے بعد نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔یہاں بھی قبر تک پہنچنے تک فرشتے میت سے تین سو ستر سوال جواب پوچھ لیتے ہیں۔بعد ازاں اسے قبر کی لحد میں (سپرد خاک کر دیتے ہیں) جب وہ منکر نکیر کے سوال و جواب سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے بعد ایک فرشتہ جس کا نام رُمان ہے۔میت کو اٹھا کر قبر میں بٹھا لیتا ہے۔اپنی انگلی کو قلم۔اپنے منہ کو دوات اپنے تھوک کو سیاہی اور کفن کو کاغذ بنا کر جو کچھ بھی اس (میت) کے اعمال نامہ میں نیک و بد لکھا ہوتا ہے۔اپنے ہاتھ سے لکھ کر تعویز کی مانند (تہ کرکے) اس کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔جس کے بعد وہ فرشتہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔اگر روح نیک ہو گی تو علیین کے مقام میں داخل ہو جائے گی۔اور اگر گنہگار ہو گی تو سجین کا مقام اس پر کھل جائے گا۔(دفن) کے تین روز بعد روح دوبارہ قبر میں آکر اپنے (اربعہ عناصر) کے جثہ کو دیکھے گی۔تو اس میں بدبو پیدا ہو چکی ہوگی۔اور اسے کیڑے کھا رہے ہوں گے۔اس پر روح گریہ زاری اور افسوس کرنے لگے گی۔ اور ہزار ہا غم (اسے لاحق ہو جائیں گے جو بذات خود ایک سزا ہے)اور کہے گی

Marfat.com

اے میرے دولت میں پلے ہوئے جُثہ اگر تیرے لئے یہ ہلاکت اور گندگی ہی تھی تو پھر کس لئے تو دولت (دنیا کے پیچھے بھاگتا رہا) حتیٰ کہ بارہ سال تک روح مسلسل اپنے جُثہ کی بیمار پرسی کے لئے قبر میں آتی رہتی ہے۔

تین قسم کے لوگوں کا جُثہ (اربعہ عناصر) سلامت رہتا ہے۔ جیسا کہ زندگی میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کی امان میں ہوتے ہے۔

ا۔ ایک (انبیاء علیہ السلام) اور علمائے عامل (کا وجود)۔

۲۔ دوئم فقیر کامل (کا وجود)۔

۳۔ سوئم مکمل اکمل شہید (کا وجود)۔

چنانچہ شہید اکبر موت کے بعد بھی زندہ لوگوں سے ہمسخن ہو جاتے ہیں۔ کامل مرشد طالب اللہ کو حاضرات اسم اللہ ذات سے ممات کے مذکورہ بالا مراتب زندگی میں ۔ خواب میں یا مراقبہ میں یا باعیان دکھا دیتا ہے۔ یا دلیل سے آگاہی۔ اسم اللہ ذات سے نظر نگاہ کھول کر مقام ممات دکھا دیتا ہے۔ دنیا میں ہی وہ عین بعین دیکھ لیتا ہے جس کے بعد اس کا دل دنیا اور اہل دنیا سے سرد ہو جاتا ہے۔

مثنوی

گر تجھے معلوم ہو حال قبر
کشوف ہو تجھ پر ہر زیر و زبر
پھر عبرت حاصل ہو اور غم تمام
دل سلیم ہو جائے واضح ہر مقام

Marfat.com

سروری قادری طریقہ کے ذکر کی ابتدا میں ہی کوئی طالب فوت ہو جائے تو مرنے کے بعد اس کا قلب جنبش میں آ کر بلند آواز سے اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ کا ذکر کرنے لگتا ہے۔فریاد کرتا اور نعرہ لگانے لگتا ہے۔اس قسم کے ذاکر کو نہ تو فرشتہ(عزرائیل علیہ السلام) کی خبر ہوتی ہے(کہ جان کندن کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے)۔نہ ہی اسے قبر لحد کی خبر ہوتی ہے کہ (سوال و جواب میں پھنس جائے) قبر اس کے لئے خلوت گاہ اور وہ زمین کے نیچے اللّٰہ تعالیٰ کی امان میں ہوتا ہے ۔وہ مقام فنا فی اللّٰہ میں غرق ہوتا ہے۔قیامت کے روز وہ بغیر حساب اور بلا عذاب جنت میں داخل ہو جائے گا۔چنانچہ بہشت میں مشرف دیدار ہو کر اپنے آپ کو (اس طرح) حاضر کرلے گا کہ حور و قصور بھی یاد نہ رہیں گی۔ اس قسم کے سروری قادری طریقہ میں موت و حیات یکساں ہوتی ہے ۔جان لو! کہ جو کوئی دن(رات) ہمیشہ اللّٰہ تعالیٰ کی محبت میں مبتلا رہتا ہے۔تو دنیا اور اہل دنیا اس کی طلب و محبت میں ہمیشہ اس کے قیدی اور اس کے حکم میں مثل غلام رہتے ہیں۔

بیت

آنکھ سے ہرگز نہ دیکھوں جُز خدا
ظلم و ستم کی کر دو بیشک انتہا

سنو!جو کوئی روشن ضمیر کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔اسے معرفت فقر ہدایت حاصل ہو جاتی ہے ایسا فقیر بد نظر رحمت اللّٰہ منظور اور مجلس محمدی ﷺ کا دائمی حضوری ہوتا ہے۔وہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں اشرف البشر ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ ۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ (پ۱۵ ع ۷) وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں برگزیدہ معرفت میں عالم باللہ عارف ولی اللہ ہو جاتا ہے الحدیث ۔ اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَمِثْلِ الْاَنْبِيَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ

تیری امت کے علمائے حق بنی اسرائیل کے انبیاء جیسے ہوں گے۔

ایسے لوگ اسم اللہذات کے تصور ۔ تصرف اور قوت سے ہر صبح و شام فنافی اللہ نور میں غرق اور دیدار پروردگار کے مشاہدہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ ان کا نفس مردہ فناء اور ان کی روح کو بقاء لذت و حلاوت لقاء حاصل ہوتی ہے۔ ان غیب کے مراتب کی عیب جوئی نہ کر کیونکہ عیب نکالنا گناہ کبیرہ ہے۔ بلاشک و شبہ یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش و ہدائت ہے۔ جو روز الست سے قیامت تک ایک سے دوسرا فقیر اہل محبت (ایک دوسرے کے) قائم مقائم ہوتے رہیں گے۔ جنھوں نے فناء میں معرفت لقاء حاصل کر رکھی ہو گی۔ جو کوئی اس بات پر اعتبار نہیں کرتا وہ مردہ دل احمق بے حیاء لوگوں میں سے ہے ۔ ان کا قلب و قالب قبر و لحد کی مثل ہوتا ہے ۔ ان کے مرتبہ کی نہ تو کوئی حد ہے۔ نہ گنتی۔ ان کی روح رب العالمین سے بندھی ہوئی ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ ۔ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ پ۱ ع ۵

تم اپنے عہد (اقرار) کو پورا کرو۔ میں اپنے (عہد) اقرار کو پورا کروں گا۔

پس (جب طالب) اسم اللہذات کی حضوری سے اسم اللہ کا سبق پڑھتا ہے۔ تو اسے حیات و ممات کا کوئی مرتبہ یاد نہیں رہتا۔ جس کسی کا پہلا مرتبہ معرفت میں مشرف لقاء ہوتا ہے ۔ اس کا نام اور خطاب ولی اللہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ابیات

اولیاء کو قبر میں خلوت با خدا
زندہ دل مرتے نہیں ہیں اولیاء
بعد مردن ہو گئی جاں پاک نور
غرق فی التوحید فی اللہ باحضور
خلق ان کو جانتی ہے زیر خاک اندر قبر
ان کو وہاں دیدار اللہ سر بسر
طمع و حسد و حرص والے مردہ پُر ہوا
اولیاء مرتے نہیں صاحب لقاء
فیض و فقش میں نے پایا از خدا
ہوں ہمیشہ ہم صحبت با مصطفےٰ ﷺ
ہر مقام میں نے دیکھا اندر حیات
موت سے پا لی ہے اب مطلق نجات
یہ مراتب عارفوں کی ابتداء
روز اول ہوں مشرف باللقاء
با تصور اسم اللہ پایا ہم نے
اسم اللہ پیشوا بنایا ہم نے
جس نے اپنا جسم اسم میں پنہاں کیا
معرفت دیدار اللہ پالیا

Marfat.com

کیسے روا ہو دیکھنا روئے خدا

جب دکھائیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (جائز روا)

باھُوؒ بہر خدا یہ راہ دکھا

سر کٹا بے سر ہو جا پھر مجھ تک آ

مطلب یہ کہ دیدار ربانی کا بار گراں اٹھانے والا روحانی عارف ہزار فقیروں میں سے ایک ہو گا۔ جو اپنے دل سے لا سوئ اللہ کو (مکمل طور پر) کھرچ ڈالے

مثنوی

طالب دیدار (بن) دیدار سے دیدار کر

جُز خدا دیگر نہ دیکھو با نظر

ہر طرف میں دیکھتا ہوں حاصل مجھے ہے حق سے حق

دائمی دل کا مطالعہ (اور) دم سے ہوں غرق

ہاں! صاحب علم کے لئے ضروری اور فرض عین یہ ہے کہ وہ تلقین کی طلب ایسے مرشد سے کرے جو علم حضوری کا عالم ہو۔ کیونکہ وہ صاحب وصال اور دنیا میں ہونے والے ہر واقعہ کا تماشہ کرنے والا واقف احوال ہوتا ہے۔

ولی اللہ فقیر کو تجلی سخن درکار نہیں ہوتی۔ کیونکہ فقیروں اور درویشوں کی ہر بات اور ان کی ہر تصنیف قرب پروردگار سے جواب با صواب ہوتی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر ایسے فقیر کی تصنیف خام اور بے لذت ہو گی تو بھی مکھن اور شہد سے بڑھ کر ہو گی۔ اور شعراء کو شعر کی پختگی عقل و دانش (کی لذت) شعور سے حاصل ہوتی ہے لیکن وہ قرب اللہ حضوری سے

Marfat.com

بہت دور کی بات ہے۔یہ ایسا ہی ہے جیساکہ مست و ہوشیار (کے کلام میں فرق ہوتا) ہے جو بھی مشرف دیدار ہے وہ صاحب اختیار ہے۔

دل کے کانوں سے سنو!اگر تو نہیں سنے گا تو قیامت کے روز تیرے چہرہ پر شرمندگی ہو گی۔تو اٹھارہ ہزار عالم میں روسیاہ اور خجل ہو گا۔ خود پسندی بہت سخت کفر ہے۔

علم کس لئے ہے اور عالم کس لئے ہے؟

علم ہدایت کے لئے ہے اور عالم روایت کے لئے ہے ۔ہدایت کسے کہتے ہیں اور روایت کسے کہتے ہیں؟ روایت (یعنی علم)جو بے ریا ہو۔معرفت خدا کا وسیلہ ہے۔اور ہدایت کفر شرک شیطانی نفسانی خواہشات سے نکال کر مجلس محمدی ﷺ میں داخل کر دیتی ہے۔ ہر شے کا کوئی گواہ ہوتا ہے اور ہر گواہ کی مذہب و ملت میں (اجازت) بھی ہے۔

۱۔ایک(گواہ) معرفت

۲۔دوسرا(گواہ) قرب حضوری مشاہدہ اللہ

ابیات

بے مُرشدوں کا مرشد ہوں بہرِ خدا
بے پیروں کا میں پیر ہوں از(حکم) مصطفیٰ ﷺ

قادِری ہوں کامل ہوں باھُوؒ مرا خطاب
باھُوؒ ھُو میں گم ہو کر ہو گیا ہے بے حجاب

پیر و مُرشد بخشتا ہے پانچ گنج

Marfat.com

طالبوں کو ہو نصیب در روز پنج
عالم و فاضل ہیں قیدی مرے
صحبت مصطفیٰ ﷺ حاصل مجھے
قادری کے یہ مراتب از فضل
قادری سے طلب کر نعم البدل
مرشدوں کا مرشد ہوں از حضور
طالبوں کو بخش دوں اسرار نور
کوئی طالب نہیں ملتا لائق لقاء
خام طالب دشمن جان سراسر خطا

میری جان سن لے! مرشد اور طالب دونوں کے لئے (نصیحت کی) ایک بات ہی کافی ہے کہ تیرے بائیں پہلو میں نفس اور دائیں پہلو میں شیطان کا مقام ہے۔ پس ان دو دشمنوں سے تیری جنگ ہے جس کسی کے ہر دو پہلو میں تیر جیسا زخم اور کانٹے جیسا درد ہو۔ اسے سونے اور وقتی خوشی کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے ہر دم (ان دشمنوں) سے خبردار رہ کہ تجھے فرصت نہیں اور موت کا کوئی اعتبار نہیں۔

فقیر کو چاہئے کہ اسم اللّٰہ ذات کے تصور میں مشغول ہو جائے۔ (حتیٰ کہ) اسم اللّٰہ ذات (کے حروف) میں سے شعلہ انوار کی تجلی پیدا ہو جائے۔ اور (فقیر) اس کے انوار میں غرق ہو کر دیدار سے مشرف ہو جائے کہ اسے نہ تو بہشت کی بہار اور نہ ہی دوزخ کی نار یاد رہے۔ (اور وہ بزبان حال یہ کہہ دے) کہ

Marfat.com

میں نے ان دونوں کو چھوڑ کر اپنا چہرہ اپنے پرودگار کی طرف کر لیا ہے۔
الحدیث ۔اَلْاِ یْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرِّجَاءِ
حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لقاء کو حاصل کرنا۔پانا اور واصل باللہ ہونا کس علم اور کس چیز سے ہو سکتا ہے؟ وہ علم صرف(غرق)فی اللہ ہو کر قرب حضوری میں مشاہدہ نور(کا علم) ہے۔جو عقل و تمیز کی آگ سے باہر ہے۔جو کوئی اسے جانتا ہے اور علم معرفت کا یہ سبق (اسم) اللہ(ذات) کے (تصور) سے پڑھتا ہے وہ میرا بھائی ہے جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

بیت

نقش وسیلہ ہو گیا نقاش کو دیکھ
نقش نقاش ایک ہوا اب بالیقین

یقین کس چیز سے حاصل ہوتا ہے؟

تصور اسم اللہ ذات سے جو حاضر کر دیتا ہے۔تجھے جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت تیرے وجود میں اس طرح ہے جیسا کہ پستہ میں مغز۔کامل مرشد ایک ہی دم میں طالب اللہ کو (بقاء) باللہ کی حضوری میں پہنچا کر دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔کہ وہ موت و حیات کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ سے جدا نہیں ہوتا۔ناقص مرشد ایک رات دن میں اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے ۔ناقص تر مرشد ایک ہفتہ میں طالب اللہ کو حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ہدایت معرفت۔قرب اللہ فقر کی یہ باطنی راہ ۔قصہ خوانی افسانہ دانی قیل

Marfat.com

و قال میں نہیں ہے۔ مشاہدہ حضوری اور اس ذات لازوال کے حال سے واقف ہونا روز الست کا فیض و فضل ہے۔

بیت

دیکھنے والا کبھی کہتا نہیں
جسم اسم تن اس جگہ نہیں
وہ جسم دوسرا ہے لائق خدا
وہ آنکھ دوسری ہے جس کو حاصل لقاء
چار جسم و چار چشم و چار نور
چار سے گذرا تو پھر یکتا حضور
بعد ازاں باعیاں دیکھو دوام
ذکر و فکر چھوڑ دو پھر ہر مقام
مادر زاد اندھا رہے گا بے یقین
آفتاب گرچہ جلا دے اس کی جبین
آنکھ سے اپنی فی اللہ میں کیا دیدار
گھوم پھر کر تحقیق میں نے کی ہے (یار)
قرآن سے ہی ہر جواب مجھ کو ملا
اور حدیث سے بھی باصواب مجھ کو ملا
گر کوئی مجھ سے کہے مجھ کو دکھا
توحید میں غرق کر کے دکھلا دوں خدا

Marfat.com

گر نہ پاتے یہ مراتب اولیاء
کس کو یقین آتا دیدن لقاء
غرق کو بھی چھوڑ دل سے کر نظر
تاکہ واصل ہو کے ہو ختم الفقر
باھُو ھُو میں گم ہوا باھُو کہاں
باھُو نے ھُو سے پا لیا یاھُو بخواں

اس قسم کے دیدار پروردگار کے مراتب اور روئیت(الٰہی) کی توفیق نص و حدیث کے موافق تین طریقہ سے تحقیق شدہ ہے۔

۱۔اول روئیت خدا خواب میں روا ہے ایسی خواب مع اللہ بے حجاب خلوت خانہ ہوتی ہے ایسی خواب کا خطاب (خواب)نور ہے۔جس میں دیدار حضور کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

۲۔دوم دیدار خدا مراقبہ میں بھی(جائز) ہے ۔جس میں (معنوی)موت مولیٰ کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

۳۔سیوم۔دیدار خدا"باعیان" کھلی آنکھوں سے بھی کرنا(تحقیق) ہے۔جس میں جسم تو اس جہان میں ہوتا ہے اور جان لاھُوت لامکان میں ہوتی ہے۔اس فیض و فضل کا ہر ایک عظیم مرتبہ مرشد کامل سے عطا ہوتا ہے۔

مثنوی

نحن اقرب کی کروں تحقیق گر
شہ رگ کے نزدیک دیکھوں با نظر

Marfat.com

ہے یہی ناظر خدا حاضر خدا
ہم صحبت حاضر محمد مصطفیٰ ﷺ
اسم اللہ راہبر و ہمراہ کر
جز لقاء دیگر نہ دیکھو بانظر
دیکھنے والا جب ہوتا ہے (محو) دیدار
مست کو مستی چڑھے پھر بے شمار
خام کی مستی ہے نفس و ہوا سے
مست کو بیداری ملتی ہے خدا سے
ہوں حضوری میں بھی باشعور با خبر
اندھا کیسے دیکھے گا پھر با نظر
مخلوق اس کے نور کے اک قطرہ سے ظہور
مل گیا وہ نور ہم کو در حضور
گر کروں شرح بیان احوال کا
کل و جز ہو جائے غرق فی اللہ فناء
معرفت کو کیسے جانیں اہل صنم
طالب دنیا بت پرست کافر اہل غم
طالب مولیٰ ہی ہیں عارف صفت
ابتداء و انتہا با معرفت

میں مرشد اور طالب اہل تقلید کاذب اور اہل توحید صادق کے ہر دو مراتب کو باتوفیق ہو کر اس طرح ترازو میں تول لیتا ہوں اور حقیقت حق کی

Marfat.com

اس طرح تحقیق کر لیتا ہوں جیسا کہ صراف نظر ہی سے سیم و زر کے (کھرا ہونے) کو پہچان لیتا ہے

بیت

مرشدوں کو نظر سے حاضر کر دوں
طالبوں کو نظر سے وحدت میں (گم) کر دوں

جان لو! کہ راہ باطن میں چودہ قسم کی تجلیات چودہ قسم کے الہام۔ چودہ قسم کے ذکر مذکور چودہ قسم کے حکمت ضرور اور۔ چودہ قسم کے باطن معمور ہیں۔ کامل مرشد ان میں سے ہر ایک کو طالب کے لئے زبانی بیان کرتا ہے۔ یا یہ کہ طالب کو احوال کا "بعیان" کھلی آنکھوں مشاہدہ ہر منزل ہر مقام کا تماشہ دکھا دیتا ہے۔ جس سے طالب کو اعتبار و یقین آ جاتا ہے۔ باطنی راہ میں آفات ہی آفات ہیں۔ صرف تصور اسم اللہ ذات ہی سلامتی سے (منزل) پر پہنچا دیتا ہے۔ مرشد حضوری تصور سے آگاہ ہوتا ہے۔ ورنہ وہ (مرشد نہیں ہو سکتا) بعض تجلیات نوری ہیں اور بعض تجلیات ناری۔ (ناری تجلی) سے وجود میں شرک کفر زنار (پوشی) پیدا ہوتی ہے۔ اور (نوری تجلی) سے وجود میں انوار دیدار پیدا ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ (نوری تجلی) سے طالب شیطانی آفات۔ نفسانی بلاؤں اور دنیاوی حادثات کی پریشانی سے یکبارگی گذر جاتا ہے اسے قرب ربانی نصیب ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ فنا فی اللہ میں غرق نور سے مشرف رہتا ہے۔ اس کے وجود کے ساتوں اعضاء مغفور ہو جاتے ہیں۔ وہ واقف احوال ہو تا ہے۔ اور وصال لا زوال سے (بہرہ ور) ہو جاتا ہے۔ وہ قیل و قال

Marfat.com

سے گزر کر صورت جمال کی قدرت و مشاہدہ میں (محو) رہتا ہے۔

یہ کونسی راہ ہے؟ اور اس کے لئے کونسا علم کھولا ہے؟ یہ مشق وجودیہ ہے جس میں اسم اللہ ذات کے ساتھ حضرت کو اس طرح (اور ذات) میں پیوست کرتا ہے جیسے کہ بیل درخت کو لپٹ جاتی ہے اور اسم اللہ ذات کو اس طرح (طالب کے وجود کو) اپنے قبضہ و تصرف میں لے لیتا ہے کہ اس کے ساتھ حضرت پر اسم اللہ (مشق) مرقوم سے (اس کا ہر عضو) اللہ اللہ اللہ اللہ کے ذکر سے زبان حال ذاکر ہوتا ہے قلب ہو ہو ہو کا ورد کرتا ہے روح حُوَ الْحَقُّ ۔ حُوَ الْحَقُّ حُوَ الْحَقُّ کی فریاد کرنے لگتی ہے اور نفس رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا[۱] کا ورد کرنے لگتا ہے۔

مشق وجودیہ میں (اسم اللہ ذات اور کلمہ طیب وجود پر) نقش ہو جانے سے مختلف مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ بعض کو خواب و مراقبہ کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ وہ جب بھی تصور اسم اللہ حضوری اور محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں متوجہ ہوتے ہیں تو الہام اور جواب باصواب سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بعض کو (لوح ضمیر میں) لوح محفوظ کا مطالعہ کھل جاتا ہے۔

بعض کو قرب رب جلیل سے دلیل (حکم) سے (احوال) کی تحقیق ہونے لگتی ہے۔

بعض کو حضرات اسم اللہ ذات سے ناظرات (نظر محمد نبیء) کھل جاتی ہے جس سے وہ دونوں جہانوں کا تماشہ پشت ناخن پر کرنے لگتے ہیں۔

[۱] عوارف ۸-۲۳

Marfat.com

بعض کو وہم وحدانیت میں علم واردات سے غیب الغیب کے جملہ مقاصد کھل کر نظر آنے لگتے ہیں۔

بعض نظر نگاہ اور کھلی آنکھوں سے لاھوت لامکان دیکھنے لگتے ہیں۔

بعض کو موکل پیغام دینے لگتے ہیں۔

اگر راہ باطن میں اس قسم کے مراتب یا مراتب۔ منصب یا منصب قرب یا قرب حضوری یا حضوری جمعیت یا جمعیت عین یا عین فیض و بخشش انوار دیدار کی تجلیات کے آثار نہ ہوتے تو باطنی راہ پر چلنے والے سب لوگ گمراہ ہو جاتے۔

مثنوی

طلب کر مرشد سے راہبر راہ سے
گفتگو سے نہیں بلکہ وصال ملتا ہے بلا(نگاہ سے)
رہبر مرا مرشد مرا ہے مصطفٰے ﷺ
آپ نے تعلیم دی علم از خدا

حقیقت خواب و تعبیر

صاحب روشن ضمیر جو مقرب با خدا اور حضوری ہے۔ جو کچھ بھی دیکھے اس کے لئے جائز ہے۔ جبکہ صاحب نفس اسیر خواب میں جو کچھ بھی اپنی نیت اور یقین سے دیکھتا ہے ۔وہ دل کی سیاہی اور حب دنیا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ناسوتی مکان کا مکین ہوتا ہے۔

جو شخص خواب میں گھوڑا ۔اونٹ یا شہباز دیکھے یا اپنے آپ کو چھت یعنی بلندی پر دیکھے اسے دولت حاصل ہونے کا امکان ہے۔ جو شخص خواب

Marfat.com

میں بلاغ و بہار کا (نظارہ کرے) یا کشتی پر سوار ہو کر دریا کے پانی میں سلامتی سے گذر جائے اور بہشت میں حور و قصور سے مجامعت کر کے لذت حاصل کرے لیکن اس کا آب منی نہ بہے تو تقویٰ کی تقویت۔ توفیق الٰہی و سلامتی ایمان۔ فیض فضل سے اس کا باطن آباد ہو گیا ہے۔ مومن مسلمان حقیقی کو یہ مرتبہ مبارک ہو۔

اگر کوئی شخص خواب میں جہنمی کفار یا جوگیوں سنیاسیوں۔ تارک نماز یا شرابیوں کی مجلس دیکھے۔ یا جھوٹوں ۔ منافقوں جاہلوں کی مجلس دیکھے تو معلوم ہوا کہ ایسا خواب دیکھنے والا اِلَّا اللّٰہ کی معرفت اور حضور حضوری مجلس حضرت محمد رسول اللّٰہ ﷺ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اسے لعنتی شیطان ہر رات (اس قسم کی شیطانی مجالس) دکھا کر فریب دیتا ہے تاکہ اس کا دل راہ باطن سے سرد ہو جائے اس (فریب کاری) کا علاج یہ ہے کہ رات دن اسم اللّٰہ ذات و (اسم) محمد سرور کائنات اور کامل شیخ کی صورت کو اس طرح اپنے تصور میں لائے کہ ہر ایک تصور طالب اللّٰہ (کو اس قسم) کے شیطانی خطرات اور ناشائستہ مجالس سے خلاصی بخش کر حضوری مجلس میں پہنچا دے تاکہ اسے باطل ہرگز یاد نہ رہے پس بہت سے لوگ باطل (تجلیات و ناری مجالس) کو ہی حضوری حق سمجھ لیتے ہیں۔ اور اہل حق کو باطل کہتے ہیں۔ (حالانکہ وہ خود باطل پرست ہیں) وہ درویش فقیر کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ وہ اہل دوکان۔ نفس کے غلام اور قید شیطان میں ہوتے ہیں۔ وہ ریا کار خواہشات (کے بندے) باطن میں معرفت خدا سے محروم اور حیوانوں سے بدتر ہوتے ہیں یہ گائے بیل کے مراتب ہیں۔ ان میں سے بعض کا ظاہر آراستہ ہوتا ہے لیکن وہ باطن میں بدکردار اہل

Marfat.com

تقلید صرف لوگوں کی نظر میں فقیر اہل توحید ہوتے ہیں (بارگاہ اللہ میں ان کا کوئی مقام نہیں ہوتا)۔

گدا بھی دو قسم کے ہیں

ا۔ایک گدا وہ ہے جس نے اپنی شہوت و خواہشات کو مار دیا ہے وہ مقرب رحمان ہے ان کے مراتب کی شرح بیان کرنا مشکل ہے۔کیونکہ وہ عظیم الشان ہیں۔ یہ فقیر فقر محمد۔فخر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم صحبت اور ہم بر قدم محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔نہ وہ کسی سے کوئی التجاء کرتے ہیں نہ ہی کسی سے درم و دام کی کوئی امید رکھتے ہیں۔انہوں نے نورانی فقر اور گرانی فقر (کے بوجھ کو اٹھا رکھا ہے)

الحدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ اَلْفَقْرُ مِنِّیْ۔فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔اس قسم کا فقر مشکل کشاء اور باخدا بناتا ہے۔

۲۔گدا کا دوسرا مرتبہ مطلق مردود کا (مرتبہ) ہے ایسے بے حیاء جو سر داڑھی منڈوا کر (ابرو بھی چٹ کروا لیتے ہیں)۔وہ خدا تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہتے ہیں۔اسے "فقر مکب" منہ کے بل گرنے والا فقیر بھی کہتے ہیں ۔کیونکہ وہ شرع محمدی ﷺ اور قدم محمدی ﷺ کے طلبگار نہیں ہوتے۔

الحدیث۔۔اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبْ ۔

میں منہ کے بل گرنے والے فقر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فقر مکب دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا

(اول وہ) جو حکایت دنیا میں (ہمہ وقت مصروف رہتا ہے) اگرچہ اسے تمام دنیا کی دولت بھی حاصل ہو جائے تو بھی وہ بخیل اور اپنے مسلمان بھائیوں کا دشمن ہوتا ہے

Marfat.com

(دوم) فقر مکب یہ ہے کہ وہ باتیں تو فقر کی کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی شکایت (گلہ) بھی کرتا رہتا ہے۔ جو فقر مکب سے گذر جاتا ہے وہ فقر محب میں داخل ہو جاتا ہے۔

فقر محب کس کو کہتے ہیں؟

اَلتَّعْظِيْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفْقَةُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ وَ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ٭

جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کرنے والا۔ مخلوق خدا سے شفقت کرنے والا اور اخلاق باللہ کا (نمونہ) ہوتا ہے۔

شرح دعوت

دعوت میں کامل وہ ہے جو جلالی اور جمالی ہر قسم کے حیوانات کا (گوشت) بھی کھاتا رہے اور اس کی دعوت بھی جاری رہے۔ وہ اس (دعوت) سے اپنے دشمن موذی نفس اور (دنیاوی) دشمن کو اک دم سے قتل کر دے۔ ایسی دعوت پڑھنے کا کونسا طریقہ ہے؟ یہ تصور اسم اللہ ذات کی توفیق کا طریقہ ہے۔ جس میں (صاحب دعوت) حضوری میں کامل اور روحانی (اہل) قبور کا عامل ہونا چاہئے جو شخص کہ ظاہر میں کامل اور باطن میں عامل ہے اور ہر دو علوم کا عامل ہے۔ اس کو صاحب جذب جہاد الاکبر کہتے ہیں۔

شرح دعوت دم

چونکہ کل مخلوقات کی اصل دم سے ہے اس لئے جو کوئی دم کی توفیق (کی راہ جانتا) ہے۔ اور اس کے احوال سے واقف اور علم دعوت کے ہر طریقہ سے (آگاہ) ہے۔ وہ تحقیق (کے طریق) سے دعوت پڑھتا ہے۔ وہ علم دعوت کونسا

Marfat.com

ہے جس سے جملہ علم علوم ایک ہی علم دعوت میں معلوم ہو جاتے ہیں۔؟(یہی دعوت دم با تحقیق کا طریقہ ہے)عقل مند بن اورلا سوی اللہ جو خطرات بھی تیرے دل میں ہیں ان کو دھو ڈال۔

یہ دعوت چار قسم کی ہے

- ☆ دعوت دم ستارہ خاکی
- ☆ دعوت دم ستارہ بادی
- ☆ دعوت دم ستارہ آبی
- ☆ دعوت دم ستارہ آتشی

اس قسم کی دعوت (ستاروں) کی موافقت سے بیعت بابیعت محبت ودشمنی جدائی و یکتائی۔قتل ممات اور زندگی حیات کے لئے پڑھی جاتی ہے۔اس قسم کی دعوت پڑھنا بے توفیق کام ہے۔کامل وہ ہے جو دعوت پڑھ کر توجہ سے نحس کو سعد بنا دے۔اگر وہ کسی پر غضب سے (متوجہ ہو) تو نحس۔سعد اسعد سب کو ایک جیسا بنا دے۔اس کو اعداد ابجد نحس سعد(لوقات) کی ضرورت نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ صاحب اختیار ہے زبان اس کی سیف اللہ ذوالفقار ہے۔وہ کبھی جلالیت اور کبھی جمالیت میں ہوتا ہے۔کامل صاحب دعوت فقیر نہ فلک و بروج سے تعلق رکھتا ہے۔اور نہ ہی طبقات عروج سے تعلق رکھتا ہے وہ فرشتہ عرش کرسی(جو)ہوا کے مراتب ہیں سے بھی کچھ تعلق نہیں رکھتا۔فقیر جس وقت بھی چاہتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر جواب با صواب سے مشرف ہو جاتا ہے۔فقیر کو حضوری (حق) میں جو قرب حاصل ہوتا ہے۔فرشتہ اس قرب سے دور اور حضوری حق میں نامنظور ہے۔کامل مرشد

Marfat.com

پر عین فرض ہے اور ضروری ہے کہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز معرفت وصال اور قرب لازوال کے ان مراتب پر پہنچا دے۔اور ذکر فکر میں مشغول نہ کر دے کیونکہ وہ سب وھم و خیال اور (اللہ تعالیٰ) سے دوری ہے۔

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ (پ۱۵ ع ۱۶)

اپنے رب کا ذکر اپنے آپ کو بھول کر (استغراق و وصال) میں کرو۔

یہ مراتب ذکر خفی کے ہیں۔جس سے وجود میں بارہ نوری لطائف کھل جاتے ہیں۔اور (طالب) ان کے انوار میں غرق ہو کر مشرف دیدار ہو جاتا ہے۔کامل فقیر کے یہی مراتب ہیں۔جب ذکر کامل اور فقیہ کامل ایک وجود (میں) جمع ہوجاتے ہیں تو اسے "مجموع الذکر" کہتے ہیں ایسے شخص کو قدرت ربانی سے "وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي[1]" اور اس میں ھم نے اپنی روح پھونک دی کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا دم زندہ۔ وہ حضور (حق)کو دیکھنے والا اور ذکر مذکور سے حضوری(جواب باصواب) سننے والا ہو جاتا ہے۔اسی کو زندہ "دم" کہتے ہیں

ایک "دم" یہ بھی ہے کہ وہ اٹھارہ ہزارہ عالم کو اپنے ایک دم (میں پکڑ لیتا ہے) اور ہر علم کو (جان لیتا)اور منطق معانی کا عالم ہو جاتا ہے۔پھر اسے کسی شخص سے (جملہ علوم پڑھنے) کی حاجت نہیں رہتی۔

ناقص مرشد کے طالب اور ذاکر(اس دم) سے واقف نہیں ہوتے وہ اندھے اور دیدار سے محروم ہوتے ہیں۔انہوں نے دنیا کی محبت اور سیم و زر کی محبت کو دل میں اس طرح بسا رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یکسر بھلا رکھا ہے۔

[1] پ ۱۴ ع ۳

Marfat.com

ابیات

دم ازل دم ابد دم ہی ہے دنیا تمام
اور اس ایک دم سے ہو حاصل جنت تمام

روح دم دل سر جب ہو یک وجود
صاحب اسرار ہو جائے جلد (زود)

دم ہوا ہے روح رحمت حق نما
چھوڑ جائے نفس و شیطان اور ہوا

دم با ذکر ہو تو ذاکر ہو جائے حضور
ساتوں اعضاء اس کے ہو جائیں نور

انسانی دم دوسرا ہے۔ کہ جب اس دم کو حضرت آدم علیہ السلام کے (دم) سے پکڑتے ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ جو کوئی " دم" سے دیدار(الٰہی) سے مشرف ہوتا ہے اگر وہ اپنا "دم" حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے (پیوستہ) کر لے تو وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ دونوں جہانوں میں زندہ ہو جاتا ہے ۔ کبھی نہیں مرتا اور اگر دم کو جملہ انبیاء و مرسل اصفیاء ہر ایک نبی اللہ سے ملا لے تو اسے تصور اور تصرف کی توفیق سے ہر ایک پیغمبر(علیہ السلام) سے پیغام اعلام آورد برد سے نصیب ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے مراتب والے اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ دعوت صرف سوال کے جواب کے لئے ہی نہیں پڑھی جاتی۔ کیونکہ سوال جواب تو اللہ تعالیٰ کی حضوری سے حاصل کرنا ہی کافی ہے ۔

Marfat.com

جو شخص دعوت میں تلاوت قرآن یا ذکر رحمٰن کرتا ہے۔دعوت کے شروع میں ہی بعض کو موکل آواز دینے لگتے ہیں۔یا وہ روحانی سے ملاقات کرتا ہے۔یا شہید سے مجلس کرتا ہے۔یا اسے جنات کی طرف سے گندی بو آنے لگتی ہے۔اسماء کا اشارہ اور خدا تعالیٰ کی جانب سے الہام ہونے لگتا ہے جس دعوت پڑھنے والے کو (دعوت) کے شروع میں محمد ﷺ سے اجازت اور مندرجہ احوال ظاہر نہ ہوں تو (معلوم) ہوا کہ وہ نفسانی خواہشات سے دعوت پڑھ رہا ہے وہ پریشانی میں مبتلا ہو کر تمام عمر رجعت میں گرفتار رہے گا۔اس قسم کے (دعوت خواں) احمق ہوتے ہیں۔بعض کا "دم" حیوانی یا شیطانی ہوتا ہے یا طیور یا جنات یا ملائکہ سے دم مل جاتا ہے ایسے لوگ معرفت اللہ توحید سے دور ہو جاتے ہیں۔

بیت

فرشتے کو حاصل ہے اگرچہ قرب آلہ
مگر حاصل نہیں ہے مقام لی مع اللہ

اہل قرب ایک دم سے اس قسم کی دعوت پڑھتے ہیں جو ایک گھڑی ہی میں عمل میں آ جاتی ہے۔ اور اس کے علم دعوت میں قیامت تک رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔خواہ وہ فناء کے لئے (دعوت پڑھے) یا بقاء کے لئے۔کسی کی بربادی کے لئے پڑھے یا آبادی کیلئے۔خواہ بست کے لئے پڑھے خواہ کشادگی کے لئے ایسی دعوت والے کو کل ا لکلید کہتے ہیں۔وہ ہر مشکل کو حل کرنے والا قفل توحید کو کھولنے والا۔تقلید سے فارغ۔تجرید۔تفرید۔ترک۔توکل کے یہ

Marfat.com

مراتب عارفوں کو حاصل ہوتے ہیں۔حسبی اللہ و کفٰی با للہ و تبارک اللمٰان کا وظیفہ ہوتا ہے اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔اگر تو نہ آئے تو حق تعالیٰ بے نیاز ہے۔قدرت خدا سے ان کی زبان سیف اللہ ہوتی ہے۔کیونکہ ان کی زبان کن کی سیاہی سے زندہ ہو جاتی ہے۔چنانچہ جو کچھ بھی اس کی زبان سے نکلتا ہے بلکہ اس کی ہر بات اور آواز خدا تعالیٰ کے امر میں سے ایک امر ہو جاتی ہے۔(جو ٹل نہیں سکتی)

قولہ تعالیٰ۔۔۔وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ (پ۱۲ ع۱۲)

اللہ تعالیٰ اپنے (ہر) امر پر غالب ہے۔

مثنوی

دشمن سیّد کو جانو اہل زشت
دوست سیّد ہی ہے اہل بہشت
دشمن سیّد کو جانو اہل خبیث
دوست دار سیداں مثل حدیث
خارجی و رافضی دشمن نبی
ایسا جو بھی ہے دشمن ہے اہل شقی
سیدوں کو عزت و شرف از خدا
دشمن سیّد تو ہے اہل ہوا

فقیر کو ذکر فکر ورد وظائف سلک سلوک راہ طریقت اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔کیونکہ (کامل) فقیر پہلے ہی روز طالب کو اسم اللہ ذات کے

Marfat.com

تصرف سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

بیت

کہہ رہا ہوں جو بھی ہر گز نہیں (حرص و)ہوا
ہے حضوری معرفت قرب خدا کا یہ کلام

ابیات

عین العیانی دیکھتا ہوں بے مثل کو ہردوام
غرق ہوں توحید میں ہے یہی فقرش تمام
نہ یہاں پر قلب و روح ہے نہ یہاں نفس و ہوا
نہ یہاں پر جسم و جان ہے نور سے دیکھوں خدا!
نہ یہاں آواز و صوت نہ عقل نہ علم و قال
یہ مراتب حاصل ہیں از قرب اللہ لا زوال
جو بھی پہنچے لامکاں وہ جان لے گا حل من
وحدت سے بے قرب مرشد طالبوں کا راہزن
باھُو ھُو میں گم ہوا گمنام کو جانے گا کون
ہم صحبت مصطفیٰ ﷺ ہوں نوراللہ میں گم پہچانے گا کون

ابیات

اسم اللہ بس گراں ہے لازوال
جانتا ہے وہ جسے حاصل وصل
اسم اللہ لے گیا باللہ حضور

Marfat.com

مرا وجود گم ہوا در وحدت ذات نور
جو بھی پڑھنا ہے وہ اسم اللہ سے پڑھ
اسم اللہ ساتھ دے گا سر بسر
ہر علم ہو اسم اللہ سے عطا
اسم اللہ کو وظیفہ لے بنا
اسم اعظم کی بھی طے دراسم ذات
نظر سے مردہ قبر میں ہو حیات
باھُو سے توکرلے حاصل ذکر ھُو
ہر کبوتر فاختہ سن لے یاھُو
تو بھی کبوتر فاختہ سے کم نہ ہو
جو بھی دل میں غیر ھُو ہے اس کو دھو
قبر باھُو سے ھُو ہی نکلے حق بنام
ذاکروں کی انتہا ھُو ہے تمام

جاننا چاہیئے کہ جس کسی کے وجود میں اسم اللہ ذات تاثیر کرتا ہے وہی بینا اور روشن ضمیر ہو کر کونین کا تماشہ بہشت و دوزخ میں وعدہ (کے مطابق ثواب وعذاب) کو عیاں طور پر دیکھ لیتا ہے۔اس قسم کا مرتبہ (رکھنے والا) ھی خلاف نفس (عامل) ہے۔

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان خوف اور رجا کی درمیانی (حالت) کو کہتے ہیں ایسا شخص ہوا (خواہشات نفسانی) کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت

Marfat.com

کی طرف رجوع کرلیتا ہے ۔۔۔

ابیات

(دنیائے) مردار پر مائل خر و سگ ہے
کینہ پرور بے خبر بد رگ ہے
طالب دنیا تو کتے سے بھی کم تر ہے
ظاہر اگرچہ وہ صاحب جاہ و فر ہے
باطن میں غرور سے رہتا ہے پُر
ظاہری خلق میں کتے سے کم تر
بندۂ غضب و شہوت اور حرص و ہوا
سیرت سے (منافق) بظاہر آدم نماء
سیم و زر ہے اس کا کعبہ اور آرام
مثل حیواں کھانا پینا اس کا کام
رہے رات دن مبتلائے غفلت دوام
بیوی بچوں سے سدا دل اس کا رام
نزع اور موت کے غم کو اس نے بھلا رکھا ہے
غافل ہے راہ نجات کو اس نے بھلا رکھا ہے
وہ "میں" "تو" کی صفت عام کو اپنا لیتا ہے
رنگ "دوئی" "دوبینی" کا چڑھا لیتا ہے
صاف دلی کو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے وہ (خر)

Marfat.com

دل کی سیاہی اس کے چہرے سے ہے ظاہر
تیری عمر کا(مدار) تو ہے ایک دم
اور تو ہر دم میں مانگتا ہے کل عالم
تیرے ہر دم میں کینہ کبر و ریا
ہر دم میں تمام حرص و ہوا
تیرے ہر دم میں غصہ و بد خوئی ہے
تیرے ہر دم میں بے روئی ہے
ہر دم کے ساتھ یہ شر و فساد
ہفت ہزاری (مرتبہ)کا اجتہاد
حیف اس تیری عقلمندی آئین پر
حق بین آنکھ تیری اندھی ہے اے (بے بصر)

جواب باھُوؒ

دنیا بہر خدا مزرعہ بہشت ہے
دنیا بہر ہوا و اہل زشت ہے
کیا تو نہیں جانتا کیا ہے دنیا
ناقصوں کی زیست کا قبلہ ہے دنیا
آدمی کو پوجتا ہے آدمی
ناشائستہ کام مانع دین

Marfat.com

باھُو بہر خدا دنیا کو ترک کر دے (فقیر)
تا کہ ہو عارف خدا اور روشن ضمیر

اے خام سن لے کہ کتابوں کا تمام علم علوم اور حی و قیوم کی تمام حکمت ایک حرف یا ایک سخن یا ایک سطر یا ایک صفحہ یا ایک ورق ہی سے کل و جُز معلوم ہو جاتا ہے۔ ہزار کتاب تو اس سخن میں سما جاتی ہے۔ لیکن ہزار کتاب میں (حرف) کُن کی شرح نہیں سماتی سخن کُن ایک رمز (مخفی بات) اور اشارہ ہے۔ اس معما کو فقیر صاحب عارف اولیاء اہل لقاء ہی حاصل کر کے کھولتے اور دکھا دیتے ہیں۔

بیت

ہر جواب ہم نے پایا از قرب و حضور
وہی جانتا ہے جو ہے (غرق) فی اللّٰہ ذات نور

یہ قاتل نفس (فقراء کا کام) ہے نہ کہ ہوا و ہوس کے بندوں کا (مقام)

مثنوی

تجھے ہمیشہ کافر نفس سے کار ہے
اپنے جال میں لے آ کہ طرفہ شکار ہے
اگر کالا سانپ تیری آستین میں ہے
تو اس سے بہتر ہے کہ نفس تیرا ہمنشین ہے

ابیات مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نفس پرور کو نہیں ہے کوئی سود
کیونکہ اس کے وجود میں ہے کبر و یہود

Marfat.com

قتل کر دے نفس کو با تیغ ذلت
نفس کو کر قتل حاصل کر نجات
گر نفس و قلب و روح ہو جائے حضور
قرب و وحدت حضوری سے ہو جائے نور

یہ مراتب مبتدی فقیر کے ہیں۔فقیر کسے کہتے ہیں ؟ فقر اسم اللہ ذات کا بھاری بوجھ ہے جو زمین و آسمان کے چودہ طبقات سے گراں تر ہے۔فقر کا بوجھ وہی اٹھا سکتا ہے جو ہمیشہ بہ نظر اللہ منظور اور مجلس محمدی ﷺ کا حضوری ہو۔جس نے ناشائستہ (اعمال) کے جملہ دفاتر اور لا سوئ اللہ کو دل سے کھرچ ڈالا ہو۔

ابیات

فقر کو حاصل کیا از نظر نبی ﷺ
جو بھی میرا چہرہ دیکھے ہو جائے ولی
نور دیکھوں نور بولوں نور حق
ہے وہاں پر جسم اسم نہ خلق
نہ کہوں جس کو کہیں نہ مصطفیٰ ﷺ
ہو گیا نوری وجود از قدرت خدا
باھُو ھُو میں گم ہوا نہ باھُو رہے
نُور باھُو روز و شب یاھو کہے

جس کو نور (ذات کا) وصال حاصل ہو گیا۔اس نے وصل کی قوت سے

Marfat.com

واصل ہو کر نور کی اصل کو دیکھ لیا۔(مشرف دیدار ہو گیا)۔

الحدیث۔۔خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَ خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَ خُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

حضور پاک ﷺ نے فرمایا علماء کو میرے سینہ (کے نور) سے پیدا کیا گیا ہے۔سادات کو میرے صلبی (نور) سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور فقراء کو اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔

بیت

ابتداء بھی نور آخر نور ہے
نور جس کو حاصل وہ اہل حضور ہے

جان لوکہ اہل نور کا نفس بھی خدا کے (وصال) سے نور ہو جاتا ہے۔اور شہوت و ہوا کو ترک کر دیتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔۔مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی[1]۔۔نہ تو آپ کی نظر (بوقت دیدار) بھکی اور نہ ہی بھٹکی

لوگوں کی نظر میں غنایت کا مرتبہ اپنی اولاد۔بھائیوں (بلکہ) اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔اور جس فقیر کو غنایت حاصل نہیں وہ لوگوں کی نظر میں بے دانش اور بے تمیز ہے۔

بیت

ہر تصرف در تصرف ابتدا
بے تصرف دور از (قرب) خدا

جان لو! کہ ناظر کا مرتبہ (تمام قسم کے تصرف) سے بلند تر ہے۔ہر قسم کا

---

[1] پ۲۷ ع ۵

Marfat.com

تصرف ناظر کی نظر میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ نفس پر قادر ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔
وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى (پ۳۰ ع ۴)
اور جس نے اپنے رب تعالیٰ کے مقام سے خوف کھایا اور اپنے نفس کو (ناجائز) خواہشات سے روک لیا اسی کے لئے جنت الماویٰ ہے۔ ایسے لوگوں کا قلب قربِ اللہ سے نور ہو جاتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (پ۱۹ ع ۹) (حساب کے) روز مال اور اولاد کوئی فائدہ نہ دے گی۔ سوائے اس کے کہ جو (دنیا سے) قلب سلیم لایا ہوگا۔ (وہی اسے نفع دے گا) ان کی روح نور اور امر خدا (کا نمونہ بن جاتی ہے) قولہ تعالیٰ۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا پ۱۵ ع ۱۰ یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں (کہ روح کیا ہے)؟ فرما دیجئے کہ رُوح امر ربی ہے اور تمہیں اس کے متعلق بہت کم علم دیا گیا ہے۔ ان کا سِرّ بھی نور ہو جاتا ہے۔ جب یہ چاروں نور کسی وجود میں ظاہر ہو جاتے ہیں تو اس کے ظاہری باطنی حواس اور تمام اعضاء نور ہو جاتے ہیں۔ یہ باطن معمور مغفور وجود کے مراتب ہیں۔

فقر توحید معرفت کی راہ میں وہی شخص قدم دھرتا ہے۔ جو پہلے اپنے ہر چہار نفس کو نابود کر کے ان آیات کے مطابق چار مراتب حاصل کر لیتا ہے۔

(اول مرتبہ) غنایت

Marfat.com

قوله تعالیٰ۔ وَاللّٰہُ الۡغَنِیُّ وَ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ[1] اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب (اس کی بارگاہ) میں فقیر (سائل ہو)۔

(دوم مرتبہ۔) ہدایت۔ قوله تعالیٰ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی[2] اور اس پر سلام ہے جس نے ہدایت کی اتباع کی

سیوم مرتبہ) ولا یت۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ۔ اللّٰہِ پ۳ ع۲ اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے جسے اپنا ولی بناتے ہیں۔ اسے ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر دیتے ہیں۔

(چہارم مرتبہ) فیض فضل عنایت۔ قوله تعالیٰ۔ فَفِرُّوۡۤا اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔ جو کوئی خدا تعالیٰ کی راہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل عنایت اسے جذب کرلیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص کا ہر دو جہان کے ترازو میں وزن کیا جاتا ہے۔ اگر طالب اللہ ہر دو جہان کو چھوڑ دیتا ہے تو فقر کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ قوله تعالیٰ۔ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ مَا طَغٰی[3] نہ ہی (حضور پاک ﷺ کی بوقت دیدار الٰہی) آنکھ بھٹکی نہ نظر بہکی۔

جان لو! کہ ناظر کا مرتبہ بلند تر ہے۔ جس کو یہ تصرف حاصل ہوتا ہے۔ ایسا صاحب نظر اہل ممات اور اہل حیات اور روئے زمین پر جو کوئی عالم کیمیاء گر عامل اور کامل عارف فقیر کل و جز روحانیات جن و انس فرشتے اٹھارہ ہزار عالم کی جمیع مخلوقات حاضرات اسم اللہ ذات کی توجہ سے حاضر کر لیتا ہے یہ تصور قرب اللہ حضور میں ناظر کے مراتب ہیں۔ جس کے تصرف میں دعوت

[1] پ۲۶ ع۸ [2] پ۱۶ ع۱۱ [3] پ۲۷ ع۵

Marfat.com

قبور کا علم بھی ہوتا ہے۔عارف فقیر جو ان دونوں مراتب سے آگاہ نہیں اور اس طریقہ سے پڑھتا نہیں وہ احمق بے شعور ہے۔

ابیات

نظر فقر بخشے خزانے زیر قدمش گنج و(زر)
فقر لا یحتاج ہے صاحب نظر
فقر طے کرتا ہے ہر مقام خاص و عام
شرط شرح فقر کی ہو تب تمام
عین سے عین ہو کر عین کو عین سے پا لے
عین کو عین سے عارف اسے اپنا بنا لے

اللہ بس ما سوی اللہ ہوس

قولہ تعالیٰ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ[1]۔اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے اس (آیت) کے مطالعہ اور (دعوت) سے خوش قسمتی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ مراتب پانچ قسم کے ہیں۔

(اول) ازل کے تمام مراتب

(دوم) ابد کے تمام مراتب

(سیوم) دنیا کے تمام مراتب ملک سلیمانی ہر ملک قاف تا قاف اپنے تصرف میں لانا

(چہارم) عقبیٰ کے تمام مراتب۔(جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونا)

---

[1] سپ۱۲ ع ۱۳

Marfat.com

(پنجم) معرفت اللہ توحید کے تمام مراتب

جو کوئی ان پانچ خزانوں کو پانچ روز۔پانچ ساعت یا پانچ دم میں حاضرات اسم اللہ ذات اور کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کی برکت سے (طالب اللہ) پر کھول دے وہی مرشد کامل ہے۔

اور جو کوئی دونوں جہان کا تماشہ ہاتھ کی ہتھیلی پر یا ناخن کی پشت پر دکھا دے اسے کامل مرشد مکمل کہتے ہیں۔

جان لو! کہ دونوں جہان اسم اللہ ذات کی طے میں ہیں۔اور اسم اللہ ذات قلب انسان کی طے میں ہے۔کامل مرشد وہی ہے جو اسم اللہ ذات کی طے اور صفات قلب کی طے اسم اللہ ذات کی حاضرات اور کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کلید سے قلب کا قفل کھول دے۔عین باعین دکھا دے۔تاکہ وجود میں نہ تو غلط (کام) رہ جائے اور نہ ہی کسی قسم کی غلاظت باقی رہے۔غضب کا غین دور ہو جائے۔فنائے نفس صفائے قلب بقائے روح دائمی مشاہدہ حاصل ہو جائے۔مشرف لقاء اور ہمیشہ حضوری مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جملہ مراتب دکھانے والا مرشد جامع ہے۔

جامع مرشد اور نور الہدیٰ مرشد وہ ہے جو کنہ اسم اللہ ذات کی چند حاضرات جانتا ہو۔وہ نہ تو کوئی زبانی چیز جانتا ہے اور نہ پڑھتا ہے جیسا کہ عام لوگ پڑھا کرتے ہیں۔

حاضرات اسم اللہ ذات کے شروع میں اول اس کے گردا گرد جنات کے لشکر ہاتھ باندھے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔اور کہتے ہیں اے ولی اللہ

Marfat.com

ہمارے ساتھ ہم سخن ہو کر (کچھ طلب کر) لیکن طالب حق (ان کو جواب دیتا ہے) حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ میرا مدد گار ہے۔ اور میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ اللہ بس ماسوٰی اللہ ھوس)

اسی طرح جملہ فرشتے۔ موکلات اور روحانی التماس و عرض کرتے ہیں اور نظر (عنایت) کے طلب گار ہوتے ہیں۔ وہ کیمیاء اکسیر کا علم و عمل (سکھانے) سنگ پارس (دکھانے) اور علم دعوت تکسیر عطا کرنے کی (پیشکش کرتے) ہیں۔ لیکن کامل نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ بعد ازاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جملہ انبیاء اصفیاء جملہ صحابہ کرام امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور حضرت شاہ محی الدین قدس سرہٗ کے ہمراہ تشریف لا کر ظاہر و باطن میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے اور علم معرفت کی تلقین کرتے ہیں۔ جس سے وہ ہدایت کے منصب سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ دونوں جہان کا حصول حاضرات اسم اللہ ذات میں ہے۔ جو راہ راستی کا سلک سلوک اور طریقت ہے۔ معرفت توحید اللہ فقر جو کہ فیض بخش ہے۔ (اسی) علم (حاضرات) سے ہی کھلتے عمل اور مطالعہ میں آتے ہیں۔

بعض فقیر (اس) علم کے عامل صاحب تحصیل ہوتے ہیں بعض (خود نما) فقیر جاہ پسند حاسد بخیل ہوتے ہیں بعض (کامل) فقیر جو (اس) علم میں عالم ہوتے ہیں وہ غرق (فی اللہ) ہو کر فنا فی اللہ فی التوحید کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ہم جلیس رب (جلیل) ہو جاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ علم اور عالم بہت سے ہیں۔ (جیسا کہ) عالم زاہد مجاہد متقی

Marfat.com

فقیہہ بیشمار ہیں۔دنیا میں گمنام چھپا ہوا کامل (فقیر) ہزاروں میں سے کوئی ایک ہو گا۔جو صاحب باطن صاحب نظارہ ہو گا۔کامل ہمیشہ مجلس محمدی ﷺ کا حضوری ہوتا ہے یا یہ کہ کامل نور فی اللّٰہ ذات میں غرق ہوتا ہے۔یا یہ کہ کامل بہ نظراللّٰہ منظور ہوتا ہے۔یا یہ کہ کامل مقام (لاھوت) میں سکونت پذیر ہوتا ہے۔وہ خاموش رہتا ہے ویرانہ اس کا خلوت خانہ ہوتا ہے۔۔جس میں وہ اپنے بھائیوں بیٹوں۔آشناؤں ہر ایک سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔وہ روحانیت قبور کا (عامل ہوتا) ہے۔جس کسی کو حضوری اور نوری راہ حاصل ہو اور بہ نظراللّٰہ منظور (عامل) قبور ہو اور طالبوں کو نظر اور توجہ سے نور حضور قبور کے مراتب بخش کر بہ نظراللّٰہ منظور کروا دے۔اسے بھی کامل کہتے ہیں۔جاہل مرشد بھی بہت سے ہیں۔نفس و شیطان کے قیدی اور دنیا میں شامل (ناقص مرشد) بھی بیشمار ہیں۔ہزاروں افراد میں سے کوئی ایک ہی دیدار پروردگار کے لائق عامل (کامل) عین نما عین کشاء ہو گا۔

(حجابات) مطلب یہ کہ علم بھی حجاب‘ذکر بھی حجاب‘فکر بھی حجاب‘ورد و وظائف بھی حجاب لوح محفوظ کا مطالعہ حجاب‘نیک و بد کا مطالعہ حجاب‘عرش پر نماز پڑھنا حجاب‘کرسی حجاب۔شب و روز ہر دو جہان مد نظر رکھنا حجاب۔جو کوئی اپنے آپ کو غوث و قطب جانتا‘ ہے۔کشف و کرامات (پر فخر کرتا) ہے۔یہ سب حجاب۔سب مقامات درجات حجاب۔خلق حجاب۔نفس دنیا حجاب۔شیطان حجاب۔ازل حجاب ابد حجاب۔حور و قصور حجاب۔عقبیٰ حجاب۔اگرچہ یہ ثواب ہے لیکن خدا تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے۔اور (جو چیز خدا تعالیٰ سے دور کر دے)

Marfat.com

وہی حجاب ہے۔"ثواب کے حجاب" میں نفس انا میں آکر مطلق خراب ہو جاتا ہے۔

پس بے حجاب عمل کونسا ہے؟ بے حجاب راہ کونسی ہے؟ معرفت فقر ہدایت لا نہایت بے حجاب کیا ہے؟ مذکور حضور بے حجاب قرب اللہ نور کس کو کہتے ہیں؟

اسم اللہ ذات کے اس دائرے (کی طے میں) کل و جز تمام بے حجاب ہو جاتے ہیں۔جس کسی نے اسم اللہ ذات کے اس دائرہ سے بے حجاب حضوری راہ حاصل نہ کی وہ اندھا ہے۔کیونکہ معرفت اللہ سے آگاہی نہیں رکھتا۔جو نہ تو (اس راہ سے) آگاہ ہے نہ ہی صاحب نگاہ ہے۔ایسے شخص سے تلقین لینا کبیرہ گناہ ہے۔جو کوئی ناقص مرشد سے تلقین لیتا ہے وہ قرب اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔فقیر (باھُوؒ) جو کچھ بھی کہتا ہے۔یہی حقیقت ہے۔

قولہ تعالیٰ۔اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ پ۱ ع ۵

تم میرے ساتھ کیا گیا عہد پورا کرو۔میں تمہارے ساتھ کیا گیا عہد پورا کروں گا۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ پ۲۶ ع ۹

(جو روز الست کا عہد پورا کرتے ہیں) ان کے ہاتھ کے اوپر میرا ہاتھ ہو جاتا ہے۔

مثنوی

تو ناقص ہے شیطان صفت ہے مرشد نہ بن

Marfat.com

ناقص مرشد معرفت میں طالبوں کا راہزن
کامل مرشد تو ہے راہبر خدا
توجہ سے ہی کر دے حاضر (در حضور) مصطفیٰ ﷺ

ناقص مرشد دونوں جہانوں میں روسیاہ ہوتا ہے۔

الحدیث۔اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ ۔

(ایسا) فقر دونوں جہانوں میں روسیاہی کا باعث ہے۔اور کامل مرشد سے طالبوں اور مریدوں کو فقر بافخر حاصل ہوتا ہے۔

الحدیث۔اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔فقر مجھ سے ہے اور فقر میرا فخر ہے۔

مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہو کر بد نظر محمد ﷺ منظور ہونا باطن میں (نور) محمد ﷺ سے معمور ہونا۔شوق محمد ﷺ سے (دل) کا مسرور ہونا۔ذکر مذکور (اسم) محمد ﷺ سے (جواب باصواب حاصل کرنا) اور حکم امور محمد ﷺ سے نفس پر غالب ہونا اور دل (کے آئینہ) میں دیدار محمد ﷺ سے (مشرف ہونا) اور انتقال (تصور) اسم محمد ﷺ سے وصال (فنا فی اسم محمد ﷺ حاصل کرنا) قال احوال محمد ﷺ کی (اتباع) کرنا۔محمد ﷺ کی (طریقت سے) معرفت لازوال حاصل کرنا۔محمد ﷺ کے (اسم پاک کے تصور) سے ہمیشہ کیلئے جمعیت حاصل کرنا۔محمد ﷺ کا تمام فقر حاصل کرنا محمد ﷺ سے الہام پیغام حاصل کرنا۔(اسم) محمد ﷺ سے روشن ضمیر کونین پر امیر ہو جانا (کیسے ہو سکتا) ہے؟۔

Marfat.com

مطلب یہ کہ جو کوئی توجہ۔ تصور۔ تصرف تفکر سے باتوفیق ہو کر دائرہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں (اپنے وجود کو طے کر لیتا ہے) اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو اس پر اسم محمد ﷺ سے مجلس محمدی ﷺ کھل جاتی ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ حضوری کی ایسی حالت میں اگر کوئی شخص عقل کلی میں باشعور رہ کر تفکر سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے داہنے قدم مبارک کے نیچے کی خاک جو عنبر کی خوشبو (سے بڑھ کر خوشبودار ہے) اٹھا لے۔ تو جس کسی کو بھی وہ خاک دے گا۔ اس خاک عنبر کے کھانے سے اس کی چشم (باطن) کھل جائے گی۔ وہ صاحب عیانی عارف ربانی ہو جائے گا۔ رات دن شریعت کی (پابندی) میں لگا رہے گا۔ جسم پر شریعت کا لباس پہن لے گا۔ (کبھی خلاف شرع کوئی کام نہیں کرے گا)

اور اگر اس خاک پاک قدم مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کسی ملک میں بکھیر دیا جائے تو وہ ملک ولایت قیامت تک ہر قسم کی آفات و بلیات سے سلامت رہے گی۔

اور اگر کوئی (حضوری فقیر) حضور پاک ﷺ کے بائیں پاؤں کی خاک عنبر کو لے کر کسی کو کھلا دے گا تو وہ کھانے والا دیوانہ مجذوب ہو جائے گا۔ یا ذکر و فکر میں جلالیت کے غلبہ سے تارک الصلوات اور پریشان حال ہو جائے گا۔ اور اگر حضور پاک ﷺ کے بائیں پاؤں کی اس خاک پاک کو کسی ملک میں بکھیر دیا جائے گا تو وہ ملک قیامت تک ویران رہے گا۔ یا قحط و گرانی و مفلسی میں مبتلاء ہو جائے گا۔ یا مرگ مفاجات (کا شکار ہو جائے گا)۔ یا حوادث اور ہر قسم کی

Marfat.com

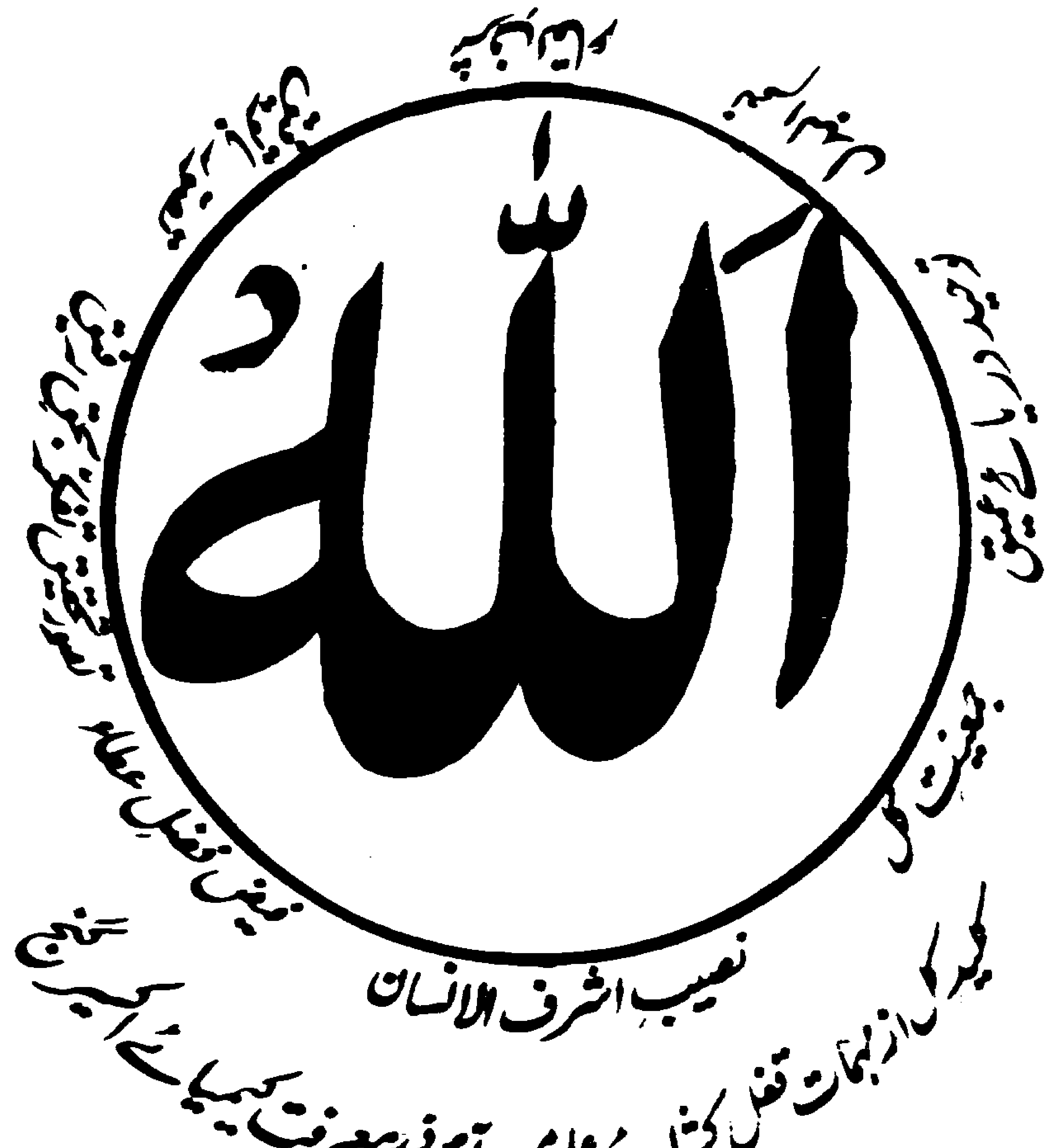
الله
جمعیت کل
فیض فضل عطاء
نصیب اشرف الانسان
کلید کل از طلسمات قفل کشائے علم من لدنی معرفت کیمیائے اکسیر گنج

Marfat.com

جمعیت دوام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جمعیت جمالِ محمدؐ

این علم تعلیم ما را از نبیؐ	ہر کہ طالب از من است اہل از ولی

بیت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم چون بینی بیابی خدا　　خدا را مکن از محمد صلی اللہ علیہ وسلم جدا

Marfat.com

بلاؤں سے اس کا حال خراب ہو جائے گا۔اور زوال میں پڑ جائے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ (وہ حضوری فقیر) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کرے تاکہ نبی ﷺ لطف سے متوجہ ہو کر اس ملک پر نظر رحمت ڈالیں۔تب اس ملک کو نعم البدل میں فرحت و جمعیت نصیب ہو جائے گی۔اور جو فقیر مجذوب یا دیوانہ ہو گیا ہو۔محمد ﷺ کی نگاہ رحمت سے دوبارہ ہوش میں آکر دیدار محمدی ﷺ کے لائق ہو جائے گا۔جو کوئی دیدار محمدی ﷺ سے مشرف ہو گیا اسے دنیا و آخرت میں معراج نصیب ہو گیا۔وہ لا یحتاج ہو گیا ۔

جو کوئی اسم اللہ ذات کی کنہ سے واقف اور باتوفیق تصور جانتا ہے (تو یہ تصور) اسے ایک دم میں اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔اور انوار توحید میں غرق کر کے ہمیشہ کے لئے مشرف دیدار کر دیتا ہے۔جو کوئی اس کا منکر اور بے اعتبار ہے وہ (دونوں جہان میں) روسیاہ ہے

اللہ

جس کسی کے وجود میں اسم اللہ ذات کا تصور تاثیر کرتا ہے۔اسے لاھوت لامکان میں لے جاتا ہے۔تصور تو ہر کوئی کرتا ہے مگر کامل تصور سے دکھا دیتا ہے۔ ور کونین اس کے تصور میں آجاتا ہے۔

جو کوئی اسم محمد ﷺ کی کنہ سے واقف اور تصور توفیق جانتا ہے (تو یہ تصور) یکدم اسے مجلس محمدی ﷺ میں پہنچا دیتا ہے۔

محمد ﷺ

اس علم کی تعلیم مجھ کو کی نبی ﷺ

Marfat.com

مجھ سے تو بھی طلب کرناکہ ہو جائے ولی

بیت

محمد ﷺ کو دیکھا خدا مل گیا

خدا کو محمد ﷺ سے مت کر جدا

جو کوئی ناظرات حاضرات کی اس راہ سے آگاہ اور نگاہ رکھتا ہے وہ قوت توفیق سے مشرق تا مغرب کل و جز مخلوقات کو اپنے عمل و (قبضہ) میں لا کر تحقیق کر لیتا ہے ۔وہ صاحب اختیار فقیر ہوتا ہے۔خواہ گدا کو بادشاہ بنا دے۔خواہ بادشاہ کو معزول کر دے جو کوئی اسم اللّٰہذات کی کُنہ کو جانتا اور مشق وجودیہ رقم رقوم کو پڑھتا ہے ۔اس کے ساتوں اعضاء سر تا قدم پاک ہو جاتے ہیں۔اسے مرتبہ محمود حاصل ہو جاتا ہے۔اس کا نفس مردود کشتہ ہو جاتا ہے۔جو کوئی اسم اللّٰہذات کو جسم پر (مشق وجودیہ) سے اس طرح چسپاں کر لیتا ہے جیسا کہ کاغذ پر (تحریر)کی سیاہی یکتا ہو جاتی ہے۔تو یہ ولی اللّٰہ کی ابتداء اور انتہا کے مراتب ہیں۔(ایسے شخص)کو تمام عمر ریاضت چلہ۔خلوت اور مجاہدہ کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ یہ کامل کی راہ ہے جو عین نما اور باطن صفاء ہے۔

بیت

محمد ﷺ میرا پیشوا و رہبر

محمد ﷺ سے ہی پائی رحمت کی یہ نظر

Marfat.com

یہ ناظر اوردوام حاضر کے مراتب ہیں۔

بیت

ناظر ہوں میں با خدا حاضر ہوں میں با نبی ﷺ
شریعت میں بھی کامل ہوں دین محمد ﷺ پر قوی

جان لو! کہ جو کوئی قرب اللہ حضوری کے سلک سلوک سے حاضرات جانتا ہے۔اسے (ورد وظیفہ)میں لب ہلانے کی کیا ضرورت ہے۔اب ایسا شخص خام ناتمام احمق ہی ہو گا جو (حضوری) راہ چھوڑ کر علم دعوت پڑھتا ہے۔دانا بن اور آگاہ ہو جا کہ جو کچھ بھی لا سوی اللہ جملہ خطرات و وسواس و واہمات کے دفاتر غیر ہیں۔ان کو دل سے کھرچ ڈال۔اے حماقت شعار معرفت دیدار پروردگار کے مشاہدہ سے انکار نہ کر۔شرک و کفر کی زنار کو توڑ ڈال۔اور اس سے ہزار بار استغفار کر۔ناظروں پر خدا تعالیٰ کی رحمت کی نظر ہوتی ہے۔اور ان کا خطاب ناظردوام مشرف دیدار حاضر بخش ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ رب تعالیٰ اور بندے کے درمیان پہاڑ یا پتھر کی دیوار جیسا حجاب نہیں ہے(کہ عبور نہ ہو سکے)بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے جملہ حجابات کے درمیان سے جب قلب بیدار ہو جاتا ہے تو وہ مشرف دیدار ہو جاتا ہے۔اور بالیقین چشم عیاں سے دیکھ لیتا ہے۔اسے اعتبار آ جاتا ہے۔کیا تو جانتا ہے؟ کہ رب تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب سالہا سال اور میل ہا میل کی راہ نہیں ہے۔(کہ طے نہ ہو سکے)۔جو کوئی اپنی خودی (یعنی) خود (اپنے

Marfat.com

نفس سے) گزر گیا۔اور اس نے گناہ (ترک کر دیئے) وہ یکدم دیدار اللہ سے مشرف ہو گیا۔یہ عطاو بخشش کامل قادری مرشد سے حاصل ہوتی ہے۔

وہ کون سی راہ ہے کہ طرح طرح قسم قسم کے کھانے کھائے شکم پری کرے۔لیکن آنکھ جھپکنے اور ایک دم کے لئے بھی دیدار خدا اور قرب حضوری سے جدا نہ ہو) ؟

یہ بھی تصور نور ہے جس میں با تصور حضوری حاصل کرتے ہیں۔ باتصور اہل قبور سے (ہمکلام) ہوتے ہیں۔جس میں توجہ سے باطن معمور اور تصور سے وجود معفور ہو جاتا ہے۔

صاحب تصور اسم اللہ ذات دو حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو تصور اسم اللہذات صاحب تصور کو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ یا یہ کہ تصور کی توفیق سے اللہ تعالیٰ صاحب تصور پر مہربان ہو جاتا ہے۔

تصور چار قسم کے ہیں۔

پہلا تصور ہوا کا ہے جس سے صاحب تصور ہوا میں اڑنے لگتا ہے۔

دوسرا تصور آگ کا ہے۔جو کوئی آگ کا تصور کرتا ہے اس کا وجود آگ میں لوہے کی مانند سرخ ہو جاتا ہے۔

تیسرا تصور پانی کا ہے۔جس میں صاحب تصور اپنے آپ کو دریا کے پانی میں گم کر دیتا ہے۔ یا اس کا جُثہ اس پانی پر مثل حباب تیرنے لگتا ہے۔

چوتھا تصور خاک کا ہے خاک کے تصور سے اس کا وجود مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

پس معلوم ہوا کہ یہ بادی۔ آتشی۔ آبی اور خاکی چار قسم کے تصورات ہیں۔ان تصورات پر اہل تصور کو مغرور نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ قرب اللہ حضوری کے لئے فنا و بقاء کا تصور ان(چار) تصورات سے بہت آگے ہے۔ طالب کو پہلے چار تصورات سے چار مقامات کو طے کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مقام ازل(مقام)ابد(مقام) دنیا اور مقام عقبیٰ ـــــــ بعد ازاں طالب تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔

بیت

جو خدائے یکتا سے یکتا ہوا
نفس شیطان اور ہوا رخصت ہوا

اہل دل صاحب تصور تصرف کے یہی مراتب ہیں طالب اللہ پہلے پندرہ قسم کے علم۔ پندرہ قسم کے حلم۔ پندہ قسم کی حکمت۔ پندرہ قسم کی کیمیا۔ اور پندرہ قسم کے بے ریاضت بے رنج خزانے ایک ہفتہ یا پانچ روز میں حاضرات (اسم اللہذات و کلمہ طیبات) سے حاصل کر کے غنایت لاشکاییت کے(مراتب)کو پہنچ جاتا ہے۔ اور فیض و فضل غنایت الٰہی سے ہر ملک پر-ولایت پر غالب آ جاتا ہے۔ جو کوئی سب سے پہلے ان مراتب کو حاصل نہیں کرتا۔اگرچہ وہ عمر بھر ریاضت میں ذکر و فکر کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ وہ ہرگز عارف واصل کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔

پہلے وہ یہ خزانے حاصل کرتا ہے پھر فقر ہدایت میں قدم رکھتا ہے۔یہ عطاء بخشش اور تمامیت نور الھدیٰ مرشد سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ(راہ

Marfat.com

مولیٰ) کا وسیلہ۔ حق کا رفیق۔ باتوفیق۔ پیشوائی قرب اللہ کا محقق۔ خدا تعالیٰ کی جانب راہبر اور مخلوق خدا کا رہنما ہوتا ہے۔

وہ پندرہ علم۔ پندرہ کیمیاء پندرہ حکمت اور پندرہ قسم کے خزانے حسب ذیل ہیں۔ جو با اعتبار حق الیقین رکھنے والے طالب صادق کو نصیب ہوتے ہیں۔

اول گنج کیمیاء حکمت جو ہر ایک علم معلوم کرنے کے لئے "ام العلوم" ہے۔ جس میں قرب اللہ حی و قیوم سے عین العلم حاصل ہو جاتا ہے۔

دوم گنج کیمیاء توحید

سیوم گنج کیمیاء معرفت الا اللہ

چہارم گنج کیمیاء فنا فی اللہ

پنجم گنج کیمیاء بقاء باللہ

ششم گنج کیمیاء لاھُوت لامکان

ہفتم گنج کیمیاء قرآن مجید اور احادیث کی تفسیر با تاثیر

ہشتم گنج کیمیاء روشن ضمیر بر کونین امیر

نہم گنج کیمیاء علم دعوت تکسیر ہے۔ جس سے مشرق تا مغرب تمام عالم کو اپنے قبضہ تصرف میں لے آتے ہیں

دہم گنج کیمیاء سنگ پارس کو حاصل کرنا ہے۔ جو عالمگیر کے مراتب ہیں۔

گیارہواں گنج کیمیاء ہنر کیمیاء اکسیر ہے۔ جو کامل مرشد سے حاصل کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

بارہواں گنج کیمیاء ولایت با غنایت لا شکایت کا ہے۔ جس سے عالم باللہ ولی اللہ عارف صاحب نظر بن جاتے ہیں۔

تیرہواں گنج کیمیاء دیو خبیث نفس امارہ کو قتل کرنا ہے۔ جو جان کے اندر ایمان کا دشمن اور شیطان سے متعلق ہو کر نقصان پہنچانے والا ہے۔

چودھواں گنج کیمیاء ترک توکل ہے۔ جس میں علم کے ساتھ کل و جز پر غالب ہو جاتے ہیں۔ اور جاہلوں کی دستگیری کرنے لگتے ہیں۔

پندرہواں گنج کیمیاء یہ ہے کہ کامل فقیر سے ان جملہ مجمل گنج (کیمیاء) اور خزائین علم و حکمت کو حاصل کیا جائے۔

فقیر کس کو کہتے ہیں؟

فقیر فضل الٰہی سے فیض بخش کو کہتے ہیں۔ فقیر وہ ہے جو توجہ سے طالب اللہ کو عین العین بنا دے۔ یا اسم اعظم کے ورد سے اس کی زبان کو (سیف) کر دے۔

جب طالب تمام ہدایت اور کیمیاء و غنایت اپنے تصرف میں لا کر اس سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ تو اس کے وجود میں کوئی غم اور افسوس باقی نہیں رہتا۔ وہ تصور تصرف کے تمام ظاہری اور باطنی علوم سے بھی (کماحقہٗ) واقف ہوجاتا ہے۔ یہ راہ فرمائش سے نہیں بلکہ نمائش سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ راہ امتحان سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اپنی آنکھوں سے باعیان مشاہدہ ہے۔ جس میں طالب باعیاں دیکھ کر باطنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ اس قسم کے کامل مرشد دنیا میں کمیاب ہیں۔ میری یہ قال میرے حال کے موافق ہے۔ میرا علم میرے حال کا

Marfat.com

کافی (گواہ) ہے۔ یہ انتہائی معرفت وصال کے مراتب ہیں۔ ایسا طالب جس وقت بھی چاہتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس علم کی کون سی راہ ہے؟ یہ تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات کی انتہائی (راہ) ہے۔ جو (کامل مرشد) ابتداء میں طالب کو بخش دیتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس میں ہر ایک علم داخل ہے۔ اور جملہ گنج کیمیاء حکمت اسی علم سے کھل جاتے ہیں۔ اس کو "کلی علم" کہتے ہیں۔ جو صاحبان عقل کل عارفان باخدا اور طالب صادق جان فدا کو نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس علم میں چراغ سے چراغ۔ آفتاب سے آفتاب، ماہتاب سے ماہتاب کو روشنی پہنچتی ہے۔ نبی سے ہم کلامی اور ولی سے (ولایت) حاصل ہوتی ہے۔ اس علم میں کسب رسم و رسوم کو کوئی راہ نہیں ہے۔ یہ علم اللہ حی و قیوم (کے تصور کی حاضرات سے) سینہ بسینہ حاصل ہوتا ہے جبکہ اہل کینہ کے سینہ سے کینہ ہی نکلتا ہے۔ یہ علم توجہ با توجہ۔ تصور با تصور یہ علم تفکر با تفکر و تصرف با تصرف، ترک با ترک اور یہ علم توکل با توکل ہے۔ الحدیث۔

كُلَّ مَكْتُوبٍ حَبَّةُ اِسْمٍ وَكُلُّهَا عِلْمٌ

جو کچھ بھی تحریر کیا گیا ہے اس کی ایک اساس اسم (اللہ ذات) ہے۔ جس میں تمام علوم موجود ہیں۔ وہ علم قرب با قرب و حضور با حضور اور وہ علم نور با نور اور علم غفور با غفور ہے۔ وہ علم توفیق با توفیق اور وہ علم تحقیق با تحقیق ہے۔ وہ علم تصدیق با تصدیق ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صدق و صفاء، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عدل (اور محاسبہ نفسی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیاء اور (سخاء)

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے علم (علم اور شجاعت حیدری) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے فقر و خلق اور اسم اللّٰہ ذات کی تاثیر سے طالب کے وجود میں علم غیب الغیب سے روشن ضمیری ہدایت لاریب نصیب ہو جاتی ہے۔ لے نعم البدل کے (علم سے) لاانتہائی فیض و فضل عطائے الٰہی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ واصل فقیر کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بخشش سے فقیر کے پاس دو عظیم لشکر ہوتے ہیں۔

ایک خُلق کا لشکر

دوسرے (ظاہری لاؤ لشکر) یعنی تمامیت ملک کو اپنے تصرف میں لے آنا۔ یہ بھی علم لدنی سے حاصل ہوتا ہے۔

بیت

ہر علم کا بیان قرب از حضور
عالم باللہ ہی جانے با شعور

اے صاحب دانش تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ علم و تقویٰ سے بہشت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور جاہل کو کفر سے نجس نجاست مردار دنیا کی پلیدی کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مرتبہ اور علماء فضلاء فقہاء و درویش فقراء سے قاضی کا مرتبہ بلند تر ہوتا ہے۔ وہ قاضی جو نہ تو ریا کار ہوتا ہے اور نہ ہی رشوت کے سیم و زر پر نظر ڈالتا ہے۔ وہ ایسا قاضی ہے جس پر خدا اور رسول راضی ہے۔

قاضی بھی دو قسم کے ہیں۔

Marfat.com

ایک قاضی تو ظاہر (کے معاملات) کا فیصلہ کرنے والے ہیں۔
دوسرے قاضی (اپنے) باطن میں (حق و باطل) کا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کے وجود میں روح و نفس کے معاملات ایسے ہیں جیسے (روح) مدعی اور (نفس) مدعا علیہ ہو۔ اور ان دونوں کے درمیان حق شناس منصف صفات القلب ہے جو توفیق الٰہی سے انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔ فیصلہ کرنے والا (جج) حکم دیتا ہے کہ باطن میں موذی نفس کو قتل کر دیا جائے اور روح کو اس کا حق دلایا جائے۔ تاکہ وہ وجود کی ولایت میں (حکمران) ہو جائے۔ اور سب اعضاء دار الامن بن جائیں۔اور کراماً" کاتبین حیات و ممات میں ان کے نیک و بد گناہ وثواب کے دفاتر کے گواہ اس آیت کریمہ کے موافق ٹھرائے۔قوہ تعالیٰ۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْ یَکْسِبُوْنَ(پ23ع3)

وہ ایسا دن ہو گا جب ان کے منہ پر مہر لگا دی جائیگی۔ (کہ وہ کلام نہ کر سکیں) اور ان کے ہاتھ بولیں گے۔ اور ان کے پاؤں (ان کے کرتوتوں) کی شہادت دیں گے۔جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔ پس حیات و ممات اور طلسمات وجود انسان کا مرتبہ اور کامل کے لئے اسم و مسمّٰی کا گنج رنعم البدل کے علم سے حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی مرشد نعم البدل کا علم نہیں پڑھتا "او تو العلم درجات" علم میں درجات رکھے گئے ہیں۔نعم البدل کے (علم) کو نہیں جانتا وہ شخص احمق بے دانش ہے۔ ہمیشہ نفس امارہ کی قید میں رہتا ہے۔ وہ ظاہری اور باطنی علم سے بھی محروم رہتا ہے۔

Marfat.com

شرح علم نعم البدل یہ اعتبار و یقین کا مرتبہ ہے۔(علم نعم البدل سے مراد بہتر متبادل ہے) چنانچہ علم قال کا نعم البدل (افعال پر عمل پیدا ہونا) ہے۔ ذکر و فکر ورد و وظائف کا نعم البدل حال حاصل کرنا ہے۔ سکر سہو قبض بسط خطرات خام خیال کا نعم البدل (جمعیت حاصل کرنا ہے) الہام اور عیاں طور پر لاھوت لا مکان دیکھنے کا نعم البدل قرب وصل ہے۔ ظاہر باطن کا نعم البدل اعمال افعال اور (نور) جمال کا مشاہدہ ہے۔ اور ان سب کا نعم البدل مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہونا ہے۔ ماضی حال اور مستقبل کے حقائق معلوم کا نعم البدل فیض فضلی کا مرتبہ ہے۔جو عارفوں کو روز ازل سے نصیب ہے۔ خط و خال (کا عشق) حسن پرستی نفس کی مستی گانے بجانے (کی لذت) اور ہوائے نفسانی کے مراتب مبتدی کو قرب خدا سے روک دیتے ہیں۔ یہ سب وسوسہ اور شیطانی حیلہ(فریب) ہے۔ جس جگہ راز ہے وہاں نہ صورت ہے نہ آواز کیونکہ مشاہدہ بین عالم(عشق) مجازی سے بے نیاز ہوتا ہے۔اس کی باطنی آنکھ بینا ہوتی ہے۔ (جو حق و باطل کی پہچان کرلیتی ہے)۔

مثنوی

آنکھ باطن کھول کر دیدار کر نفس تو ہے سر ہوا
دل جو دائم باخدا ہے روح اس کی با مصطفیٰ ﷺ
جب وہ چاروں چلے گئے پھر عاقبت کا کیا نام
باھوؒ یاھوؒ میں گم ہوا بدنام کو پہنچے سلام

Marfat.com

پس نعم البدل کے یہ مراتب جس کو حاصل ہیں وہ وہم فہم سے ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ اس کو ہر مقام کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ وہ معرفت و فقر میں تمام ہو جاتا ہے۔ نعم البدل کے درجات قرآن مجید کی آیات کے ورد سے حاصل ہوتے ہیں۔ پس چاہئے کہ اسے قرب اللہ میں (یہ آیات) پڑھنے سے حضوری مشاہدہ کھل جائے اور اسے گناہ یاد رہے نہ اس کی راہ یاد رہے بلکہ وہ بے حجاب ہو جائے۔ جو کوئی بے حجاب کے مرتبہ کو پہنچ گیا اس نے تمام ثواب بے حجاب دیکھ لیا۔

بیت

جز خدا ہر گز نہ دیکھوں کوئی کس
حاضر حضوری میں رہوں اور اللّٰہ بس

الحدیث۔۔اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ جب فقر تمام ہو جاتا ہے۔ تو (وجود میں) اللّٰہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ تمامیت فقر نہ تو ریاضت مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے۔(فقر تو) نظر محمدی ﷺ سے (باطنی) نگاہ حاصل ہونے اور (راز سے) آگاہ ہونے کا نام ہے۔ کامل مرشد توجہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اور ہر منصب مراتب با توجہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے دلوا دیتا ہے۔

مطلب یہ کہ اگر عاقل ہوشیار ہو تو سنو! اگر (عالم) فاضل ہو تو کان سے سن کر (ذہن نشین کر لو) کہ دیدار سے شرف ہونے کا مرتبہ (یعنی) انوار تجلیات توحید اللہ معرفت پروردگار حاصل کرنا آسان کام ہے۔ لیکن مجلس محمدی ﷺ حاصل کرنا خاصا مشکل اور دشوار ہے۔ اور مجلس محمدی ﷺ حاصل کرنا

Marfat.com

آسان کام ہے۔ لیکن حلم رضائے محمدی ﷺ حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اور حلم رضائے محمدی ﷺ حاصل کرنا آسان کام ہے لیکن مرتبہ فناہ و بقاء و مرتبہ توفیق و تحقیق و مرتبہ تصور تصرف و مرتبہ تفکر و توجہ و مرتبہ تجلی رفیق و علم دقیق و مرتبہ قرب حضور روحانیت دعوت قبور حاصل کرنا بہت مشکل اور دشوار کام ہے۔ کیونکہ ان جملہ مراتب کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کہتے ہیں۔ جب طالب لا اِلٰہ (نفی کی کُنہ) سے کہتا ہے تو وہ روحانیت کے مرتبہ مُوْتُوْا پر پہنچ جاتا ہے۔ اور مشاہدہ کے وقت میں فوت شدہ روحانیوں کے احوال سے واقف ہو کر دیکھتا ہے کہ بعض روحانی علیینؔ میں گلشن بہار بہشت انوار میں و فرحاں) ہیں۔ اور بعض روحانی مقام سجّین میں دوزخ کی آگ کے اندر (عذاب میں مبتلا) ہیں۔

جب طالب (اثبات کی کُنہ) سے اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے۔ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے (یعنی اس پر معنوی موت طاری ہو جاتی ہے تو وہ مقام ممات میں زندگی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ قیامت برپا ہو چکی ہے اور لوگ مقام عرفات میں حساب دینے کے لئے حاضر کھڑے ہیں۔ بعض لوگ اعمال نامہ (کے حساب سے خلاصی پا کر پل صراط سے گزر کر اپنے معبود کی بارگاہ میں (ایک رکوع اور ایک سجدہ کرتے ہیں) اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے شرابا" طهورا کا ایک جام پی کر دیدہ با دیدہ دیدار رب العالمین سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

جو کوئی خواب میں۔ مراقبہ میں بعیان نظر محمدی ﷺ کی توجہ سے ان

Marfat.com

مراتب کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ کل و جز کی حقیقت کو جان لیتا اور اولین و آخرین (کے احوال کو) ظاہر و باطن میں تحقیق کر لیتا ہے۔

تب اسے کلمہ طیب پر اعتبار اور یقین آجاتا ہے۔

جو کوئی لَا اِلٰہَ کو نفی کی (کنہ سے) جان لیتا ہے۔ تو دنیا و آخرت میں جو کچھ بھی مخفی ہے اس سے کچھ مخفی نہیں رہتا۔

اِلَّا اللّٰہُ اثبات کا مرتبہ ہے۔ جو کل درجات بخش دیتا ہے۔ اِلَّا اللّٰہُ اثبات کے مرتبہ کو انسان ہی پہچان سکتا ہے نہ کہ حیوان۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے محرم ہونے کی کونسی راہ ہے؟ چاہیئے کہ (اسم محمد رسول اللہ ﷺ کا تصور کرتے ہوئے) خود باطنی سے حرم روضہ مبارک میں داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ نبی الکریم ﷺ کی حضوری میں آپ ﷺ سے ہم سخن ہو جائے۔

پس معلوم ہوا کہ لَا اِلٰہَ قاتل نفس ہے اور
اِلَّا اللّٰہُ قلب کو زندہ کرنے والا ہے۔
اور محمد رسول اللہ ﷺ روح کو فرحت بخشنے والا ہے۔

کلمہ آفتاب کی مانند ہے۔ جس کسی کے وجود میں تاثیر کرتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور (کلمہ طیب کا نور) اسکے اندر چمکنے لگتا ہے۔ عوام کا رسم و رسوم سے کلمہ پڑھنے کا طریقہ اور ہے۔ جبکہ خاص حضوری حیّ و قیوم میں کلمہ طیب پڑھنے کا طریقہ اور ہے۔ جس سے اسم اللہ ذات رقم رقوم کے مطالعہ سے ممات و حیات کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے۔

Marfat.com

الحدیث۔ قَائِلُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرٌ وَّالْمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے تو بہت ہیں۔ اور مخلصون (خالص کلمہ طیب پڑھنے والے) بہت کم ہیں۔

الحدیث۔ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ۔ جس نے (زبانی اقرار اور قلبی تصدیق سے) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا وہ بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

جان لو! کہ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں۔ اور ہر ایک حرف سے ہزاروں ہزار علوم مکشوف ہو جاتے ہیں۔ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کلمہ طیب کی (حقیقت) کو سیاہ دل کیسے جان سکتا ہے؟ جو ولی اللہ فقیر کلمہ طیب کی کنہ سے تمامیت کو پہنچ جاتا ہے اسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کی موت اور زندگی ایک ہو جاتی ہے۔ وہ کبھی خوف میں ہوتا ہے۔ کبھی رجاء میں۔ وہ کبھی اپنے گھر کے مراتب میں ہوتا ہے۔ کبھی قبر کے مراتب میں۔ گاہے وہ مطالعہ (کتاب) و ورق میں مصروف ہوتا ہے۔ گاہے حضوری میں غرق دنیا اور اہل دنیا سے فرق و ترک (کے مراتب میں ہوتا) ہے۔ اولیاء اللہ کبھی نہیں مرتے وہ (مقام) ممات میں حیات کے مراتب حاصل کر لیتے ہیں۔ اور موت کے بعد دوبارہ زندگی میں آ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اولیاء اللہ علماء باللہ قبر سے نکل کر اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ اور طالبوں کو دین کی تلقین کرتے (دیکھے گئے) ہیں۔

Marfat.com

الحدیث ۔۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ۔ ط

جان لو کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں۔ بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال کر جاتے ہیں۔

جس طرح (دنیا دار) دنیا میں اپنے نفس پر مغرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح (اولیاء اللہ) کی روح قبر میں فرحت سے مشاہدہ حضوری میں مسرور ہوتی ہے۔

بیت

کور چشم کو کبھی حق کا دیدار نہیں
ہم کو دیدار کے بغیر اور کچھ درکار نہیں

سنو! بعض (ذاکروں) کو ذکر دم جس سے حضوری مشاہدہ کھل جاتا ہے۔ بعض (ذاکروں) کو جس سے حرص پیدا ہو جاتی ہے۔ اور (ان کا ذکر) لوگوں کو پھنسانے کے لئے جال بن جاتا ہے۔

جان لینا چاہئیے! کہ کامل مرشد سے طالب صادق کو ظاہر و باطن کا تماشہ برابر نظر آنے لگتا ہے۔ مکمل (مرشد) سے طالب صادق کو ابتداء اور انتہاء برابر ہو جاتی ہے۔ اکمل (مرشد) سے طالب صادق دنیا کو جو حیض کے خون سے آلودہ زن فاحشہ کی مثل ہے اور نجس نجاست سے پُر ہے کو تین طلاق دے دیتا ہے۔

جامع مرشد سے طالب صادق چار پرندوں کو ذبح کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ چہار

Marfat.com

نفس ہیں۔ نفس امارہ و لوامہ ۔و ملہمہ و مطمئنہ ۔یا یہ کہ اربعہ عناصر(کو نور میں گم کر دیتا ہے۔) خاک ۔باد۔ آب آتش یا یہ کہ شریعت طریقت حقیقت معرفت کو طے کرلیتا ہے۔

بیت

چار تھا میں تین ہو کر دو ہوا
دوئی سے گذرا تو پھر یکتا ہوا

چار قسم کے پرندے یہ ہیں۔ہوا کا کبوتر۔ شہوت کا مرغ۔ حرص کا کوا۔ زینت کا مور

نور الھدیٰ مرشد سے طالب ہمیشہ باعیاں مشرف لقاء ہو جاتا ہے۔ اس کے تصرف میں اللہ کے بے شمار خزانے ہوتے ہیں۔ وہ فیض بخش ہوتا ہے۔ وہ اہل گنج ہوتا ہے۔ جس کے آثار بھی (اس کے چہرہ سے) ظاہر ہوتے ہیں۔

بیت

اکمل کامل جامع نور الھدیٰ ہوں
مالک الملکی فقیر فی اللہ با خدا ہوں

مالک الملکی فقیر صاحب جذب ہوتا ہے اگر بادشاہ(ظل اللہ)تمام عمر سرگرداں و پریشان رہے کہ کسی ولی اللہیا فقیر کو پا لے۔(یااپنے پاس بلا لے)وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔لیکن اگر فقیرولی اللہبادشاہ کو توجہ سے (جذب کرے) تو بادشاہ ننگے پاؤں دوڑتا ہوا حاضر ہو جائے گا۔اور یکدم حلقہ بگوش

Marfat.com

غلام بن جائے گا۔ پس ظل اللہ(بادشاہ بھی)ولی اللہ کے تابع ہے۔ ہر ملک ہر ولایت از مشرق تا مغرب اور سلطنت و بادشاہی فقیر کے تصرف میں ہوتی ہے بادشاہ کی کوئی مہم سرانجام نہیں ہوتی جب تک کہ فقیر ولی اللہ ظاہر و باطن میں توجہ نہ کرے۔اگرچہ (بادشاہ کے پاس) ہزاراں ہزار لشکر موجود ہوں۔اور علم و دعوت پڑھنے والے شب و روز بہت سی دعوت پڑھیں۔اور (اس کام کے لئے) سیم و زر کے خزانے خرچ کرنے سے فقیر کی ایک توجہ بہتر ہے۔ایسی توجہ جو قرب اللہ اور ایسی توجہ جو حضرت محمد ﷺ کی حضوری سے کی جائے وہ توجہ روز بروز ترقی پذیر اور جاری رہ کر تاقیامت باز نہیں رہتی بلکہ کامل کی توجہ سے قیامت سے پہلے ہی سلامتی ایمان کے ساتھ بہشت میں داخل کر دیتی ہے۔مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ آمِنًا۔جو اس میں داخل ہوگیا وہ امن میں آگیا۔

فقیر باطن آباد ولی اللہ مادر زاد کے یہی مراتب ہیں جو ہمیشہ نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے

بیت

کچھ کسی سے نہیں لیا اس تصنیف کے لئے
ہر سخن اس تصنیف کا ہے خدا کی طرف سے

علم میرے کی(اساس) ہے قرآن و حدیث
اس کا منکر جو کوئی ہے وہ خبیث

Marfat.com

ہر حرف ہر سطر سرد و گرم
شب و روز پڑھنے والے کو کوئی نہ غم
اس کو پڑھنے والا فقر لا یحتاج ہو
اسے بامطالعہ معرفت معراج ہو
باھُو کا طالب ہو مرشد صفت
ہو غرق فی التوحید فی اللّٰہ معرفت

پس آدمی کا دل دریائے عمیق کی مانند ہے اور اس کا جُثہ مثل حباب تحقیق شدہ ہے۔(جو دریائے توحید میں گم ہوا وہی اہل توحید ہے۔)

بیت

اہل محبت کو میں کیا دوں خطاب
جب حباب خود سے بن گیا آب

پس اولیاء اللّٰہ نہ خدا نہ خدا سے جدا ہوتے ہیں۔

بیت

کہہ رہا ہوں تجھ سے اے جان عزیز
قرآن سے باہر نہیں ہے کوئی چیز

یہ کتاب قرآن مجید کی آیات کی تفسیر با تاثیر ہے۔

بیت

کوئی علم بہتر از تفسیر نہیں
کوئی تفسیر بہتر از تاثیر نہیں

Marfat.com

اس تفسیر (با تاثیر) کے مطالعہ سے طالب نفس پر غالب امیر فنا فی اللہ فقیر روشن ضمیر ہو جاتا ہے جیسا کہ روز الست تھا۔

الحدیث۔ الان کما کان وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ قرآنی آیات کلمات ربانی سے اس علم الحق میں بعض کو قال ربانی بعض کو احوال روحانی۔ بعض کو علم عیانی بعض کو مراتب لاھوت لا مکانی حاصل ہوجاتے ہیں۔یہ جملہ (مراتب) قرآن مجید میں ہیں۔

قولہ تعالٰی ۔عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَط وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔ ○ (پ ۷ ع ۱۳)

غیب کے (خزانوں) کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔وہی بحروبر کی ہر چیز کو جانتا ہے اور جو پتہ بھی گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور اندھیروں میں اگر کوئی بیج ہے تو وہ اسے بھی جانتا ہے اور کوئی رطب و یابس ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پس معلوم ہوا کہ نص و حدیث کا تمام علم۔تورات۔انجیل۔زبور کا علم عرش کرسی کا علم لوح محفوظ کا علم اور کونین میں جو بھی کل و جز ہے سب کا علم لوح ضمیر میں ایک نقطہ (کے برابر) ہے۔جب لوح ضمیر میں علم الف سے سوا سویدا روشن اور ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کیلئے علم الف میں (علم کے تین حرف) "عین" "لام" "میم" ہی کافی ہوجاتے ہیں۔اس کے علاوہ (جو علم محض) سیم و زر روزگار کے لئے حاصل کیا جاتا

Marfat.com

ہے۔وہ نفس اور ہواء ہوس کے لئے ہوتا ہے۔جبکہ کامل عامل کو یہ عطا مُرشد سے ہوتی ہے ۔جیسا کہ کسی کا قول ہے ۔عند المرشد کالمیت بین یدی الغاسل طالب مرشد کے ہاتھوں میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح میت غسال کے ہاتھ میں۔

ابیات

طالبا دم نہ مار گر تو ہے مردہ صفت
مردہ کومیں غسل دوں با معرفت
طالب و مطلوب ہوں مرشد تمام
ہر کسی کا جانتا ہوں میں مقام
طلب طالب میں گذارے سالہائے سالہا
کوئی طالب نہ ملا لائق لقاء

تو طالب دیدار ہے یا سیم و زر کیمیا(ہنر) کا طلبگار ہے۔تجھے کس کیمیاء پر اعتبار ہے۔پس معلوم ہوا کہ کیمیاء کے دو راہ ہیں۔ایک کیمیاء سیم و زر دنیا مردار کی طلب ہے۔ اور دوسری کیمیاء سے مشرف دیدار ہوتا ہے ۔

علم دیدار کی کونسی راہ ہے۔اور کونسا علم دیدار کا گواہ ہے۔کونسا علم دیدار کی دلیل آگاہ ہے؟اور کونسا علم دیدار کی نظر نگاہ ہے؟

Marfat.com

اے عالم جلال۔ اے جلال عالم۔ اے عارف اللہ واصل باللہ سن لو!کہ اس آیت کریمہ سے اثبات دیدار کا حکم ملتا ہے قولہ تعالیٰ۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پ۱۶ ع۳ جو دیدار پروردگار کا طلب گار ہے۔ اسے چاہیے کہ (نیک اعمال سے آگے بڑھ کر) اعمال صالح اختیار کرے۔

عمل صالح فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ[1] اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ کر جانے کو کہتے ہیں۔ عمل طالح فِفَرّ من اللہ۔ کفر و شرک اللہ تعالیٰ سے دور ہو جانے کو کہتے ہیں۔ تجھے کونسا عمل پسند ہے؟

جان لو!کہ (بعض لوگ) اپنے آپ کو ظاہری علم فضیلت سے آراستہ تو کر لیتے ہیں (اور زبانی ورد و وظائف بھی کرتے ہیں) لیکن وہ باطن میں تصدیق قلبی علم عیاں سے بے خبر ہوتے ہیں جس کسی کو علم (عیان) حاصل نہیں ہوتا وہ مطلق حیوان شیطان کی قید میں ہے۔ وہ باطن سے (بے خبر) ہے۔ اس کے اندر نفس خبیث جلال دیو منافق ابلیس کا (قبضہ) ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ ایسا شخص باطن میں یہودی۔ کافر۔ منافق۔ مشرک جھوٹا یا نفس امارہ کا غلام ہوتا ہے۔ مسلمان انبیاء اولیاء اللہ عالم علم تصدیق۔ عالم علم تحقیق۔ عالم علم توفیق کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔ وہ تصور (اسم ذات نور) سے مشرف دیدار ہوتے ہیں۔ ان کا قلب بیدار معرفت کا مشاہدہ عین حق الیقین پر فائز ہوتا ہے۔

الحدیث۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ

[1] الذّٰریٰت ۲۷۔۵۰

Marfat.com

بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ جس نے اپنے نفس کو فنا کر لیا اس نے اپنے رب کو بقاء میں پا لیا۔

رب تعالیٰ کی شناخت چار تصورات سے کی جاتی ہے۔

اول تصور موت

دوم تصور محبت با مشاہدہ

سیوم تصور معرفت با معراج مشرف دیدار پرودگار

چہارم تصور ملازم مجلس محمد رسول اللہ ﷺ

جو مرشد پہلے ہی روز طالب دیدار کو ان چاروں تصورات کی تعلیم و تلقین نہیں کرتا ہے وہ مرشد خام ناتمام ہے جو ارشاد کرنے اور مرشد ہونے کے لائق نہیں۔

اے جان عزیز! فقہ کے مسائل کا علم اور (دین کی) ہر کتاب کے مطالعہ سے حق و باطل معلوم ہو جاتا ہے۔ (جبکہ) عالم باللہ مرشد حضوری سے مشرف کرکے دیدار کی معرفت میں باتوفیق (اور) قرب اللہ سے باتحقیق دکھا دیتا ہے۔ (اسی لئے) اہل علم اور اہل معرفت مشاہدہ حضوری کی مجلس راس نہیں آتی۔

جاننا چاہیئے کہ حب مولیٰ فرض ہے۔ ترک دنیا سنت ہے اور ترک نفس مستحب اور ترک شیطان واجب ہے۔ الحدیث طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اور او تو العلم علم کے درجات سے یہی مراد ہے

Marfat.com

اہل دیدار کو کیمیائے سیم و زر۔سنگ پارس اور کونین کو تصرف میں لانا کس لئے درکار ہے۔تاکہ جمعیت نفس حاصل ہو اور (مرشد) پر اعتبار آجائے۔

ناقص مرشد خلوت میں بٹھا کر ریاضت چلہ کشی میں(مبتلا) کر دیتا ہے جبکہ کامل مرشد حاضرات اسم اللہ ذات سے طالب اللہ کے وجود کے ساتوں اعضاء سر تا قدم اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ اسے تمام عمر مجاہدہ و ریاضت کی حاجت باقی نہیں رہتی۔اور وہ حضوری مشاہدہ دیدار میں اس طرح غرق ہوتا ہے۔کہ ہر دو جہان سے ہاتھ اٹھالیتا ہے ۔کامل مرشد وہی ہے جو ایک ہی توجہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔جو مرشد ایسی صفت سے موصوف نہ ہو وہ احمق حماقت شعار معرفت دیدار سے بے خبر ہے ۔نام کے نان فروش مرشد تو بہت ہیں۔اور روٹی کے (خواہاں) زبانی طالب بھی بہت ہیں۔اور ہمیں اس بات کا بھی یقین ہے کہ اہل تقلید مرشد ظاہری و باطنی اعمال کی مشقت اور وظائف میں (طالب) کو (مبتلا) کر دیتے ہیں۔جس سے وہ دعوت میں رجعت کھاکر حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔اور ذکر فکر حبس (دم) میں خراب ہو جاتے ہیں ۔

کامل مرشد نظر سے طالب اللہ کو ناظر کر دیتا ہے۔یا باطنی توجہ سے مشاہدہ دیدار سے مشرف کر کے حاضر کر دیتا ہے۔

سنو! اگر تم عقلمند اور ہوشیار ہو۔اگر عارف لائق دیدار ہو۔اگر طالب دنیا مردار ہو۔ سنو اگر تم عالم فضیلت آثار ہو۔سنو اگر تم جاہل بد کردار ہو۔یا ان سب کا مجموعہ ہو (قرآن مجید کا حکم سن لو)۔

Marfat.com

قولہ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا (پ ۲۴' ع ۲۰)

جس نے عمل صالح اختیار کیا اپنے ہی نفس (کی بہتری کے لئے) کیا اور جس نے بد عملی اختیار کی (اس نے اپنی ہی ذات) کا (نقصان) کیا۔

یہ رحمت کی راہ ہے۔(یعنی) بیماری۔لعنت۔ کفر فکر زحمت دنیا سے باہر نکلنا جو معرفت اللہ وصال سے روک دیتی ہے۔

اول طالب کو چاہیئے کہ تمام دنیا (کو حاصل کر لے) کیونکہ جب تک اس کا دل (حصول) دنیا سے سرد نہ ہوجائے۔اور وہ ساری دنیا اپنے تصرف میں جمع نہ کر لے۔اگر وہ معرفت میں قدم رکھے گا تو وہ احمق کہلائے گا۔(کہ دل تو دنیا میں اٹکا ہوا ہے اور فقیر بنا بیٹھا ہے)۔

طالب پر فرض عین ہے کہ اول تمام دنیا ملک سلیمانی اپنے تصرف اختیار حکم میں لے آئے طالب پر یہ بھی فرض ہے کہ سب کچھ اپنے تصرف میں لا کر دنیا کے (جملہ) تصرفات کو چھوڑ دے۔اپنا چہرہ باتصور ہو کر دیدار کی طرف موڑ لے۔اور دیدار کا مرتبہ حاصل کر لے (دیدار کی یہ راہ) قیل و قال گفت و شنید۔علم قال کے مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتی یہ عین جمال کا مشاہدہ ہے۔

مطلب یہ کہ فقیر کس کو کہتے ہیں ؟ فقیر کے کونسے مراتب کو تو سمجھ چکا ہے۔کہ فقر کا دعویٰ کر رہا ہے ؟ اے احمق تو نے فقر کے کونسے مراتب کو دیکھ لیا ہے (کہ فقر کا دعوے دار ہے) جبکہ تو ابھی کور چشم اور نادیدہ ہے۔اور فقر کی خوشبو بھی ابھی تک تیرے دماغ تک نہیں پہنچی رہائی دینے والے کم آزار

Marfat.com

فقیر کی حقیقت کو تو کیا جانتا ہے ؟ کہ تیرا نفس تو لوگوں کو تکلیف دینے میں(لذت) محسوس کرتا ہے تو بھی کم آزاری کی طرف لوٹ آ۔پس فقیر کا ابتدائی مرتبہ مکان سے عین عیان(مشاہدہ دیدار) کا مرتبہ ہے۔

غوث قطب۔درویش۔واصل۔عارف ولی اللہ عالم باللہ کا کیا نشان ہے؟

مراتب دو ہیں۔

ا۔ایک انسان (کا مرتبہ)

۲۔دوسرے انسان صورت اور حیوان خصلت کا مرتبہ۔جو ہمیشہ بے جمیعت پریشان رہتا ہے۔

پس انسان، حیوان اور انسان شرف الانسان کو کس مرتبہ سے شناخت کر سکتے ہیں؟جو کوئی ہمیشہ مشرف دیدار ہے اسی کو انسان کا خطاب ہے۔دنیا مردار کا طالب ہمیشہ پریشان اور بے جمیعت رہتا ہے۔اور جمیعت مشاہدہ دیدار میں ہے۔ وصل کی اس راہ کی اصل قرب اللہ غنایت کی نظر نگاہ میں ہے۔کیونکہ غنایت دیدار نما کو کہتے ہیں۔

بیت

دیکھنے والا تجھ کو بھی سکتا ہے دکھا
یہ توفیق مُرشد کو ہے حاصل از خدا

غنایت پانچ قسم کی ہے۔غنی مطلق اسی کو کہتے ہیں۔جو غنایت کے پانچ خزانوں کو اپنے عمل میں لا کر اپنے تصرف میں لے آئے ۔ اور اس سے نعمت و

Marfat.com

دولت حاصل کرے۔جو کوئی دونوں جہان میں زندہ ہے۔وہ ہرگز نہیں مرتا۔کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔قولہ تعالیٰ۔

وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ (پ۲۴ ع ۱۰)

ترجمہ۔ میں نے اپنے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے۔جو اپنے بندوں کے (حال) کی خبر رکھتا ہے۔

اے گنج غنایت با جمیعت ہدایت سے بے خبر..........(ناقص مرشد)

غنایت کا اول مرتبہ یہ ہے کہ صاحب تصور(اسم اللّٰہ ذات) جب خاک پر نظر کرتا ہے۔تو اسے سیم و زر بنا دیتا ہے۔جو ایسا صاحب نظر ہے اس کی نگاہ میں خاک اور سونا چاندی برابر ہے۔ہدایت کا مرتبہ توفیق سے حاصل ہوتا ہے۔

غنایت کا دوسرا مرتبہ دعوت قبور کے عامل کامل کو حاصل ہوتا ہے۔جو حاضرات اسم اللّٰہ ذات کے تصور سے کل مخلوقات کو حاصل کر لیتا ہے۔جو کچھ بھی وہ جانتا ہے خلق اللّٰہ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔غنایت کے یہ مراتب ہدایت و تحقیق سے حاصل ہوتے ہیں۔

غنایت کا تیسرا مرتبہ وہ ہے جس میں تصور اسم اللّٰہ ذات سے (باطنی) آنکھ کھل جاتی ہے۔وہ پہاڑوں میں سنگ پارس حاصل کر لیتا ہے۔ اور جس قدر چاہتا ہے اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔اسے کسی شخص سے کوئی حاجت نہیں رہتی۔ یہ طریق ہدایت غنایت کے مراتب ہیں۔

غنایت کا چوتھا مرتبہ علم کیمیاء اکسیر ہے۔جو علم تکسیر(دعوت القبور) کی قوت سے اپنے تصرف میں لایا جاتا ہے۔غنایت کے یہ مراتب ہدایت پر

Marfat.com

تصدیق سے حاصل ہوتے ہیں۔

غنایت کا پانچواں مرتبہ وہ ہے جس میں باطنی آنکھ کھل جاتی ہے اور زمین کے اندر جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانے موجود ہیں وہ ان کو جان لیتا ہے۔اور اس سے کوئی چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ غنایت کے یہ مراتب ہدایت تصدیق سے حاصل ہوتے ہیں۔

جو مرشد یہ پانچ خزانے پہلے ہی روز طالب اللہ کو نصیب نہ کر دے وہ شخص احمق ہے کہ مرشدی میں دم مارتا ہے۔

ابیات

طالب احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے گر احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صفت
نصیب اس کو روز اول معرفت
طالب عیسیٰ (علیہ السلام) جو ہو عیسیٰ (علیہ السلام) صفت
مردہ کو زندہ کرے با معرفت
قُم اس کا قول ہے باذن اللہ راز
ذکر و فکر و غرق فی اللہ بے نیاز

راہ فقر۔راہ معرفت۔راہ دیدار۔راہ ولایت راہ ہدایت اور راہ جمعیت یہ سب راہیں مرتبہ غنایت سے کھلتی ہیں۔اور (دنیا سے دل) سیر ہوئے بغیر فقر اور اختیاری غنایت (حاصل کرنا امر محال ہے)۔بھوک میں "فقر کمب" منہ کے بل گرنے والے فقر کی روسیاہی ملتی ہے کہ وہ ہمیشہ فقر کے گلہ میں رہتا ہے۔جو کوئی فقر کا گلہ کرتا ہے وہ (درحقیقت) خدا تعالیٰ کا گلہ گو ہے۔ایسے

Marfat.com

شخص سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بیزار ہو جاتے ہیں وہ مردود اور مرتد ہو جاتا ہے۔

الحدیث اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ۔

فقر (مکب) دونوں جہان میں روسیاہی کا باعث ہے۔

شرح معرفت عارف

جان لو! کہ عارف کے چنداقسام ہیں۔عارف کے چند جسم ہیں۔عارف کے چند اسم ہیں (مثلاً) عارف اسم اللہ عارف بامسمّٰی۔عارف حکم در حکمت معمل۔عارف نفس۔عارف قلب۔عارف روح اور عارف رب۔الحدیث۔۔ من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپنے نفس کو (اس کی خرابیوں سے پہچان کر اس کا علاج کرلیا) اس نے اپنے رب کا عرفان (قلب کی صفائی اور روشنائی) میں حاصل کر لیا۔نفس کا عارف اپنے نفس کو اس کی لذات۔خواہشات۔شہوت۔ ریاکاری۔کفرو شرک (افعال بد) کو تقویٰ (پرہیزگاری) کی طاقت سے روک لیتا ہے۔اور نفس کی خواہشات۔لذات۔ شہوات کو بہشت حور و قصور سے اس کی نعمتوں کے ذائقہ کی امید میں (مؤخر) کر دیتا ہے لیکن پھر بھی نفس خواہشات (ہوا) سے زندہ ہو جاتا ہے۔اور (ہرگز) نہیں مرتا۔اور ہرگز معرفت مولیٰ (کے حصول) کی طرف رخ نہیں کرتا مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا (یعنی) جس کسی نے بھی اپنے رب تعالیٰ کی شناخت کی۔اسم اللہ ذات کے تصور سے مقام توحید میں فنا فی اللہ ہو کر کی وہ حضوری دیدار سے مشرف ہوا۔کہ اسے نفس دنیا

Marfat.com

شیطان۔ بہشت (ماسویٰ اللہ) کچھ بھی یاد نہ رہا۔

الحدیث۔۔۔مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ،

جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچان لیا۔ تحقیق اس نے اپنے رب کو بقاء میں پا لیا۔ یہ عارف باللہ ولی اللہ دوام صاحب لقاء کے مراتب ہیں۔ قولہٗ تعالیٰ۔ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ[1] وہ پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں۔

قولہٗ تعالیٰ۔۔اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (پ۱ ع ۵)

تم اپنا عہد پورا کرو میں اپنا عہد پورا کروں گا۔

قولہ تعالیٰ۔۔اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ۳ ع ۲)

اللہ تعالیٰ جس کو اپنا ولی اللہ بناتے ہیں۔ اسے ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر دیتے ہیں۔ ولی اللہ ہمیشہ مشاہدہ دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔

عالم باللہ حضوری عارف کے لئے ضروری بلکہ فرض عین ہے کہ وہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچا دے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے عارف ہیں۔ عارف عام۔۔عارف تام (رجعت خوردہ) گرا ہوا عارف (ناتمام) اسی طرح علم مطالعہ کتاب خوانی کے عارف حافظ تلاوت قرآنی کے عارف۔ ذکر سلطانی کے عارف۔ ذکر قربانی کے عارف۔ عیانی عارف۔ نفسانی عارف۔ روحانی عارف۔ (چربہ کھانے والے) نانی عارف۔ حیوانی عارف بادشاہ امراء مخلوق خدا (جنات موکلات) کو مسخر کرنے والے نقش دائرہ کھینچنے والے پریشان بے جمعیت عارف علم دعوت کے عارف فرشتوں کو حیرت میں ڈالنے

[1] پ۲ ع ۱

Marfat.com

والا عارف۔ جناتی شیطان عارف۔ ہزار میں سے کوئی ایک فقیر ہی ہوگا جو کونین پر امیر فنا فی اللہ فقیر عارف ربانی واقف اسرار قدرت سبحانی۔ عارف فناء۔ عارف بقا۔ عارف محبوب۔ عارف مجذوب۔ عارف مرغوب۔ عارف مطلوب۔ عارف کشف الارواح کشف القلوب ہو گا۔

بیت

عارف ہوں حاضر ہوں طالب نبی ﷺ ہوں
قدم بر قدم دین محمد ﷺ پر قوی ہوں

جو عارف ہمیشہ دیدار سے مشرف ہے۔ اسے (پس پردہ) الہام۔ پیغام آواز سننے کے علم کا مطالعہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

بیت

باھُو مجھے بہر خدا وحدت دکھا
طالبا سر کو کٹا بے سر ہو کر سامنے آ

جو تقلیدی طالب ہے وہ ہمیشہ خطرات (دل) دنیا کی امراض میں مبتلا رہتا ہے۔ صرف دیدار سے مشرف فنافی اللہ میں غرق بقا (باللہ) میں باقی اور صاحب لقاء (طالب ہی ان امراض سے بچ سکتا ہے) قولہ تعالیٰ۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (پ ۱ ع ۲)

ان کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے۔ (اور ان کی بد اعمالیوں اور ہٹ دھرمی) کے باعث اللہ تعالیٰ ان کے مرض کو زیادہ کر رہا ہے۔

طالب اللہ کا اول مرتبہ تصور اسم اللہ ذات ہے۔ جس سے غیبی لاریبی

Marfat.com

علم واردات فتوحات (ہر قسم) جملہ مراتب و درجات اس پر عیاں ہو جاتے ہیں۔ جن کو وہ شب و روز اپنی تصنیف میں بیان کرتا رہتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ طالب اللہ کو جذب کی قوت سے نواز دیتا ہے۔ جس سے وہ لاھُوت لامکان میں داخل ہو کر یکتا اور غرق (نور) ہو کر متوجہ بخدا ہو جاتا ہے۔ ایسا طالب طمع نفس دنیا شیطان اپنے مریدوں اور مخلوقات میں سے ہر ایک کو طلاق دے دیتا ہے۔ اور علم تحصیل معرفت سے فارغ ہو کر خلاصی پا لیتا ہے اس کا ہر ایک مرید بے اعتقاد ہو کر اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ مگر وہ طالب مرید جس کا خلوص یقین اتحاد اور اعتقاد درست ہے وہی اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔

مرشد کی حقیقت احوال وصال سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ مرشد ابتداء و انتہاء کے احوال سے واقف ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ سورہ کہف میں بیان ہوا ہے۔ (طالب کو چاہیے کہ) اپنے احوال ۔ افعال ۔ اعمال ۔ اور قال کا سخن با سخن مقابلہ اپنے مرشد سے کرتا رہے۔ غیب دانی ۔ اور سر عیانی کی یہی راہ ہے۔ جو اہل تحقیق با توفیق بحق رفیق کو حاصل ہوتی ہے۔ ان مراتب کو اہل زندیق ان مراتب سے محروم (طالب) کیسے جان سکتا ہے۔؟

قطعہ

عارف ہونا چاہیے لائق لقاء
غرق فی التوحید دیکھے رو خدا

Marfat.com

اس کو کیا حاجت کہ بند کرے اپنی چشم
باعیاں دیکھے گا عارف از فضل و کرم

ہر ایک منصب و مرتبہ قرب حضوری ۔معرفت و توفیق اور ذکر و فکر مراقبہ تحقیق و مکاشفہ صدیق و محاسبہ تصدیق۔ولایت ۔غنایت لا شکایت۔غنایت لا نہایت۔غوث۔قطب فقیردرویش کے مراتب میں اثبات ہرگز نہیں ہوتا۔جب تک کہ عین حاضرات اسم اللّٰہذات (کامقام حاصل نہ کر لے)جس میں اسم اللّٰہذات کے تصور تصرف سے اس کے حروف کے درمیان سے انوار توحید پیدا ہو جائیں۔اور ان انوار میں غرق فنا فی اللّٰہ ہو کردیدار سے مشرف ہو جائے۔اس قسم کا دیدار رویت خدا جائز ہے۔کیونکہ یہ جذب و لطف فیض و فضل خدا کا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بخشش اور محمود کا مرتبہ ہے۔جو کوئی خداتعالیٰ کی بخشش کا منکر ہے اور مرتبہ محمود سے پھر جاتا ہے خواہ وہ عالم جاہل ہو خواہ جاہل ہو اس کی عاقبت مردود ہو جاتی ہے۔

بیت

عارفوں کی معرفت میں تحقیق کر لوں(سر بسر)
حق و باطل کی بھی کروں پہچان با یک نظر

جو شخص مردہ دل افسردہ تن ظالم طالب دنیا ہے۔وہ مسلمانوں کا راہزن بخیل سیاہ دل گمراہ ہے۔قولہ تعالیٰ۔ وَلَاتَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پ۱۲ ع ۱۰

اور ظالموں کو رہائی نہ ہو گی پس ان کو آگ میں ڈالا جائے گا۔

Marfat.com

جو کوئی وحدانیت کا علم (اسم) اَللّٰہذات کی کنہ سے پڑھتا ہے۔وہ نور (توحید) میں اس طرح گم ہو جاتا ہے کہ اسے نہ تو ثواب یاد رہتا ہے نہ عذاب گاہ مست گاہ ہشیار گاہ در خواب گاہ بیدار۔ ہر وقت ہر حال میں فنا فی اللّٰہ مشرف دیدار رہتا ہے۔عارف عفو کے یہی مراتب ہیں۔لَا تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ نہ حزن نہ غم۔یہ فضل و عطا عام علماء اور کامل فقراء کے بارے میں ہے ۔اے احمق بے حیاء سیاہ دل ظالم شخص (ہر حال میں) اللّٰہ تعالیٰ کی طلب کرتا رہ۔

اگر کوئی شخص تمام عمر خود پر متصرف ہو کر علم کیمیاء اکسیر کی آرزو رکھتا ہو۔یا علم تکسیر کی آرزو رکھتا ہویا جملہ ممالک ولایت مشرق تا مغرب قاف سے قاف تک تمام عالم کی بادشاہی کی خواہش رکھتا ہویا فنا فی اللّٰہ مشرف دیدار پروردگار معرفت (الٰہی) دیدار کی خواہش رکھتا ہویا بادشاہی۔عالم گیر کونین پر امیر لا یحتاج فقیر ہونے کا آرزو مند ہو۔یا اس کی یہ آرزو ہو کہ جملہ ارواح انبیاء اولیاء سے دست مصافحہ کرے اور ان کی ملاقات سے ہم مجلس ہو یا اس کی یہ خواہش ہو کہ قرآن مجید سے اسم اعظم پا لے اور ہمیشہ کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا کرے۔چنانچہ دنیا و آخرت کے جو کچھ بھی خزانے ہیں۔طالب اللّٰہ کو ان خزانوں کا کل و جز اس کتاب کے علوم سے اس کے مطالعہ کے شروع میں ہی حاصل نہ ہو جائے تو ایسا شخص کم بخت بے نصیب یا کم طالع ہی ہو گا۔یہ کتاب پیر مرید اور تمام عالم کے لئے کسوٹی ہے۔

ابیات

طالبا(محبت) زن کو سہ طلاق قطع سَر

Marfat.com

جو طالب زن ہے اس کی زن پر نظر
جو طالب زن ہے وہ ہے زن مرید
زن معرفت سے روکے رکھے باز رکھے از توحید
ہتھیلی پر سر کو دھر آجا بے سر
تا کہ تجھ کو حاضر کروں با یک نظر
کوئی طالب ہے کہاں لائق طلب
خود بین طالب ہوتے ہیں اہل از کلب
یک پدر یک پیر یک مرشد مگر
کیسا طالب ہے کہ گرداں در بدر

قطعہ

ذاکروں کا ذکر ہے دیدار بس
ذاکروں کی نظر بر دیدار بس
ذکر سے ذاکر کو دیدار خدا
بے حضوری ذکر و فکر کب روا

جان لو! کہ ذکر خفی اور جہر کے آٹھ طریقے ہیں۔چنانچہ ذکر خفی اسم اللہ ذات کے تصور سے مشاہدہ اور دیدار کرنے کو کہتے ہیں۔جس میں باتوفیق ہو کر عمل تحقیق سے کل و جز کو اپنے تصرف میں لے آتے ہیں۔خفیہ ذاکر دوام ناظر با قرب اللہ سے (حضوری حق) میں حاضر ہوتا ہے۔ایسا ذاکر عین العیان

Marfat.com

مشاہدہ بین ہوتا ہے۔

۱۔ اول ذکر چشم
۲۔ دوم ذکر گوش
۳۔ سوم ذکر زبان
۴۔ چہارم ذکر دست
۵۔ پنجم ذکر پاء
۶۔ ششم ذکر قلب
۷۔ ہفتم ذکر روح
۸۔ ہشتم ذکر سر

یہ سب اہل تقلید کے مراتب ہیں جو معرفت توحید سے دور تر ہیں۔ ذکر چشم عین نما ہے جس سے عین با عین مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔اس میں قرب اللہ سے مشرف دیدار ہو کر مطلق غرق فی التوحید ہو جاتے ہیں۔

بیت

آنکھ ہے دیدار پر روح سپرد خدا
غرق فی التوحید ہوں اس کو کہیں وحدت لقاء

جان لو! کہ دیدار اور اہل دیدار کے درمیان پتھر کے پہاڑوں کی دیوار نہیں ہے۔ مگر دیو نفس اس پتھر کی دیوار سے بھی سخت تر ہے۔(جو درمیان حائل ہے)۔اس کو قتل کرنا بہت مشکل ہے۔کامل مرشد اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے اول دیو خبیث نفس ابلیس کے مصاحب کو قتل کر کے عبد اور رب کے درمیان حائل (دیوار کو گرا دیتا) ہے۔دیو نفس مردہ ہو جاتا ہے۔(طالب کو) بے حجاب دیدار ہونے لگتا ہے اور وہ ہر دوام دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے۔کامل مرشد جو صاحب نظارہ ہے نظر کی توجہ سے حجاب کے سراپردہ کو اٹھا کر پہلے ہی روز مشرف لقاء کر دیتا ہے۔جو مرشد طالب اللہ کو پہلے ہی

Marfat.com

روز لقاء سے مشرف نہیں کرتا وہ مرشد لقاء کے لائق نہیں ہے وہ احمق بے ادب بے حیاء ہے۔(کہ خود کو مرشد کہلواتا) ہے۔

لقائے الٰہی دیدار قربِ اللہ حضوری کا وسیلہ کیا ہے؟ دیدارو لقاء سے مشرف کرنے والا اسم اللہ ذات کا تصور اور حاضرات کلمہ طیبات لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہیں حاضرات کشف و کرامات سے بڑھ کر ہیں۔ جو کوئی لقاء و دیدار کا منکر بے اعتقاد بے یقین بے اعتبار ہے وہ منافق ہے۔جس سے خدا اور رسول خدا ﷺ بیزار ہے۔فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج[1] اسے جہنم کی آگ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالا جائے گا۔

کامل مرشد اور طالب اللہ کے ساتوں اعضاء کو تصور اسم اللہ ذات کی حاضرات سے نور کر دیتا ہے۔۔توجہ سے قرب اللہ حضوری میں لے جاکر دائمی طور پر مشرف دیدار کر دیتا ہے۔جس سے وہ بعد نظر اللہ منظور ہو جاتا ہے۔

مرشد کے لئے عین فرض او رضروری ہے کہ وہ پہلے ہی روز طالب اللہ کو ان مراتب پر پہنچا دے۔کامل مرشد نظر کی توجہ سے اول طالب اللہ کو معرفت اللہ اور مجلس محمدی ﷺ میں داخل کر دیتا ہے اور اس کے بعد طالب کو تلقین کرتا ہے۔جو مرشد ہمیشہ دیدار سے مشرف ہے اس کے لئے طالبوں کو حضوری سے مشرف کر دینا کونسا مشکل اور دور ہے۔ کامل مرشد جس (طالب) کو اسم اللہ ذات کے تصور کی تلقین سے نوازتا ہے۔تو وہ نعم البدل کے (طریقہ) میں فنا فی الشیخ سے طالب کے وجود کو اپنے وجود اور مرتبہ کے برابر بنا لیتا ہے(طالب کو فنا فی الشیخ میں اسم اللہ ذات کا تصور کرنے کی تلقین کی جاتی ہے):۔

---

[1] النساء ۵۔ ۱۴۵

Marfat.com

بعض احمق بے دانش بے عقل بے شعور طالب اللہ(ایسے بھی ہوتے ہیں جواللہ تعالیٰ) سے دور (ناقص پیروں کو) معرفت حضوری (میں کامل) جانتے ہیں۔اور وہ نجس گندی اور مردار دنیاکے طلب گاروں کو اہل دیدار کہتے ہیں۔

ابیات

سن لو مجھ کو تلقین ہے از حضرت نبی ﷺ
قدم دم در یکدم دین پر قوی
بے حضوری مرشد ہے مردود تر
کب پہنچائے طالبوں کو بانظر
حاضر بھی ہوں ناظر بھی ہو رہبر خدا
طالب کوئی ملتا نہیں لائق لقاء
گر ملے طالب کہ ہو توفیق تر
مرتبہ بخشوں اسے خضرؑ سے بہتر
گر ملے طالب مجھے صادق صدیق
ہر دم سے راہبر بنوں باحق توفیق

دیدار کا مرتبہ پروردگار کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہتا ہے دنیا اور آخرت میں دیدار کے لئے فضل فیض عطا بخشش کردیتا ہے اور جسے عطا نہیں کرنا چاہتا اسے نہیں کرتا۔

Marfat.com

قولہ تعالیٰ ۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ط
جو اس (جہان میں اندھا ہے) وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ (سورہ بنی اسرائیل) پ۱۵ ع۸

بیت

(باطنی) اگر آنکھ ہے دیدار کر
ظاہری (دید) سے معرفت ہے دور تر

ہر قسم کے اعمال ہر طرح کی اطاعت۔ ہر علم کا مطالعہ ہر (نوع) کا ثواب اور ہر قسم کی بندگی دیدار الٰہی کے لئے ہی کی جاتی ہے۔ اہل دیدار کو دیدار کے سوا کسی دوسری طرف رجوع کرے، کی کیا ضرورت ہے؟

بیت

جو بھی کوئی منکر دیدار ہے
اُمت نبی ہر گز نہیں وہ خوار ہے

دیدار پروردگار کے یہ منصب و مراتب (دیدار) کی تحقیق توفیق اور برداشت قادری طریقہ کے طالب مرید کو ہی ہوتی ہے۔ اگر کسی دوسرے طریقہ والا اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن خلاف (حق) جھوٹا اور اہل حجاب ہے۔

جو کوئی معرفت باطن۔ توحید فقر میں قدم رکھنا چاہتا ہے (اسے چاہئے) کہ اول وہ اپنے جسم کو علم سے پختہ علم سے آراستہ اور اپنے جثہ کے ساتوں اعضاء کو علم سے پاک کر لے۔ کیونکہ بے علم خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں

Marfat.com

کر سکتا۔

پس علم کی دو اقسام ہیں۔

اول علم ظاہر جو رسم و رسوم اور زبانی اقرار صحیح (پر مبنی) ہے

دوم علم (باطن) حیّ و قیّوم ہے جس میں بغیر تحریر اور رقم رقوم تصور (اسم ذات اللہ) سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جس سے تصدیق القلب روح کو راحت فرحت (حاصل ہوتی) ہے۔ یہ فیض (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مرشد) کی عطا ہے اس فیض فضل سے لقائے الٰہی نصیب ہو جاتا ہے۔ اس فیض فضل سے بقاء (باللہ) ہو جاتا ہے۔

جب تصور اسم اللہ ذات سے باطنی علم کھلتا ہے تو علم ظاہر کی توفیق سے علم باطن کا مطالعہ زبان کے بغیر عین العلم سے عیاں طور پر کیا جاتا ہے۔ جس سے قلب زندہ اور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اس مدرسہ میں جملہ انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ قرب ربانی سے روحانی سبق پڑھتے اور اس علم (باطن) کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس جگہ نہ تو نفس ہے۔ نہ ہی شیطان ۔ نہ ہی دنیا پریشان اس جگہ نہ تو قلب ہے نہ روح نہ جسم اور نہ ہی جُثہ۔ اس علم (تصور اسم اللہ ذات) کے مطالعہ سے انوار کے مشاہدہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور یہی دیدار کا مرتبہ ہے۔ (تصورات) کا یہ علم بالیقین اور علم باعتبار ہے۔ اور اس کا عالم ولی اللہ کم آزار ہو جاتا ہے ۔ علم تصور کے مطالعہ سے (صاحب تصور) کا جسم اس کے ساتوں اعضاء مع اللہ ہو جاتے ہیں۔ اور اسے حضوری حق حاصل ہو جاتی ہے۔ اس راہ پر (عمل کرنے والے کو) اویسی مادر زاد ولی سروری

Marfat.com

قادری اور قادری سروری کہتے ہیں۔

لاھُوت لامکان کے مدرسہ میں سیر ربانی کرنے والے عالم اور فنا فی اللّٰہفانی عالم قادری طریقہ والے طالب مرید ہی ہوتے ہیں۔ اگر کسی دوسرے طریقے والا ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور لاف زن ہے۔ کیونکہ قادری پہلے ہی روز جو سبق پڑھتا اور جانتا ہے وہ اس سبق کا مطالعہ لاھُوت لامکان کے مدرسہ میں کرتا ہے اور عالم راز (ظاہری) ریاضت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

ابیات

علم ایک ادب ہے جاننا اس کا حیاء
اس علم سے حاصل ہو روئیت خدا
علم ایک نور ہے اور اس کا عالم حضور
جس کو نہیں معلوم یہ وہی ہے بے شعور
علم ایک سر ہے بس یک سخن
اس سخن کو پا لو تم از کُنہ کُن
علم ایک راز ہے جو بے آواز ہے
جو بھی محرم راز ہے وہ بے نیاز ہے
علم ہے توحید یا پھر معرفت
عالم و عارف ہی ہو عیسیٰؑ صفت
مردہ کو زندہ کرے از سخن قُم
غرق فی التوحید کر دے از (کہنہ کُن)

Marfat.com

حضوری علم معرفت وصال حیّ و قیّوم کے مطالعہ سے عالم فقیر غرق (فی اللہ) ہوتے ہیں۔ اور جو سینہ صفاء حضوری عارف ہیں ان کو قال اور رسم و رسوم سے کوئی سرو کار نہیں ہوتا۔ وہ (حضوری) علم کے مطالعہ سے روشن ضمیر کونین پر امیر ہو جاتے ہیں۔

جان لو! کہ حق تعالیٰ کے قرب کا اعلیٰ مرتبہ اہل دیدار بحق رفیق با توفیق کا (مرتبہ) ہے۔ جسے مالک الملکی فقیر کہتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پ۱ ع۲

ایسے عارف ولی اللہ عالم باللہ محقق روشن ضمیر کونین پر امیر (فقیر) کی کل و جز مخلوقات قیدی و اسیر ہوتی ہے۔ اس کے مطالعہ میں لوح محفوظ تفسیر (کا علم ہوتا) ہے وہ دائمی طور پر ناظر (الہ) اور مجلس محمدی ﷺ میں حاضر رہتا ہے جس کی تاثیر سے وہ روحانی قبور کا حاکم ہو جاتا ہے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ کہہ کر عیاں طور پر ان کو دیکھ لیتا ہے اور (ان سے ہمکلام ہو جاتا) ہے۔

مالک الملکی حاکم امیر فقیر اس کو کہتے ہیں جو چودہ (قسم کے) علوم، چودہ (قسم کی) حکمت۔ چودہ (قسم کی) توجہ۔ چودہ (قسم کے) تصور۔ چودہ (قسم کے) تصرف۔ چودہ (قسم کے) تفکر۔ چودہ (قسم کی) توفیق۔ چودہ (قسم کے) طریق۔ چودہ (قسم کی) تصدیق۔ چودہ (قسم کی) معرفت۔ چودہ (قسم کی) توحید۔ چودہ (قسم کی) تجرید۔ چودہ (قسم کی) تفرید۔ چودہ (قسم کا) ترک۔ چودہ (قسم کا) توکل۔ چودہ (قسم کا) مذکور۔ چودہ (قسم کا) قرب حضور۔ چودہ (قسم کی) فناء۔ چودہ (قسم کی) بقاء۔ چودہ (قسم کا) باطن صفاء۔ چودہ (قسم کا) سر۔ چودہ (قسم کا)

Marfat.com

اسرار۔چودہ (قسم کا) دم۔ ان تمام کے مجموعہ کو اپنے عمل میں لا کر عامل کمل اکمل جامع (فقیر) بن جاتا ہے۔ بعد ازاں جوہر جمعیت کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے ۔اور اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ (اِلَّا اِلَی اللّٰهِ) کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔۔ اب وہ نہ توکسی سے کوئی التجا کرتا ہے اور نہ ہی کسی سے کوئی احتیاج رکھتا ہے ۔مالک الملکی اولی الامر فقیر کے یہی مراتب ہیں۔ذات صفات کے (جملہ) درجات اس کے اختیار میں ہوتے ہیں ۔ اور وہ مختار ہوتا ہے۔(کہ جس کو چاہے عطا کر دے) قولہ تعالیٰ۔ پ۱۲ ع۱

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ۔پس جو "امر" تجھے عطا کیا گیا ہے اس پر قائم رہ۔ایسے (فقیر) کے لئے موت اور زندگی ایک' قبر اور قرب ایک' نور اور حضور ایک۔دیدار اور انوار ایک۔فرد اور توحید ایک ۔قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ قُمْ بِاِذْنِیْ ایک۔ عیاں اور سر کی آنکھوں سے دیکھنا ایک۔خواب اور بیداری ایک۔نیکی اور بدی کا مطالعہ ایک۔لوح محفوظ اور لوح ضمیر ایک۔ بھوک اور پیٹ بھر کر کھانا ایک ۔ سکوت اور کلام ایک۔ مستی اور ہوشیاری ایک ۔ وصل اور فراق ایک۔ابتداء اور انتہاء ایک۔ غنایت اور ہدایت ایک۔ناسُوت اور لاہُوت ایک۔ اس راہ کی اصل بنیاد "حضور الحق" حاصل کرنا ہے ۔(جس سے متذکرہ بالا کیفیات نصیب ہو جاتی ہیں۔)

چودہ قسم کی توفیق با تحقیق یہ ہے

اول یہ کہ طالب صادق (سلوک فقر) کے شروع میں ہی صحیح زبان سے (کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کا اقرار کرتا ہے اور اخلاص

Marfat.com

سے (کلمہ طیّب) کی خاص تسبیح (اِلَّا اللہ) کے اثبات سے تصدیق قلبی حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح اعتقاد سے دریائے (توحید نور ذات) میں غوطہ خوری کرتا رہتا ہے۔ جس سے اس کے وجود کے ساتوں اعضاء پاک ہو جاتے ہیں۔ اور وہ حق تعالیٰ کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ اور جس کسی کا عقیدہ پاک ہو جاتا ہے۔ تو اس کے وجود میں چوں و چراں۔ حرص و ہوا باقی نہیں رہتی۔ سر تا قدم اس کا باطن بطن مصفا ہو جاتا ہے طالب باادب باحیادیدارخدا کے(لائق ہو جاتاہے)

دوم یہ کہ طالب صادق فقر میں اس طرح ثابت قدم رہتا ہے کہ موت کے وقت (جانکنی نزع کے سخت عالم میں) بھی فقر کو نہیں چھوڑتا۔ بندگی کی توفیق اور قدم تحقیق سے (جو اسے دنیا میں حاصل ہوتا) ہے۔ قبر تک (اسی حالت پر ہی قائم رہتاہے)قولہ تعالیٰ۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تم (حق) الیقین تک پہنچ جاؤ۔(اوراسی حالت)فی اللہ میں(تمہیں موت آجائے۔) پ۱۴ ع۶

سیوم یہ کہ طالب صادق طلب (محبوب) میں اپنے سر کو اپنے ہاتھوں محبت کی چھری سے کاٹ کر بے سر ہو جاتا ہے۔ اور زبان کے بغیر ہی(اپنے حال سے) کلام کرنے لگتا ہے ۔بعد ازاں جو وجود بے سر ہو جاتا ہے۔ایسا طالب حضوری مشاہدہ اور لقائے رب العالمین کے لائق ہو جاتا ہے۔

حضوری تصور کو توفیق اور مشاہدہ دیدار کے تصرف کو تحقیق کہتے ہیں۔ اور یہ اس طالب کے مراتب ہیں۔جو صدق و یقین کے ساتھ تلقین کے لائق ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔ چودہ (قسم کی توفیق تحقیق) کی تفصیل وار شرح یہ ہے کہ عاشقوں ۔عارفوں ۔واصلوں کو یقین اعتبار۔جمعیت قرار حاصل ہو کر وہ (حضوری) مجلس سے مشرف اور اس کا ملازم ہو جاتا ہے اسے دیدار الٰہی نصیب ہو جاتا ہے۔(جبکہ) اہل عیان بے سر (ہو کر) کھلی آنکھوں سے (یہ سب کچھ) دیکھتا ہے (ایسا) صاحب نظر ہمیشہ (ناظر آلہ) اور (ہمیشہ حضوری مجلس) میں حاضر رہتا ہے ۔(اس لئے اسے حاضر ناظر بھی کہتے ہیں۔)

ابیات

جان لو! مراقبہ مذکور ذکر با فکر
یہ سب جال ہیں یا کہ ہنر
با نظر دیدار والا صاحب نظر
بے لقاء دیدار جھوٹا سر بسر
طالبا! مرشد سے طلب دیدار کر
دل جب بیدار ہو دیدار کر
تا کہ ﷺہو عارف خدا صاحب عیاں
حاصل ہو لاھُوت وحدت لا مکان

جاننا چاہیئے کہ وہ توجہ۔ وہ تصور۔ وہ تفکر اور وہ دم کونسا ہے کہ جس میں ایک توجہ ایک تصور ایک تصرف ایک تفکر اور ایک دم سے اربع عناصر جامہ صفات سے باہر نکل کر فنا فی اللہ ذات میں غرق ہو کر دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

اور وہ توجہ ۔ وہ تصور۔۔۔ وہ تصرف۔ وہ تفکر اور وہ دم کونسا ہے جس میں ایک توجہ۔ ایک تصور۔ایک تصرف ایک تفکر اور ایک ہی دم سے ایک دم میں جملہ انبیاء علیہ السلام ۔اولیاء اللہ اصفیاء اور نبی مرسل کی مجلس میں داخل ہو جائے جس کا خاصہ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس سے مشرف اور اس کا ملازم بن جائے۔ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہ کی (نظرو توجہ سے سرفراز ہو جائے) ۔پنجتن پاک اور جمیع امامین کا (منظور نظر ہو جائے)اور مجتہدین سے (روبرو ہو کر تکرار علم فقر کرے) حضرت شاہ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کی ملازمت اختیار کرے(حتیٰ کہ غوث پاکؒ) کے حضور اور حکم سے اولی الامر حاکم منظور ہو جائے۔

دیگر یہ کہ (ہر قسم) کی دینی و دنیاوی مہمات کو حل کرنے۔معرفت توحید جمعیت حاصل کرنے۔کل و جز کی حقیقت معلوم کرنے ۔بے نیاز و لا یحتاج ہونے جملہ مخلوقات کو اپنی قید و تصرف میں لانے کے لئے چاہئے کہ ایک توجہ ایک تصور ایک تصرف ایک تفکر اور ایک دم ۔حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دم سے متصل کرے ۔جس میں قرب اللہ سے الہام پیغام سوال کا جواب علم دال کی دلیل سے دل میں (آگاہی) ہونے لگتی ہے۔ قرآنی آیات و حدیث سے ربانی سر اسرار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اس قسم کی جمعیت الہام اور پیغام قرب اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ طالب کا نفس فانی ہو کر اس پر علم غیب دانی کھل جاتا ہے ۔ علم عیانی سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔دیگر یہ کہ ایک توجہ۔ ایک تصور ایک تصرف ایک تفکر ایک دم ایک جذب ایک حاضرات سے اپنے دم کو

Marfat.com

میکائیل علیہ السلام کے دم سے متصل کر لے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی وقت باران رحمت نازل ہونے لگے گی۔ اور جس قدر چاہے گا اسی قدر بارش ہو گی۔ اسی طرح حاضرات اسم اللہ ذات کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہمیشہ ایسی توجہ اور حکم کے قید و قبضہ میں رہتے ہیں۔

دیگر یہ کہ (جب وہ) ایک توجہ۔ ایک تصور۔ ایک تصرف۔ ایک تفکر۔ ایک جذب اور ایک حاضرات اسم اللہ ذات سے اپنے دم کو اسرافیل علیہ السلام کے دم سے متصل کر لیتا ہے اور جلالیت سے صور اسرافیل کی مانند اس دم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی ملک یا ولایت پر پھونکتا ہے تو (وہ ملک و ولایت) ایک گھڑی میں قیامت تک کے لئے ویران ہو جاتا ہے۔ اور ہرگز آباد نہیں ہوتا

دیگر یہ کہ ایک توجہ۔ ایک تصور۔ ایک تصرف ایک جذب اسم اللہ ذات کی ایک حاضرات سے اپنے دم کو عزرائیل علیہ السلام کے دم سے متفق کرکے دشمن کی جان کو سر تا قدم اپنے تصور و تصرف میں لا کر جان سے بے جان کر دیتے ہیں۔ اور ایک دم میں اس طرح سختی سے پکڑ لیتے ہیں اور اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ دشمن موذی مر نہ جائے۔ وہ دشمن موذی نفس ہے۔ یا کافر یا بے دین بدعتی جو مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ اور جس نے دین محمدی ﷺ سے منہ موڑ رکھا ہے۔ (ذاتی دشمن سے بدلہ لینے کے لئے ایسا عمل کرنا گناہ کبیرہ اور اپنی جان کو نقصان پہنچا سکتا) ہے۔

Marfat.com

دعوت پڑھنے ۔ریاضت کرنے ،خلوت میں ہزاروں ہزار چلے کاٹنے ،حد سے زیادہ ذکر فکر میں مصروف رہنے اور لشکر (منظم کرنے میں) بے شما دولت خرچ کرنے سے بہتر.............

کامل فقیر کی ایک توجہ اور تصور

مکمل فقیر کا تصرف

اکمل فقیر کا تفکر

اور جامع فقیر کا جذب ہوتا ہے

وہ فقیر جو (غرق) فی اللہ میں قرب اللہ سے توجہ کرنا جانتا ہے اس کی توجہ قیامت تک روز بروز ترقی پذیر ہوتی ہے۔ اور کبھی ٹھہرتی نہیں اللہ تعالیٰ جس کو یہ مرتبہ عطا کرتا ہے۔اسے اپنی (راہ) کا درویش بنا دیتا ہے۔اس قسم کے مراتب بے سر۔صاحب اسرار عارف پرودگار کے ہوتے ہیں۔

ابیات

کیسے میں چھپاؤں کہ وہ ہے لا یزال
جلوۂ انوار بخشے با وصال
کیسے چھپاؤں کہ اسے دائم بقاء
جلوہ دیدار بخشے با لقاء
کیسے کہوں گمنام اس کے نام بیشمار
اسی کے نام سے ہے زندگی کا اعتبار

Marfat.com

پس اس کو دیکھنا دیدار کرنا ہے روا
روز اول فقر کو دیدار خدا

یہ (متذکرہ) مراتب بھی صاحب تصور اسم اللہ ذات کے ہیں۔ تصور ایک تلوار ہے اگر صاحب تصور کسی کی گردن پر تصور کی تلوار سے وار کرے تو بیشک اس کی گردن کٹ جائے گی۔

تصور ایک نیزہ ہے۔ اگر صاحب تصور اس نیزہ سے کسی کے وجود پر زخم لگائے تو وہ اسی (زخم) سے مر جائے گا (خواہ وہ زخم ظاہری طور پر نظر نہ بھی آئے)۔

تصور اسم اللہ ذات مطلق تحقیق توفیق الٰہی ہے اور صاحب تصور بالتحقیق ہر ملک ہر بادشاہی پر غالب ہے۔ (جس کو چاہے بادشاہی بخش دے جس بادشاہ کو چاہے معزول کر دے) ۔

تصور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی مثل (معجزات پیدا کرنے والا) ہے۔

تصور (اسم اللہ ذات) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل آگ میں گلشن بہار کے پھول پیدا کرنے پر (قادر ہے)

تصور (اسم اللہ ذات) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معراج کی مثل (صاحب تصور کو لقائے الٰہی اور جواب باصواب سے مشرف کر دیتا ہے)

تصور جام جہاں نما ہے۔ (جس میں کل و جز ہر شے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں)

تصور آئینہ سکندری ہے (جس میں کونین کو پشت ناخن پر دیکھ سکتے ہیں)

Marfat.com

تصور سے حضرت آدم علیہ السلام کا علم۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔ پ ۱ ع ۴ (البقرہ ۱۔ ۱۳) اور ہم نے آدم علیہ السلام کو علم اسمائے کل (حروف تہجی کا علم سکھا دیا) حاصل ہو جاتا ہے

تصور ایک خزانہ ہے جس میں صاحب تصور لا یحتاج بے رنج ہو جاتا ہے۔

تصور کیمیاء ہے کل و جز کیمیاء اہل تصور کے عمل میں ہوتی ہے۔

تصور سے عامل صاحب تصرف ۔قرب رب بن جاتا ہے کامل طالب خاص تصور سے سب پر غالب آ جاتا ہے۔ اگروہ غیب الغیب میں خدا تعالیٰ کا تصور کرے تو خدا تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاتا ہے اور الہام سے (صاحب تصور) کے ساتھ ہم سخن ہو جاتا ہے۔ غیب الغیب کا تصور اللہ تعالیٰ کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

تصور کے یہ مراتب تصور توحیدلت کو جاننے اور علم تصور کے حروف پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصور مرشد کی عطا ہے۔ جو وہ قرب لقاء سے بخش دیتا ہے۔ علاوہ ازیں تصور کے (دوسرے مراتب) یہ ہیں۔

تصور طیور، تصور حضور، تصور سرور، تصور مغفور، تصور ذکر مذکور، تصور مشہور، تصور قبور، تصور باطن معمور اور تصور امور

تصور کس عمل سے جاری ہوتا ہے؟ تصور کس عمل سے تاثیر کرتا ہے؟ تصور کس عمل سے فائدہ پہنچاتا ہے؟ کس تصور سے جمعیت حاصل ہوتی ہے؟ اور وہ کون سا عمل ہے جس میں تصور سے مشرق تا مغرب ایک دم میں

Marfat.com

دشمن کو مار ڈالیں ؟

ابیات

دم مثل دریا ہے دم کو دم سے پہچان
اہل دم کو دم سے لیتے ہیں پہچان
عالم ایک دم میں طے ہوتا ہے تمام
دم جاری ہو تو پیغمبرؐ سے ہوتا ہے پیغام
دم دل و روح مل کر ہوں خاص نور
کل مخلوقات کا دم سے ظہور
دم (کی حقیقت یہ) کہ وہ مثل ہوا
دم جو فی اللہ ذات ہے دیکھے خدا

اس قسم کا اہل دم علم میں عالم ربانی اور عالم روحانی ہوتا ہے۔ نفسانی عالم۔ زبانی عالم۔ مطالعہ خوانی کا عالم۔ رشوت خور ریا کار عالم۔ منصوبہ ساز شیطانی عالم (یہ سب) غیب دانی کے علم سے محروم اور عالم لاہوت لامکان کے علم سے بے خبر ہیں۔ ان مراتب کو مردہ دل حیوانی عالم کیسے جان سکتا ہے۔ جو ہمیشہ حرص و طمع کی وجہ سے پریشانی میں جلتا رہتا ہے۔

بیت

نفس دلالت کرتا ہے ہجوم ارواح سے
دم سے روح داخل جسم میں حکم خدا سے

قولہ تعالیٰ۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر ۲۹) ہم نے نفی

Marfat.com

آدم کے جسد عنصری میں دم کے ذریعے اپنی (مخلوق) روح پھونک دی۔ پ۱۴ ع۴
جان لو! کہ آدمی کے وجود میں دو دم ہیں۔ جب وہ شخص سانس کو (اپنے وجود کے اندر) لے جاتا ہے۔ تو جو فرشتہ اس دم پر موکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے یا الٰہی اس دم کو اندر ہی روک لوں (کہ اس کی موت واقع ہو جائے) یا باہر آنے دوں۔ (پس جب اللہ تعالیٰ کے حکم و اجازت سے) دم باہر نکلتا ہے تو جو فرشتہ اس باہر نکلنے والے دم پر موکل ہے (وہ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ خداوندا اگر حکم ہو تو اس دم کو باہر ہی روک لوں) پس وہ دونوں فرشتے جو دم پر موکل ہیں ہر دم کے ساتھ بارگاہ رب العالمین میں اسی طرح عرض کرتے رہتے ہیں۔

اور جو دم اسم اللہ ذات کے تصور سے کسی شخص کے وجود سے باہر نکلتا ہے وہ دم وجود سے باہر نکلتے ہی خاص نور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور وہ دم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مثل گوہر (پیش کیا) جاتا ہے۔ اگر کونین پر ہر دو جہاں (کی ہر شے کو) ایک جگہ جمع کریں۔ متاع دنیا۔ (مال و دولت) اور (نعمائے) جنت کو اکٹھا کر لیں تو بھی انکی قیمت دم کے اس گوہر سے کم ہی ہوگی۔ اس گوہر بے بہا کا کوئی بدل ہی نہیں۔ (کیونکہ مال و دولت فنا ہونے والی ہے اور دم زندہ لا زوال ہے) ایسے فقیر کو گنج گوہر خزائن اللہ کا خزانچی کہتے ہیں۔

عارف فقیر ولی اللہ ہی اس (گوہر بے بہا) کے (صحیح) قدر دان ہوتے ہیں۔ (ظاہری دنیا) عالم عیاں بھی ایک دم ہے۔ جو اس دم کی (نگہبانی کرتا ہے) وہ

Marfat.com

بے غم ہو جاتا ہے جس کسی کا دم جوہر نور(نور اسم اللہ ذات) سے آتا جاتا ہے اس کا دل بد نظر اللہ(منظور ہو جاتا ہے) اسے اختیار دے دیا جاتا ہے کہ خواہ مخلوق کے درمیان گم نام زندگی بسر کرے خواہ مشہور ہو جائے۔

الحدیث۔اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہری صورتوں اور تمہارے ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

صاحب تصور دم نور کے دل میں قرب اللہ سے محبت۔ مشاہدہ دیدار نور انوار پیدا ہو جاتا ہے۔جبکہ مردہ دل کا دم) شیطان (کے دم سے متصل ہو جاتا ہے) جس سے خطرات وسوسہ واہمات خناس خرطوم (دل پر مسلط ہو جاتے ہیں) اور ایسے دل میں حرص طمع کفر شرک تکبر خواہشات(نفسانی) پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے ناشائستہ افعال(صغیرہ کبیرہ گناہ) اس سے سرزد ہونے لگتے ہیں ۔ کدورت اور زنگار کی (کثرت سے) اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے ۔اور وہ خود خوار سے خوار تر ہو جاتا ہے ۔

ابیات

ہر دم میں دو دم ہیں ایک دم راہبر لقاء
ایک دم تو نور ہو جائے دوسرے پر قہر آلہ
(تصور ذات) والے دم کو اسرار حاصل از خدا
شیطان سے (متصل) دم سے حاصل کفرو ہوا

Marfat.com

جس دم سے ہو دیدار حاصل اچھا اس کا نام
ایسا دم جس سے فنا ہو جاتا ہے عالم تمام
جس دم کے ساتھ روح نکلے اس (دم کو) بقاء
ایسے دم سے زندہ ہو عالم خدا
دم دل کے دائرہ میں روح ہے مگر
دم اور دل سے دیدہ دیدار کر

جان لو! کہ جو بھی غیر لا سوائے اللہ ہے اس کو دل سے دھو ڈال۔ یہ رحمت خدا ' باطن صفاء 'معرفت قرب لقاء ' فقر ہدایت جمعیت ' کی باطنی راہ ہے ۔ جس کی تلقین و ارشاد سینہ بسینہ 'نظر بنظر 'توجہ باتوجہ 'دلیل بادلیل 'تصور باتصور 'تصرف با تصرف 'تفکر با تفکر' قلب با قلب' روح با روح ' سر با سر' مشاہدہ با مشاہدہ ' عین بعین ' فنا با فنا' بقا با بقاء ' دیدار با دیدار ' اعتبار با اعتبار ' یقین با یقین ' توحید با توحید کی جاتی ہے۔ یہ راہ نہ تو تقلید با تقلید نہ برسم رسوم۔ نہ زبان بزبان۔ نہ گوش بگوش نہ دست بدست۔ نہ پاء بپاء۔ نہ چشم بچشم ۔ نہ خشم بخشم ۔ نہ قال بقال ۔نہ مسائل بمسائل ۔ نہ حال بہ حال ہے ۔ معرفت مطلق کی انتہا عین جمال سے مشاہدہ میں جمعیت حاصل کرنا ہے جو ہر حال میں لا زوال ہوتی ہے ۔

اگر کوئی بدعتی سائل فقیر (بن کر) تم سے شراب اور نجس نجاست طلب کرے تو اس کو دے دو۔ کیونکہ تمہارے وجود میں یا تمہاری اولاد کے وجود میں یا تمہاری آل کے وجود میں یا تمہارے بیٹوں کے وجود میں یا تمہارے

Marfat.com

طالبوں اور مریدوں کے وجود میں جو نجاست و پلیدی موجود ہو گی نعم البدل (کے قانون) سے وہ اپنے ذمہ لے لے گا۔ اس طرح (تمہارے سب متعلقین) پاک ہو جائیں گے۔

پاکیزگی اور آراستگی شریعت (پر عمل کرنے میں) ہے۔ جس سے شرم و حیا اور معرفت میں خدا تعالیٰ کی حفظ حفاظت میں سلامتی کی سعادت حاصل ہو کر تا قیامت امان اللہ (اس کی پناہ میں) آجاتا ہے۔ اور جس راہ کو شریعت رد کر دے وہی کفر کی راہ ہے۔

شریعت کسے کہتے ہیں؟ اور کافر کسے کہتے ہیں؟

شریعت وہ راستہ ہے جس پر حضرت محمد ﷺ چلتے رہے ہیں۔ (چاہئے کہ) شب و روز حضرت محمد ﷺ کے قدم بقدم (شریعت کی راہ) پر چل کر اپنے آپ کو حضرت محمد ﷺ کی حضوری مجلس میں پہنچا دے اور نص و حدیث کا ہر علم حیات النبی ﷺ کی حضوری مجلس میں پڑھ لے۔ ایسی شریعت (کی راہ) توفیق الٰہی سے تحقیق شدہ ہے۔ جو کوئی مجلس محمدی ﷺ کا منکر اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حق کو چھپاتا ہے (کہ اس پر ایمان نہیں رکھتا) وہی شخص کافر و زندیق ہے۔

شریعت کی بنیاد فقر فقہ توحید معرفت وصال پر ہے۔ جبکہ کفر کی بنیاد (دنیا کی محبت) تکبر و غرور اور ہر قسم کے نفسانی امور ہیں۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْکُفْرُ بَاطِلٌ "اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔ جان لو کہ محو ہونے کے لئے یک دم کے عشق و شوق کی لذت با جمعیت نور حضور کا مشاہدہ اور قرب الٰہی

سے دیدار پروردگار حاصل کرنا ملک سلیمانی جیسی ہزار بادشاہی سے بہتر (اور بڑھ کر ہے) کیا تو جانتا ہے کہ قیامت کے دن جب روحانی اپنی قبروں سے باہر نکلیں گے تو دنیا داروں کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہوگا۔ بلکہ وہ سب قبلہ کی طرف پشت کئے کھڑے ہوں گے۔ ایسا اس لئے ہو گا کہ انہوں نے (دنیا میں) اللہ کے فقیروں پر کچھ خرچ کرنے کی بجائے بخل اختیار کر کے ان سے روگردانی کی ہو گی۔ اور فقیر کی طرف پیٹھ پھیر کر بیٹھے ہوں گے۔ کوئی شخص ہرگز فقر کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ (راہ خدا) میں اپنا سر کٹوا کر بے سر نہ ہو جائے۔

ابیات

اس جگہ نہ سر نہ پاء نہ جسم و تن
ہم جلیس رب اسی سے انجمن
میں نے پاء کو سر کیا اور سر کو پاء
غرق فی التوحید ہونے کی یہ راہ
بے سروں کا علم دیگر اور کلام
بے زبان ہی ہم سخن ہو ہر دوام
سر بریدہ ہو جا (سن لے) طالبا
گر تجھے شوق ہے روئت خدا
سر میں ہی وہ سر ہے جو روشن ضمیر
ہے یہی اسرار فی اللہ با فقیر

Marfat.com

بے سروں کو رہبر وحدت پیشوا
بے سروں کو حاصل دیدار خدا
سُر بریدہ بے سروں کا تاج ہے
بے سروں کو دائمی معراج ہے
ہر سر میں ایک سر ہے اسرار تمام
سر ہی بے سر کو دکھا دے ہرمقام
بے سروں کو علم حاصل کس جگہ؟
مجھ کو ہے تعلیم علم از مصطفیٰ ﷺ
بے سروں کو زندگانی لا زوال
واردات علم از قرب و وصل
بے سروں کی سیر گاہ ہے ذات نور
بے سروں کا ورد زبان یا غفور
جذب میں زیر عتاب انکی اپنی جان
ہے جمعیت ان کی بس دار الامان
گر بے ذکر ہی ذکر ہو اور بے فکر ہی فکر
چشم باطن کھول کر دیدار کر
بے سر خدا کا دیکھنا جائز روا
سر کی ظاہر آنکھوں سے کہاں دیدار خدا
دیدہ دیدار تو نے جب دیا

Marfat.com

دیکھنے سے غیر کے آئے حیاء
دیدہ دیدار سے رحمت دیکھو(سر بسر)
گر چشم بینا حاصل ہے اے صاحب نظر
باھُو ھُو کی دو آنکھوں سے دیکھے خدا

درمیان ھو میں (غرق ہوں) وحدت صفا ء

قولہ تعالیٰ ۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تم جس طرف بھی رخ کرتے ہو اللہ کا چہرہ اسی طرف ہے ۔ پ ا ع ۱۴"

بیت

قدرت خدا سے دیکھ انوار خدا
درمیان انوار کے کر دیدار خدا

اگر کوئی یہ کہے کہ (پر تاثیر) تصنیف شہد میں مکھن ملا کر (کھانے) والی شیریں لذت اور حلاوت کا نام ہے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ شعراء کے کلام کی پختگی عقل سے اور ان کی بلاغت با شعور علم سے ہوتی ہے ۔ جبکہ فقراء کا علم حضوری سے ہوتا ہے۔ جس جگہ (مقام) حضور ہے شعراء کا شعور وہاں سے بہت دور ہے۔

جاننا چاہئے کہ (فقیر باھُو) نے سالہا سال بڑی مدت تک ایسے طالبوں کی تلاش کی ہے جو توجہ کے لائق ہوتا (لیکن افسوس ایسا طالب نہیں ملا) ۔

توجہ کیا چیز ہے ؟ توجہ کسے کہتے ہیں ؟

توجہ ظاہر میں توتوفیق الٰہی کا نام ہے۔ اور باطن میں توجہ تحقیق یعنی (چشم

Marfat.com

دید) گواہی کو کہتے ہیں۔

اگر صاحب توجہ کسی کافر کی طرف تصور جذب سے متوجہ ہو (اور اس کے دل کو توجہ سے ذکر کی تلقین کرے) تو کافر کا دل اس کے ہاتھ سے نکل کر بے ساختہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے لگتا ہے۔اور اخلاص خاص کی وجہ سے اس کے (باطنی) حواس خمسہ کھل جاتے ہیں۔

اگر صاحب توجہ جذب سے اہل دنیا کے (دل کی طرف) متوجہ ہو تو اہل دنیا اسی وقت (ترک توکل اختیار کر کے) دنیا سے تارک اور (جنت سے) فارغ ہو جاتا ہے۔

اگر صاحب توجہ تصور جذب سے کسی جاہل کے (دماغ کی طرف) توجہ کرے تو جاہل کو عالم بنا دے۔اور علم لدنی علم معرفت سے وہ عارف عیانی عارف ربانی۔عارف لاھوت لامکانی ہو جائے۔

اگر صاحب توجہ تصور جذب سے کسی عالم کے (دل و دماغ) کی طرف توجہ کرے تو وہ عالم اس طرح فنا فی اللہ فانی ہو کر مستغرق ہو جائے کہ اس عالم کا دل تو (ذکر) اللہ کرنے لگے۔ لیکن وہ عالم ظاہر میں الف۔یا کے حروف کو بھی جان پہچان نہ سکے۔اور جو کچھ رسم رسوم کل و جز کا علم اسے حاصل تھا وہ بھول جائے۔

اگر صاحب توجہ تصور جذب سے زمین پر سیر کی (نیت) سے متوجہ ہو تو آسمان و زمین میں کیمیاء اکسیر کے جتنے بھی خزانے ہیں اسے حاصل ہو جائیں۔اور جتنے بھی عامل کیمیاء گر (دنیا میں موجود ہیں) اور جملہ فقیران کامل

Marfat.com

جن و انس فرشتے۔حیات و ممات(کے مقام میں) اولیاءاللہ سب کے سب اس کے پاس (اس کی خدمت کے لئے) حاضر ہو جاتے ہیں۔ ایسی توجہ کی ظاہری توفیق قرب الست سے اور باطنی تحقیق کا تصرف تجلی رفیق ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔جس کے لئے یقین اور اعتقاد ہونا چاہئے۔

جب صاحب توجہ باطن کی طرف متوجہ ہوکر باتصرف غرق ہو جاتا اور اپنی جان فدا کردیتا ہے تو اسم اللہ کا تصور اسے وحدت کبریا میں لے جاتا ہے۔ اور وہ بارگاہ کبریاء کی نوری حضوری میں دیدار انوار سے مشرف لقاء ہو جاتا ہے۔

ابیات

نہ وہاں پر علم ہے نہ دانش نہ عقل واز
نہ وہاں پر ذکر و فکر ہے نہ آواز
نہ وہاں پر بینائی ہے نہ شنوائی نہ کچھ کہو
یہ سب تو غیر ہیں ان کو دل سے دھو
گر تو دیکھنا چاہتا ہے وحدت خدا
زندگی میں ایک بار ہو خود سے فناء
وہی عارف خدا عاشق خدا واصل خدا
حاصل تب دیدار ہو گا کر لے گا جب جان صفا

عامل فقیر اور کامل درویش کو قرآن مجید کی آیات کا تمام علم بعین العلم سے کھلتا اور بعین العلم سے نظر آتا ہے۔

Marfat.com

بیت

ہر علم کھل جاتا ہے (با تصور) اسم ذات
جو بھی پڑھتا ہے ذات عارف کو، حاصل نجات

جاننا چاہیئے کہ تصوف کا یہ علم توحید (میں استغراق) کا علم ہے۔ جو اس کے یگانہ دوستوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اور وہ شخص احمق ہی ہوگا جو ایسے اہل یگانہ فقراء کو مجنون و دیوانہ کہے ۔وہ ان کے مراتب حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ دنیا کے عقل مند اہل ھُو (فناء فی ھُو فقراء) کو کیسے جان سکتے ہیں؟

بیت

وہ علم دیگر وہ عقل دیگر اور دیگر شعور
جس میں توجہ ذات سے ہو جائے جُثہ (نور) نور

وجود میں خوف و عبرت اور بے حمیتی کی حیرت فنائے نفس سے (دور ہوتی ہے) اور شوق کی زیادتی اور روز بروز (جذبات) محبت کا غلبہ ۔معرفت (الٰہی) مشاہدہ حضوری اور قرب (خدا) دل کی صفائی سے حاصل ہوتا ہے ۔اور بقائے روح سے دیدار لقاء جمعیت نصیب ہوتی ہے۔

کامل (مرشد) وہ ہے جو ہر مرتبہ و (مقام) کو قرآن مجید کی آیات ربانی کے علم قال سے کھول دے۔ اور معرفت وصال میں دکھادے۔ حق کے یہ مراتب برحق ہیں جس سے (نور) حق از سر تا قدم (ظاہر ہوجاتا) ہے۔ اور باطل (کی سیاہی ظلمات نفس) وجود میں مردہ ہوکر (نابود ہو جاتی) ہے۔ یہ با تصرف توجہ باطنی کی تحقیق کا خاص طریقہ ہے۔ جو کوئی ظاہر میں توجہ توفیق اور باطن میں

Marfat.com

توجہ تحقیق ہر دو توجہات جانتا ہے وہ اس قسم کی توجہات سے چھ سمتوں کو تصور(تصرف) سے طے کر کے کونین اپنے ہاتھ کی مٹھی میں بند کر لیتا ہے۔اور کونین کا تماشہ پشت ناخن پر کرنے لگتا ہے۔اس بات کو عجیب خیال نہ کر اور نہ ہی اس میں کوئی عیب نکال۔کیونکہ عیب(جوئی) غیبت (گوئی) شکایت(گلہ) معرفت اللہ اور ہدایت (کی راہ کو روک دیتا) ہے۔

الحدیث

كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفُ الظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ ؎ جو باطن ظاہر کے مخالف ہو (اور جو ظاہر باطن کے مخالف ہو) وہ باطل ہے۔

ظاہر کس کو کہتے ہیں۔جو بے شرک اور بے ریا ہو۔

باطن کیا ہے۔غرق فنا فی اللہ باخدا ہونا۔

اگر تو سیّد ہے تو سند محمدی ﷺ حاصل کر۔

اگر تو قریشی ہے تو دل ریشی اختیار کر۔

اگر تو عالم ہے تو درویشی طلب کر نہ کہ دربدر کی پیشی۔

اگر تو جاہل ہے تو علم طلب کر وہ علم جو تجھے حق تک پہنچا دے اور حق کے سوا باطل یاد نہ رہے۔

کامل مرشد طالب اللہ کو یہ تمام مراتب توجہ سے نصیب کروا دیتا ہے۔

ابیات

بادشاہی گنج بخشی درویش ہے
بادشاہی ملک سب درویش دے

Marfat.com

جو بھی چاہے پادشاہی ملک خدا
پادشاہی ہو عطا از حکم خدا
بردردرویش جا تو صبح و شام
تاکہ حاصل ہوں تجھے مطلب تمام
گر وہ سر مانگے تو وہ بھی پیش کر
بہر خدا درویش کی خدمت تو کر
درویش کی پہچان ہیں یہ دو صفت
اہل توحید حاصل . تصرف معرفت
درویش کو ہے دائمی مجلس حضور
کیسے ہوں درویش یہ اہل غرور
وہ کہاں درویش جو دربدر پھرے
اور اپنی نسبت اہل دنیا سے کرے
درویش کی ہے صفت اہل فضل و کرم
کیسے ہیں درویش اہل صنم
غالب ہوں درویش ہوں عارف فقیر
والیٔ ولائیت بھی ہوں میں ملک گیر
طالب مجھ سے طلب کر مجھ سے خواہ
خود عطا کر دوں گا یا دلوادوں گا از آلہ
سن اے عالم باللہ! سن لے! اے عالم ولی اللہ (سن لے اے) غفلت شعار

Marfat.com

نجس نجاست دنیا مردار میں غرق (دنیا دار) کہ بہت سے احمق حماقت میں گرفتار لوگ ان دو عملوں کے حاصل کرنے کے لئے (رات دن سرگرداں رہتے ہیں) حالانکہ ان کو اپنے عمل میں لانا بہت مشکل اور دشوار ہے۔

ایک عمل کیمیاء جو عامل (کامل) کے بغیر عمل میں نہیں آتا۔

دوسرا عمل معرفت قرب اللہ کا ہے جو فقیر کامل کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّتُ بِاللّٰهِ کہ ہر دو عملوں کو اپنے تصرف میں لا چکا ہوں۔ کیونکہ یہ دونوں عمل طالب اہل کو ابتدا میں ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔

بیت

عامل بھی ہوں کامل بھی ہوں اور حق نما
رکھتا نہیں حاجت کسی کی بجز خدا

ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ جو کوئی شب و روز متوجہ بحق رہتا ہے تو کونین تمام اس کے ہاتھ میں آجاتی۔ اس کی فرماں بردار بن جاتی ہے اور جن و انس تمام فرشتے مثل غلام حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

سن لے! اے حیوان جو طالب نفس امارہ شہوات (کا بندہ ہے)۔

سن لے! اے غافل بے شعور بے خبر جو معرفت اللہ قرب حضوری سے محروم ہے۔

کہ آدمی کے (نامہ اعمال) لکھنے کے دو دفاتر ہیں ایک ظاہری اعمال (لکھنے کا دفتر) اور دوسرا باطنی اعمال (لکھنے کا دفتر) جو کچھ ہم اپنی زبان سے کلام کرتے

Marfat.com

(یا ظاہری عمل کرتے ہیں) کراماً کاتبین اس ظاہری کلام اور اعمال کو اپنے دفتر (نامہ اعمال) میں تحریر کر لیتے ہیں اور جو کچھ ہمارے دل میں نیت ہوتی ہے وہ اللہ حی و قیوم کے حضور دفتر میں ریکارڈ ہو جاتی ہے۔

پس طالب کو کیسے معلوم ہو کہ وہ ان ہر دو دفاتر کی (تحریر) سے کس طرح خلاصی حاصل کرے۔ ایسا ولی اللہ مرشد سے ہی ہو سکتا ہے کہ فنا فی اللہ کے علم سے سبق حاصل کر کے انوار میں مستغرق ہو کر دیدار سے مشرف ہو جائے اور اس سبق کو اس طرح پڑھے کہ ظاہر میں تو زبانی اقرار ذکر کلمہ طیبؒ کرے اور باطن میں تصدیق قلبی حاصل کر لے کہ اسے گناہ و ثواب کچھ یاد نہ رہے۔ اسی کو ہمہ اوست در مغز و پوست (وحدت المقصود) کہتے ہیں۔ پس (زبانی) اقرار اور (قلبی) تصدیق معرفت اللہ کی توفیق ہے جو طریق تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔ جو کوئی شب و روز فنا فی اللہ دیدار پروردگار سے مشرف ہے اسے اس حدیث پاک کے بموجب (محض) زبانی اقرار کی کیا ضرورت ہے۔

الحدیث:-

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؕ ابرار کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ (فنا فی اللہ لئل دیدار کے لئے ذکر، فکر، مراقبہ بمنزلہ گناہ ہے۔)

مقرب کا وہ کونسا (عمل) حسنہ ہے جس میں جملہ حسنات افضل ہیں۔ وہ فنا فی اللہ بقا باللہ کا عمل ہے (جس کی تصدیق) اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ پ۱۲ ع ۱۰ بے

Marfat.com

شک اعمال حسنہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

اے طالب اللہ جان لے! اور چوں چرا کو چھوڑ کر دیدار تمام کا مرتبہ اختیار کر لے۔

طالب کے لئے عین فرض یہ ہے کہ اپنے دینی دنیاوی کام مرشد کے حکم و اجازت کے بغیر نہ کرے اور اپنے اختیار کو مرشد کے حوالہ کرکے خود بے اختیار ہو جائے۔

طالب پر یہ بھی عین فرض ہے کہ وہ مرشد سے قرب حضور دیدار انوار (کا مشاہدہ) طلب کرے (ایسے) طالب کو ذکر فکر مراقبہ 'ریاضت (ذکر) مذکور کی کیا ضرورت اور (طلب) ہو سکتی ہے؟ طالب پر یہ بھی عین فرض ہے کہ اول کامل مرشد اور ناقص مرشد کی (باطنی قوت) کا تجربہ اور آزمائش کرے۔ جس طرح ایک بیوی اپنے شوہر کا تجربہ کرتی ہے وہ (مرد ہے) یا نامرد۔ (جب ایک عورت نامرد خاوند سے طلاق لے لیتی ہے تو طالب کو بھی چاہئے کہ ناقص مرشد سے علیحدگی اختیار کر لے۔)

پس کامل مرشد طالب صادق کو (فنا فی الشیخ کے تصور) سے (یا نگاہ سے) اپنا مرتبہ عطا کر دیتا ہے۔ جس سے کامل مرشد اور طالب صادق یک وجود اور متفق ہو جاتے ہیں۔ طالب صادق پہلے ہی روز زن سیرت ناقص مرشد کو تین طلاقیں دے کر اس سے جدائی اختیار کر لیتا ہے اور کامل مرشد کی تلاش کرتا ہے خواہ اس کے لئے قاف تا قاف کی راہ طے کرنا پڑے۔

جان لو! کہ باطن کی راہ میں بہت سے تجلیات 'آفات اور بے شمار رنج و بلا

Marfat.com

موجود ہیں۔

بعض نورانی حجاب سکر، سہو، قبض بسطؔ کے ہیں۔

بعض نفسانی حجاب (نفس امارہ، نفس لوامہ، نفس ملہمہؔ کے ہیں۔

بعض دنیاوی حجاب رجعت و پریشانی کے ہیں۔

بعض حجاب فرشتوں کے (مقام) و مکان کے ہیں۔

بعض حجاب مخلوقات (تسخیر جنات و موکلات) تلوانی کے ہیں۔

اسی طرح حجاب شریعت، حجاب طریقت، حجاب حقیقت اور حجاب معرفت بھی (اپنے اپنے مقامات پر موجود ہیں)۔ اگر ان تمام حجابات کے مجموعہ کو شمار کیا جائے تو ان کی تعداد ستر کروڑ تیس لاکھ بہتر ہوتی ہے (بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے)۔

اس قسم کے کل و جز حجابات (خواہ وہ) ذاتی ہوں (یا) صفاتی علمی ہوں حکماتی ہوں (یا) درجاتی، کامل مرشد (ایک ہی) توجہ ایک نظر، ایک تصور، ایک تصرف، ایک تفکر اور ایک توفیق حاضرات کُنہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے مردہ (قلب) کو (دائمی) حیات بخش دیتا ہے اور طالب اللہ کو ایک ہی ساعت میں سب حجابات سے سلامتی سے گزار دیتا ہے اور حضوری مجلس میں پہنچا کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ہدایت یا ولایت کی تلقین دلوا دیتا ہے۔ اس قسم کا مرشد ہی تلقین کے لائق ہوتا ہے۔ جو ظاہر میں تو با توفیق اور باطن میں قرب اللہ سے با توفیق ہوتا ہے۔ اس کا دل (معرفت کا) دریائے عمیق اور اس کا طریقہ سچائی سے تصدیق شدہ بحق رفیق

Marfat.com

ہوتا ہے۔

بیت

باھوؒ مرشد ایسا ہی ہونا چاہئے رہبر خدا
طالبوں کو کردے جو حاضر حضوری مصطفیٰ ﷺ

طالب پر پہلا فرض عین یہی ہے کہ وہ (سلوک فقر) کا ضروری علم حاصل کرے۔بعد ازاں مرشد سے علم حضوری طلب کرے۔جب ایک ہفتہ میں وہ علم ضروری اور علم حضوری میں عالم باللہ ہوجائے تو اس کے بعد مرشد سے علم انوار اور علم معرفت مولیٰ دیدار پروردگار طلب کرے۔

بیت

علم عین سے ہے جس علم سے روشن ضمیر
کل و جز علم عین سے ہو عالم فی اللہ فقیر

دنیاوی منصب و درجات کے (حصول) کے لئے علم کا مطالعہ معرفت اللہ سے روک دیتا ہے۔اگرچہ تمام عمر اس (دنیوی) علم کا مطالعہ کرتا رہے پھر بھی اس کا دل معرفت اللہ سے محروم سیاہ ہی رہتا ہے۔

ابیات

علم کے درجات ہیں بس ذرہ انوار ذات
علم ذات حاصل از ذات مردہ کو بخشے حیات
علم سے تو جان لے اور عین سے ہو راز بین

Marfat.com

علم باطن راز وحدت علم ظاہر بہر دین
غرق فی التوحید فی اللہ نہ علم نہ پردہ راز
نہ وہاں پر ذکر فکر نہ وظائف نہ آواز
جان سے جان باہر نکلے وہ جان ہے نور دگر
موسیٰؑ کو قدرت نہیں نہ پہنچے اس جگہ خضرؑ ۴
نہ فرشتہ نہ طبق نہ آواز نہ کن الست
نہ وہاں مخلوق ہے غرق فی اللہ با پیوست

الحدیث- لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ط حضور پاک ﷺ نے فرمایا میرا مع اللہ کا ایک وقت ایسا بھی ہے جس میں نہ تو مقرب فرشتہ اور نہ نبی مرسل داخل ہو سکتا ہے۔ غرق فی اللہ دوام حضور کے یہی مراتب ہیں۔

کامل مرشد پر فرض عین ہے کہ طالب اللہ کو نظر کی توجہ سے ہی۔ (اس کے مقصود تک پہنچا دے) کامل مرشد ذکر، فکر ورد وظائف اور خلوت (گوشہ نشینی) میں مشغول نہیں کرتا بلکہ نظر کی توجہ سے طالب کے نفس کو قتل کر دیتا ہے اور اسے انوار (ذات) میں غرق کر کے مشرف دیدار کر دیتا ہے۔ مردود مردار نجس (دنیا) بخشنے والے مرشد تو بہت سے ہیں اور کتوں کی مانند جلاد گندگی کے طلب گار طالب بھی بہت سے ہیں۔

ابیات

مرشد کامل کو حاصل کامل نظر

Marfat.com

طالب کامل بھی ہیں لئل از خضرؑ
مرشد اکمل بھی ہے عارف نظر
گنج بخشے طالبوں کو سیم و زر
مرشد ناقص سکھلا دے گدا
طالب اس کا سائل اور بے حیاء
مرشد غنی ہو اور ہو توفیق تر
ایسے طالب کے حکم میں بحروبر
مالک (الملکی) ہی ہے عارف فقیر
ہر ملک اس کے حکم میں او وہ حاکم امیر
باھُوؒ مجھ کو غم نہیں کہ ہوں طالب مصطفیٰؐ
جو کوئی طالب مصطفیٰؐ پالے لقاء

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ علم کے بغیر خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں کی جا سکتی (اسے معلوم ہونا چاہئے) کہ علم قال کے مطالعہ سے (صرف) راز کا علم ہی حاصل ہوتا ہے۔ (ایسا شخص) معرفت قرب اللہ وصال کے علم باطن سے بے خبر رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی شناخت کے لئے ظاہری علم (بس) دلائل سکھاتا ہے۔ جبکہ باطنی علم سے مردہ ذلیل زندگی سے باہر نکل کر غیب لاریب کو حاصل کر لیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ۔ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ ۱-۲) (قرآن مجید کی صداقت) میں کوئی

Marfat.com

شک نہیں یہ ہدایت دیتا ہے متقی لوگوں کو۔یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔(اس آیت میں خدا تعالیٰ ملائکہ) اور دوسرے علم غیب پر ایمان لانے کا (حکم) ہے۔جو کوئی علم غیب میں عیب جوئی کرتا ہے بے شک وہ کافر ہوجاتا ہے۔جس سے علمی طور پر خدا تعالیٰ کی شناخت کی جاتی ہے(کہ وہ موجود ہے)اسی کو بے علم خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرسکتے کہتے ہیں۔

(ایمان بالغیب اسی کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غیب میں موجود ہے یہ علم الیقین کا درجہ ہے۔)

علم لدنی (جو براہ راست منجانب اللہ لوح محفوظ سے لوح ضمیر پر القاء کیا جاتا ہے۔

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (پ ۱ ع ۴) (یہ حرف تہجی کا علم ہے یعنی ہم نے آدم علیہ السلام کو کل علوم کے اسماء کی کلیات عطا کردیں۔علم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق پ ۳۰ ع ۱)اپنے رب تعالیٰ کے نام سے پڑھئے جس نے(کل مخلوقات) کو تخلیق کیا اور انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔اپنے رب کریم کے نام سے پڑھئے جس نے قلم کے ذریعے (لکھنا پڑھنا) سکھایا اور انسان کو وہ علم عطا کیا جسے وہ جانتا(تک)نہ تھا۔

اورعلم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (پ ۱۵ ع ۷) اور وہ علم (پڑھئے) جس نے آدم کو (جملہ مخلوقات) میں مکرم بنا دیا۔اورعلم نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ

Marfat.com

اَلْوَرِيْدِ (سورہ ق ۱۶-۴۶) اور وہ علم جس سے ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں (کی بارگاہ سے جواب صواب ملنے لگتا ہے۔)

(اس طرح باطن میں) علم معرفت توحید سے خدا تعالیٰ کی شناخت کی جاتی ہے جو کہ رسم و رسوم تقلیدی علوم سے کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

بیت

جب دیدہ دل روح و سر ایک ہوا
طالب کو پھر باعیاں دیدار خدا ہوا

اس قسم کا مرتبہ خدا تعالیٰ کا فیض و فضل عطا و بخشش ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے عطا کر دیتا ہے۔ یہ عربی حسب نسب (کے لئے مخصوص نہیں) اس کے لئے درد دل رکھنے والا حق پرست درویش ہونا چاہیے نہ کہ اپنے سیّد اور قریشی ہونے پر (فخر کرنے والا پیر)

مثنوی

بہشت کو ہرگز نہ دیکھوں یک نظر
دیدار اللہ کرتا ہوں میں بانظر
اول و آخر مجھے دیدار ہے
اسم اللہ ذات سے دل میرا بیدار ہے
میں نے اس طرح دیدار کیا بانظر
میری قوت میری قسمت دیدار ہی ہے سربسر
نور دیدار کو میں نے پایا دم بادم

Marfat.com

اورمنکر دیدار ہے اہل صنم
تو یہ اک دریا ہے اور میں ہوں آب جو
آب جو دریا میں گم ہے اب اسے پانی کہو
اہل دیدار (مردہ نہیں ہیں) زیر خاک
لامکان میں لے گئے وہ اپنا جسد روح پاک
اسم اللہ لے گیا باللہ حضور
مشرف لقاء سے ہو گیا پھر جثہ نور
خود دیکھنے والا دکھا سکتا ہے (لقاء)
اس طرح توفیق سے حاصل کردیدار خدا
طالب دیدار نفس وتن سے گذر
تاکہ باطنی آنکھ کھلے ہوجائے صاحب نظر

اگر کوئی شخص اپنی تمام عمر فقر و فاقہ' ریاضت مجاہدہ' ذکر فکر عبادت اور بندگی میں گزار دے تو اس تمام (مشقت) سے بہتر ہے کہ آنکھ جھپکنے یا ایک گھڑی کے لئے حضوری مشاہدہ میں مشغول ہوجائے۔ کیونکہ علم مسائل عبادت بندگی ثواب ہشیاری بھی قرب اللہ کی معرفت دیدار پروردگار سے مشرف ہونے کے لئے ہے۔ اسم اللہ ذات کے (تصور) سے مشاہدات انوار کا علم کھلتا ہے۔ اسی علم سے دیدار کھلتا ہے اور دوبارہ اسی علم (مشاہدات انوار) میں واپس آ جاتے ہیں۔

الحدیث اَلنِّهَایَۃُ الرُّجُوْعِ اِلَی الْبِدَایَۃِ انتہاء ابتدا کی طرف رجوع

Marfat.com

کرنے کو کہتے ہیں۔

شرح دعوت

(اس دعوت) میں (حسب استعداد طالب) بارہ سال ایک ماہ ایک ہفتہ ایک رات دن یا ایک ساعت میں (صاحب دعوت کا) مطلب پورا ہو جاتا ہے۔ (اس دعوت سے) اگر کسی پہاڑ پر لوہے کا قلعہ بھی ہو گا مثل موم پگھل جائے گا اور اہل قلعہ لوگوں کے دل ان کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے اور وہ بے واسطہ (صاحب دعوت کی خدمت میں حاضر ہو کر غلامی اختیار کر لیں گے۔) کافر (کلمہ طیبّ کا اقرار کر کے) مسلمان ہو جائیں گے۔ اگر کوئی رافضی و خارجی ہو گا تو جڑ سے اکھڑ کر وطن سے بے وطن ہو جائے گا۔ ایسا صاحب دعوت اگر چاہے تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو معزول کر دے۔ اگر کسی کو نوازنا چاہے تو گداگر کو بادشاہی تخت پر بٹھا دے۔ اگر کوئی شخص (دنیا میں) مشرق یا مغرب کسی جگہ بھی موجود ہو گا تو وہ بے شک ایک ہی دم سے (ایک ہی دم میں) اس کی جان قبض کر لے گا۔ جس سے وہ بے جان ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص مشرق یا مغرب کسی جگہ بھی موجود ہو گا اور (صاحب دعوت چاہے) تو اسے راہ ہدایت کی تلقین کر کے اس کی قسمت اس کا نصیبہ اس کو بخش کر اسے حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حضوری مجلس میں مشرف کر دیتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو طالب کو صاحب نظر کر دے۔ جس سے کونین کی ہر چیز زیروزبر اس کے حکم میں آجائے۔ (ایسی دعوت) سے (طالب) کا دم عیسیٰؑ صفت ہو جاتا ہے۔ جس سے اہل معرفت مردہ (قلب) کو زندہ کر دیتا

Marfat.com

ہے۔ تصور کی یہ راہ دم کی توفیق (اور) باطن میں تصرف تحقیق استغراق سے ان دو اسماء سے جاری ہوتی ہے۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

(۱) جو کوئی روح محمد ﷺ (یا اسم محمد) کو تصور سے دم میں پکڑ لیتا ہے وہ (استغراق) سے اصحاب کبار اور مجلس محمدی ﷺ میں حاضر ہو جاتا ہے۔

(۲) جو کوئی اسم فقر کو تصور سے دم میں پکڑ کر (استغراق) میں چلا جاتا ہے۔ سلطان الفقرا حاضر ہو کر (فنافی اللہ بقا باللہ) میں داخل کر دیتا ہے۔

(۳) جو کوئی اپنے شیخ کے اسم کو تصور سے دم میں پکڑ کر (مستغرق) ہو جاتا

Marfat.com

ہے۔ رشؒ حاضر ہو کر اپنے مرید کی دستگیری کرتا اور ہر منزل ہر مقام) پر پہنچا دیتا ہے۔

(۴) جو کوئی جبرائیل علیہ السلام کے اسم کے تصور سے اپنا دم (جبرائیل علیہ السلام) سے ملا دیتا ہے تو اسے الہام ہونے لگتا ہے۔

(۵) جو کوئی میکائیل علیہ السلام کے اسم کے تصور سے اپنا دم (میکائیل علیہ السلام) سے ملا لیتا ہے تو اسی وقت وہ حاضر ہوجاتے ہیں اور باران رحمت برسنے لگتی ہے۔

(۶) جو کوئی اسرافیل علیہ السلام کے اسم کے تصور سے اپنا دم (اسرافیل علیہ السلام) سے ملا لیتا ہے تو وہ اسی وقت حاضر ہوجاتے ہیں۔ اب وہ اسی دم سے جس ملک پر غضب جذب کرتا ہے وہ ملک اسرافیل علیہ السلام کے دم سے فنا اور قیامت تک کے لئے ویران ہو جاتا ہے۔

(۷) جو کوئی عزرائیل علیہ السلام کے اسم کا تصور کرتا ہے تو وہ حاضر ہو کر (اپنی آمد) کے متعلق الہام کرتے ہیں (اور صاحب دعوت) جب اپنے دم کو عزرائیل علیہ السلام کے دم سے ملا کر تصور سے دشمن کے (دم) کو اس دم میں پکڑ لیتا ہے تو اس کی جان قبض کرلیتا ہے۔ (لیکن دعوت کا یہ عمل معمولی رنجش پر شروع نہ کردینا چاہئے) اس عمل سے صرف چار قسم کے موذی لوگوں کو قتل کرنا عین ثواب ہے۔

اول ۔ موذی نفس

دوم ۔ وہ ظالم جو مومن مسلمانوں کو آزار پہنچاتا ہو۔

سوم ۔ موذی کافر (جو خدا اور رسولﷺ کا دشمن) ہے۔

Marfat.com

چہارم۔ وہ موذی جو دینِ محمدی ﷺ سے برگشتہ ہو کر علمائے عامل اور فقرائے کامل کا دشمن بن گیا ہو۔

جو کوئی قرآن مجید سے اس قسم کی قبول (بارگاہ) دعوت پڑھنا نہیں جانتا اور تصور تصرف سے حضوری میں دعوت دم پڑھنے کے (سلوک) سے آگاہ نہیں وہ شخص احمق ہے۔

دعوت پڑھنا اسے جاری کرنا اور اپنے عمل میں لانا۔ نفس کو کشتہ کرنا عامل کامل کے لئے بے رنج بے ریاضت ایک ساعت میں حاصل کرنا آسان کام ہے۔ لیکن معرفت (الٰہی) مشاہدات برتر زیر زبر طبقات از عرش تا تحت الثریٰ لوح محفوظ کا مطالعہ اور قرب توحید اللہ کے انوار سے مشرف دیدار ہونا ناقص کے لئے بہت ہی مشکل اور دشوار ہے جبکہ کامل مکمل اکمل جامع جمعیت مرشد کے لئے طالب اللہ کو ایک دم میں اس کے جملہ مطالب ذات صفات کے درجات تک پہنچانا آسان کام ہے۔ اس قسم کی ہدایت علم کیمیا اکسیر (تصور اسم اللہ ذات) اور علم دعوت تکسیر (دعوت القبور) جو مطلق عنایت ہے کی قید میں ہے۔ عنایت فیض فضل اللہ کی راہبر ہے۔ (اسی لئے کہا گیا ہے)

الغنائیت من الہدایت غنائیت ہدایت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی۔ پ۱۶ ع۱۱

قولہ تعالیٰ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ط (والضحیٰ ۳۰۔۸) ہم نے آپ کو حاجت مند پایا پس غنی کر دیا۔ پ۳۰ ع۱۵

اس قسم کے عنائیت ہدایت ولائیت غنائیت کے مراتب مرشد تصور اسم

Marfat.com

اللہ ذات سے دکھا دیتا اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی کُنہ سے کھول دیتا ہے۔ یہ مراتب معرفت وصال کل کے ہیں۔

بیت

گر چشم بینا رکھتا ہے طلب مجھ سے کر نظر
نظر میری بہتر ہے از سیم و زر

عارف باللہ اہل وصال فقیر کو ثنائیت و ہدایت و ہم وحدت خیالی الاوہن کو ہردم میں جگہ اور مکان دوسرا ہے۔ خیال دوسرا ہے جہاں دوسرا ہے بیان دوسرا ہے زمان دوسرا ہے۔ حال دوسرا ہے قال دوسرا ہے احوال دوسرا ہے حجاب دوسرا ہے طلب دوسری ہے طاعت دوسری ہے۔ ذکر مذکور دوسرا ہے فکر حضور دوسرا ہے تجلی انوار دوسری ہے مشرف دیدار دوسرا ہے مشاہدہ دوسرا ہے۔ معراج دوسرا ہے فنا دوسرا ہے بقا دوسرا ہے۔ فقر کے ان مراتب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام بھی نہیں پہنچے۔

الحدیث اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَمِثْلِ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۂ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء جیسے ہیں اور امت کے یہ علماء روشن ضمیر فقیر ہیں۔

بیت

تصور سے کیا حاصل ہر مقام
اور تصرف سے ہوا فقرش تمام

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ جب فقر اختتام پذیر ہوتا ہے تو اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ (ماسویٰ اللہ سے مکمل طور پر فارغ ہو جاتا ہے۔)

Marfat.com

ابیات

نفس کی صورت کہو سیرت نما
نفس لمارہ ہے کافر و بے حیاء
نفس صورت دیو سیرت جن خبیث
منکر از توحید قرآن و حدیث
مطمئنہ نفس طاعت میں اگر
انبیاء و اولیا صاحب صبر
نفس کی پہچان کر اے صاحبا
اس کی رفاقت کر اے رہبر بتا
نفس قلب روح تجھ کو سب حجاب
یہ مراتب اولیاء کو ہیں خطاب
ہر دم جنازہ پڑھتا رہ تو نفس کا
حاصل اس نماز سے وحدت خدا
نفس و قلب و روح سے آئے آواز
بخشش بنتی ہے حضوری یہ نماز
اس مراتب والے کا ہو دل صفا
ہو عطا یہ عارفوں کو از خدا
قلم سے پوچھا ہوئی کیوں روسیاہ
میری روسیاہی کا باعث تیرے گناہ

Marfat.com

مرتبوں کو چھوڑ وحدت حاصل کر
عین باعین ہے ناظر بانظر
غرق فی اللہ کوکہیں وحدت حضور
طالبوں کو مرشد پہنچائے بالضرور

علم معاملات اور علم عبادات (ہر دو علوم سے) مردہ دل کبھی زندہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی بہشت بہار کے درجات ہیں جو معرفت دیدار کے علم سے بے خبر (کے مراتب ہیں) قرب اللہ کا دقیق (مشکل) علم تصوف باتوفیق ہونے سے حاصل ہوتا ہے اور دیدار انوار کا حضوری علم (تصور) نور ذات سے تحقیق ہوتا ہے۔

ابیات

فقر علم تحقیق در توفیق تن
میں فقیر کامل ہوں نہ لاف زن
کل وجز میری نظر میں ناظر ہوں میں
مصطفیٰ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوں میں
کعبہ میرا دل ہواکعبہ خدا
میں باحضوری حاضر ہوں اہل از لقاء
جلدی سے طالب طلب کر مطلب
نظر سے روشن ہوں سر تیرا قلب

ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ نفس کو کشتہ کرنا اور کیمیاء ہنر سے سیماب کو

Marfat.com

کشتہ کرکے سیم و زر بنانا' بے عمل اور ناقص کے لئے بہت مشکل و دشوار ہے۔ کامل کے لئے نفس کو کشتہ کرکے معرفت اللہ او روشن ضمیری حاصل کرنا اور کیمیاہنر سے سیماب کو کشتہ کرکے اکسیر بنانا (نہایت آسان ہے) وہ ایک گھڑی بھر میں طالب صادق کو (ان ہر دو علوم) سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ کامل کے لئے ایسی فیض بخشی آسان کام ہے۔

تصور تحقیق وہی شخص جانتا ہے جو کل وجز مخلوقات 'اولیاء اللہ مومن مسلمانوں کی ارواح کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہے۔ تصور توفیق وہی شخص جانتا ہے جو جنات اور ملائکہ کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہے۔

جو کوئی (ان ہر دو تصورات) کا عامل اہل حاضرات ہے اور روحانیت اہل قبور پر غالب اور تصرف رکھتا ہے۔ جو کوئی ان میں سے ہر عمل میں عامل کامل ہے اس کا وجود ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔ وہ ہر طریقہ کی دعوت باتوفیق ہو کر پڑھتا ہے۔

منتہی کامل اکمل مکمل (فقیر) کی دعوت کی شرح یہی ہے کہ ایک دم اور ایک قدم پر ہر مشکل کو حل کر دیتا ہے۔ اگرچہ ملک سلیمانی کو اپنے قیدوبند (قبضہ) میں لانا ہی مقصود کیوں نہ ہو۔ یہی (دعوت) کی تمامیت اور اسکا اختتام۔

ابیات

شہسوار ہوں میرے ہاتھ میں ہے ذوالفقار
قتل موذی کررہا ہوں اہل الکفار

Marfat.com

دعوت کو جو پڑھتا ہے ایسے مگر
حکم میں اس کے آ جائیں سب زیروزبر
ان مراتب کا اہل کامل فقیر
یہ مراتب ان کے جو ہیں اولیاء روشن ضمیر
گر پڑھوں دعوت کو از جذب وقہر
قتل کردوں موذی کو بایک نظر
توجہ کی تلوار سے میں کاٹ لوں ان کا سر
رابعہؒ و بایزیدؒ سے یہ توجہ بہتر
باتصور دعوت ہے پاک دم بس
کیسے اس کو پڑھ سکیں اہل ہوس
جو کوئی دعوت پڑھے گا بانظر
لوح کا مطالعہ کرے مثل خضرؑ
دعوت قرآن پڑھے جب قدرداں
اہل دعوت ہو جائے گا باعیان
دعوت سے وحدت طلب کر راز لے
طرفہ زد میں کام ہو عارف ولے
دعوت ہے وہ کیسی جو ہو خودفروش
دم سے ہودعوت اور دل سے خروش
باھوؒ! بہر از خدا دعوت نماء
منصب والا دوں تجھ کو میں از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

دم کہ جو دیدار دیکھے از لقاء
مجھ پہ ہوگا مہربان میرا خدا
دم کہ جس میں دیکھ لے تو مصطفیٰؐ
اس سے حاصل ہوں گے جملہ اصفیاء
دم کہ جو دیدار سے لے بہر حق
خادم ہو مخلوق اور جملہ خلق
دم کہ جو دیدار گیرد از ملک
فرشتے بھی حاضر ہو جائیں از فلک
دم سے جس کی دعوت ہو جائے رواں
اس کے تصرف میں آ جائیں کل جہان
دعوت لاسلب ولا رجعت باکمال
عارف واصل پڑھیں یہ لازوال
دعوت دم جو نہ جانے لاف زن
عاقلوں کو کافی ہے بس یہ سخن

Marfat.com

شرح تصور اسم اللہ ذات و شرح مست فقر اہل توحید و مست فقیر اہل تقلید

کامل مست فقیر نظر کی توجہ سے طالب اللہ کو حضوری (حق) میں پہنچا دیتا ہے۔ اور طالب کو اس کا ہر مطلب اللہ تعالیٰ سے دلوا دیتا ہے۔

طالب مست فقیر سے تین قسم کا سبق پڑھتا ہے۔ جس سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔

اول سبق علم مطالعہ موت کا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ پ ع) ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (فقیر کو چاہیے کہ لا اِلٰہ کو نفی کی کنہ سے وارد وجود کر کے معنوی موت سے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مقام حاصل کر لے)

دوم سبق علم مطالعہ معرفت کا ہے۔

عالم باللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ قولہ تعالیٰ ۔اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔ (روز الست جو وعدہ کیا تھا آج بھی الا اللہ کی معرفت میں مستغرق ہو کر قالو بلیٰ کی تصدیق کرلیں۔) پ ع۵

سیوم سبق علم مطالعہ مشاہدہ حضور انوار نور کا ہے

قولہ تعالیٰ: اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ (الٰی آخر) (النور ۱۸۔۳۵) اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اور اس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق ہو........ آخر تک........

چاہیے کہ تصور نور اسم اللہ ذات سے مراقب ہو کر نور

Marfat.com

انوار کا مشاہدہ کر کے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ تم جس طرف بھی رخ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کا چہرہ اسی طرف ہے (کا مقام حاصل کر لے۔)

بعض طالبوں کو تصور اسم اللہ ذات کے مشاہدہ محبت، معرفت انوار حضوری توجہ اور غرق ہونے سے خواب میں کھل جاتے اور مشرف دیدار ہو جاتے ہیں۔ عین بعین نظر آنے لگتا ہے ایسے طالب کو چاہئے کہ شب و روز اس قسم کے خواب کو اختیار کر لے۔ کیونکہ اس کی خواب عبادت اور عین ثواب ہے اور ایسی نوم العروس خواب غفلت حجاب ظلمات کے پردہ کو دور کر دیتی ہے۔ الحدیث۔ یَنَامُ عَیْنِیْ وَ لَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا

بعض طالبوں کو تصور اسم اللہ ذات سے محبت۔ معرفت، مشاہدہ انوار غرق انوار فی اللہ دیدار کے مرتب مراقبہ چشم پوشی خون جگر نوشی میں کھل جاتے ہیں۔ اور عین بعین نظر آنے لگتا ہے۔ ایسے صحیح مراقبہ والے کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنا سر مراقبہ سے نہ اٹھائے کیونکہ اس کا مراقبہ بالیقین و با اعتبار محرم اسرار پروردگار (کا مراقبہ ہے)

بعض طالبوں کو تصور اسم اللہ ذات سے مشاہدہ معرفت، محبت معاینہ باعیان (یعنی آنکھوں) سے ہوتا ہے کیونکہ عین عیانی (طالب) ساکن لاہوت لامکان ہوتا ہے۔ وہ بامحو غرق ہو کر باتحقیق مشرف دیدار اور مستی میں (ڈوب جاتا) ہے۔ اور اس کی نظر میں دنیا اور عقبیٰ دونوں خوار ہو جاتے ہیں۔

بعض طالبوں کو تصور اسم اللہ ذات سے محبت، مشاہدہ عین آنکھوں سے

Marfat.com

کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اہل معرفت مشرف دیدار کے مراتب راز کے (مراتب) ہیں۔وہ دنیا میں لا یحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔

بیت

جس نے دیدار خدا کا سبق پڑھا
وہ زندگی میں ”...“ مردہ ہوا

الحدیث۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ

الحدیث۔۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ ۔ یُحْیِی الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ ط شیخ مارتا اور زندہ کرتا ہے وہ نفس کو مردہ اور قلب کو زندہ کر دیتا ہے۔ ... یُمیت النفس کے مرتبہ کو پہنچ کر ہمیشہ کے لئے دیدار پرور...ار سے مشرف ہو گیا۔ اس کے وجود میں نہ ہوا رہے گی نہ ہوس اللہ بس... مع اللہ پیوست(اس ... مقام ہو جاتا) ہے۔ ...ست کے مراتب کے یہی مراتب ہیں۔

ابیات

مست کو ہشیار کرتا ہے حضور
کیسے ہیں یہ مست احمق بے شعور
مستی کا ... مرتبہ قرب از خدا
کیسے ... یہ مست احمق بے حیاء

مستوں کی بھی چند اقسام ہیں۔

بعض مست صاحب توفیق

Marfat.com

بعض مست باطن تحقیق

بعض مست اہل زندیق

بعض مست اہل توفیق آئینہ صفا زندہ قلب روشن ضمیر ہوتے ہیں۔

بعض مست اہل روح رحمت اللہ روح (سے مشرف) ہوتے ہیں۔ان کے وجود کا ہر بال تسبیح کرتا ہے اور وہ صحیح طور پر دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔ نفسانی شیطانی ہوائے نفسانی سے مست لوگ قرب خدا کی مستی سے بہت دور ہوتے ہیں۔

بیت

بے شعوروں کو کہاں ہو حق حضور
کیسے ہوں صاحب حضوری اہل غرور

ہشیار مست۔ دیدار مست در طلب دنیا مردار مست ۔ نظارہ مست غرق توحید فی اللہ پردرگار مست۔ اہل ریا اہل زنار مست گاؤ عصار مست۔ گناہ گار مست ہزار میں کوئی (ایک مست) ہی راہ راستی پر جان قربان کرنے والا ہو گا۔

بیت

مست محرم معرفت عارف صفت
مست محو معرفت با حق (مست)

مستی کے مرتبہ کو حاصل کرنا بہت سخت دشوار اور مشکل کام ہے مستی جو اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے وہی بالیقین و بااعتبار ہے۔ مست کو ورد وظائف ذکر فکر مراقبہ سے کیا کام ہے ۔ مست کا وجود اس کے ساتوں اعضاء

Marfat.com

سر تا قدم تمام نور ہوتا ہے۔اور مست کے ہر سخن سوال کا جواب اللہ تعالیٰ کی حضوری سے ہوتا ہے۔

بیت

میں مست ہوں محرم ہوں عارف ہوں اہل ازکرم
مست کو ہرگز نہیں ہے کوئی غم

قادری طریقہ کا طالب مرید فقیر نفس پر امیر ہوتا ہے۔ اگر کسی دوسرے خانوادہ والا ایسی مستی اور فقر کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا کذاب اور لاف زن ہے۔ جو ہمیشہ خراب ہوتا ہے جو کوئی حق سے پیوست ہو جاتا ہے رات دن اس کی آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔ایسا اس لئے کہ اس کی دونوں آنکھوں میں دو چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔ جس سے تجلی نور کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ یہ لازوال مراتب ہیں جو کہ ایسے فقیر کو انتہاء میں معرفت مطلق وصال بعین جمال حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے روز الست کا مرتبہ نصیب ہو کر عارف واصل اولیاء ولی اللہ مست عاشق بن جاتا ہے۔

شرح فقر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔فقر کی اصل تو وصل سے ہے اور فقر کی بنیاد اور فتح دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالٰی اپنے نفس کو چھوڑ دے اور چلا آ میں ہے۔ جس سے الا اللہ کی معرفت میں باجمال ہو کر قرب حضوری وصال مشاہدہ دیدار باجمال نصیب ہو جاتا ہے۔

بیت

نفس کو دے چھوڑ گور طالبا تو آ
گر تجھے طلب ہے روئیت خدا

Marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وہ(کفار اور کفار خصلت نفس) کو فی سبیل اللہ قتل کرتے ہیں۔ پ۱۱ ع۲

وہ کونسا علم ہے کہ جس کو ایک بار پڑھنے سے ہی بے ریاضت نفس کو چھوڑ سکتے ہیں۔وہ تصور اسم اللہ ذات کا تحقیقی علم ہے جو (محض) عنایت ہے۔ اور تصور اسم اللہ ذات سے ایک ساعت ایک لحظہ میں توحید میں (غرق)اور دیدار پرودگار سے مشرف ہونا ہدایت ہے۔ اور یہ دونوں عمل عامل کامل کو حاصل ہوتے ہیں۔ جان لو! کہ فقر کے تین حرف ہیں اور ہر حرف کو اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا عزت اور صد ہا شرف عطا کئے ہیں۔

الحدیث۔۔ اَلْفَقْرُ وَ فَخْرِیْ وَ اَلْفَقْرُ و مِنِّیْ ط فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔فقیر جو معرفت مولیٰ دیدار کے لائق ہوتا ہے اسے(ان تین حروف) کے آثار سے ہی پہچانا جا سکتا ہے۔"ف" "ق" "ر"

حرف "ف" (فقر سے) فقیر پر فرض عین ہے۔کہ اس کو فنائے نفس بقائے قلب۔لقائے روح اور شفائے بدن حاصل ہو اور ہمیشہ خداتعالیٰ کا ہم مجلس اور ہم انجمن ہو۔

حرف "ق" (فقر سے) فقیر کا قالب قبر کی (مثل ہو) اس کا قلب قرب اللہ سے (زندہ ہو)۔ وہ نفس کو قتل کرنے اور اس پر قہر کرنے والا ہوتا ہے۔وہ ہمیشہ رو بقبلہ سجدہ میں رہتا ہے۔ اس قسم کا "ق" قواعد فقر کا پہلا قاعدہ ہے۔

Marfat.com

اور حرف "ر" سے رؤیت رب العالمین سے مشرف حق الیقین پر فائز ہوتا ہے۔جس سے وہ شیطان لعین پر غالب ہو جاتا ہے۔ فقیر کے وجود میں عدل کا قاضی حق شناس 'امانت دار منصف بن کر جب محاسبہ کرتا ہے تو (فقر) کے دو گواہ طلب کرتا ہے۔

ایک ادب دوسرے حیاء (ان دو خوبیوں سے سے فقیر کی شناخت کی جاتی ہے) ایسا فقیر کامل مرشد کی مدد سے قرب حق تعالیٰ کے ان اعلیٰ مراتب پر پہنچ جاتا ہے او جو کوئی دنیا کی طمع و حرص اور دنیا کی لذت میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ نقر قرب اللہ کے اس مقام سے گر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اسے عاق کر دیا جاتا ہے۔

حرف "ف" (فقر) سے اس کو فرعونی فضیحت

حرف "ق" سے قارون والا قہر خدا

حرف "ر" سے رد مردود مثل ابلیس خبیث ہو جاتا ہے۔

بیت

ہو اگر اثبات قدم تو فقر ہے بس دو قدم
سر کو پا جو کر لیا پھر کیسا غم

فقیر دنیا سے ایک قدم اٹھا کر عقبیٰ میں رکھ دیتا ہے۔اور توکل کے ساتھ عقبیٰ سے قدم اٹھا کر آدھے قدم سے معرفت توحید اور آدھے قدم سے فقر تمام کے مرتبہ کو طے کر لیتا ہے(اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه)(حاصل کرلیتا) ہے۔

Marfat.com

بیت

دنیا کو دے چھوڑ عقبیٰ نا پسند
دونوں کو دے چھوڑ عارف ہوشمند

علم تصوف کے صاحب تصنیف کو چاہیئے کہ اول (تصوف) کے ہر علم کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لا کر اس کا معائنہ تجربہ اور آزمائش امتحان کر لے۔ تا کہ اس علم سے پریشان ہو کر رجعت نہ کھا جائے۔ اسکے بعد ہی کوئی کتاب رقم رقوم مرقوم اور تحریر تصنیف کرے۔ میں نے اول تصورِ اسم اللّٰہ ذات کی قوت کی توفیق اور (ظاہری علم حاصل کر کے) باطن میں تحقیق سے اس علم کا مقابلہ اور تکرار علم ذکر اللّٰہ سے کیا ہے۔ یا ذکر کے ساتھ (مقابلہ یا تکرار) محمد رسول اللّٰہ ﷺ کے ساتھ کیا ہے۔ ذکر مذکور کے ساتھ (اپنے علم کا مقابلہ اور تکرار) حضور پاک ﷺ کے جمیع اصحاب رضوان اللہ علیہ کے ساتھ کیا ہے۔ اور ذکر مذکور سے (اس علم کا مقابلہ و تکرار) جمیع مجتہدان سے بھی کیا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے حضور نظر منظور ہونے کے بعد ان کی اجازت اور حکم سے اس کتاب کو مخلوق خدا (کے فائدے کے لئے) ظاہر اور مشہور کیا ہے۔ جو کوئی اس کتاب کو اخلاص سے پڑھتا ہے اسے ظاہری مرشد کی دست بیعت اور اس سے تلقین حاصل کرنے کی کوئی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ دینی اور دنیاوی ہر کام اس سے پورا ہو جاتا ہے۔

بیت

ہر علم کو عمل میں لایا ہوں میں
ہر علم کو معرفت سے پلایا ہوں میں

Marfat.com

ابیات

گر تو طالب ہے طالب بن دیدار کر
نفس کو دے چھوڑ اور دیدار کر
گرتوطالب ہے طلب اللہ کر لقاء
نفس کو دے چھوڑ اور کر رویت خدا
گر تو طالب ہے اور طلب ہے مجلس نبی ﷺ
نفس کو دے چھوڑ اور دین پر تو ہو جا قوی
نفس کو دے چھوڑ اور تقویٰ کو لے اپنا
تا کہ ہو فی اللہ فنا عارف خدا
گر تو طالب ہے اور طالب علم ومعلوم
اسم اعظم یاد کرحیّ و قیوّم
گر توطالب ہے اور طلب ہے ملک فلک
یا حضوری حاصل کر ملک فلک
گر تو طالب ہے اور طلب ہے کشف و قبور
باتصور اسم اللہ ہو حضور
گر تو طالب ہے طلب تیری طے کرنا زمین
نفس کودے چھوڑ عارف راز بین

Marfat.com

نفس کو کس عمل سے چھوڑیں مدام
با تصور غرق ہو جا صبح و شام
جو بھی چاہے فقر لا یحتاج کی راہ
ہو تصور اسم اللہ سے فناء
ہر علم ہر حکمت کا ہے یک سخن
با تصور حاصل کر لے راز کُن
کُنہ کُن سے میں دکھاتا ہوں خدا
طالبوں کو میں پہنچاؤں در حضوری مصطفیٰ ﷺ
باھُوؒ مرشدے توفیق ہوں تحقیق تر
طالبوں کو کر دوں حاضر با نظر

مرشد وسیلہ وہی ہے جو ایک دم اور ایک قدم پر طالب اللہ کی دستگیری کرکے اسے حضوری میں پہنچا دے۔ اور مرشد وسیلہ حضوری وصال کے علاوہ کوئی دیگر راہ نہیں جانتا اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس

جان لو! کہ علم تصوف ربانی کی اس تصنیف کے مطالعہ اور کلمات پڑھنے سے کنہ کُن کو حاصل کر لے گا۔ اور علم تصور کی اس تصنیف کی تاثیر سے اس کے پڑھنے والا روشن ضمیر ہو جائے گا۔ اسے (باطنی آنکھوں کی بینائی) قلب کی صفائی روح کی یکتائی اور راہ نمائی حاصل ہو جائے گی۔

علم تصوف کی اس تصنیف میں سے اگر کوئی (صرف) قال کو

Marfat.com

پڑھنے والا ہو گا تو بھی بیشک اسے معرفت میں حضوری مشاہدہ اور قرب میں معراج وصال حاصل ہو جائے گا۔ اور وہ کونین کا تماشہ کرنے والا اور اس کے احوال سے واقف ہو جائے گا۔

مثنوی

قال و حال سے گزر جا اور چھوڑ دے وہم و خیال
ہے یہی توحید مطلق ہے یہی قربش وصال
کس طرح دیدار ہو گا؟ کیونکر ہو رویت خدا
ہے تصور ذات سے دیدار اللہ کا روا

مطلب یہ کہ قرآن مجید کا علم اور جو کچھ علم علوم(اسم) حیّ و قیّوم سے حاصل ہوتے ہیں۔ نص و حدیث کا علم۔ لوح محفوظ کا علم ۔عرش و کرسی کا علم۔ماہ تا ماہی کا علم۔ سر اسرار پروردگار غیب کا علم چنانچہ حکم امر قلب نفس۔روح ،حکمت ،حکم اللہ کل و جز مخلوقات اٹھارہ ہزار عالم کا علم ،توریت ،انجیل ،زبور کا علم ۔ ہر چہار اسم اعظم کا علم (یہ سب علوم) اسم اللہ ذات کی طے میں کھول دے۔ اور طالب اللہ کو عین بعین دکھا دے اور یہ جائز بھی ہے کیونکہ اسم خدا اسم اللہ ذات میں ہے جو خدا تعالیٰ کی توفیق تحقیق اور بخشش سے عطا ہوتا ہے۔

ازل کے احوال کا تماشہ۔ابد کے احوال کا تماشہ۔ عقبیٰ بہشت کے احوال کا تماشہ۔اور وہ خاص علم جس سے لا مکان میں اللہ سبحانہ

Marfat.com

کے راز کی کنجی نصیب ہوتی ہے اور مخفی عیاں سے مشرف عطا ہو جاتے ہیں یہی اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔

کامل اکمل مرشد وہی ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے طے (کی راہ) کھول دے اور تصرف سے طالب اللہ کو (یہ سب کچھ) دکھا دے۔ بے شک راستی کی راہ اسم اللہ ذات (کے تصور) کی وضاحت ہے۔ کیونکہ اسم اللہ ذات با تحقیق لا زوال ہے۔

جامع مرشد طالب اللہ کو جمعیت بخش دیتا ہے۔ کیونکہ دین و دنیا کے خزانے اور اللہ تعالیٰ کے ان خزانوں کی معرفت اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ اور اصلی مرشد اسم اللہ ذات کی طے کھول کر طالب اللہ کو باتحقیق کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی خزانے عطا کر کے اسے دکھا دیتا ہے۔ اور تحقیق کرا دیتا ہے۔ یہ کاملین اور اہل اللہ کی راہ ہے۔ اور ولی اللہ کے ہاتھ میں اس (طے کی) کلید ہوتی ہے۔ جب بھی وہ اس چابی کو اسم اللہ ذات کے قفل میں ڈالتا ہے تو اسے کھول لیتا ہے۔ وہ طالب اللہ کو ہر طریقہ اور ہر مشکل علم بخشش و عطا سے طے کروا دیتا ہے۔ جس سے طالب علم عمر بھر کے لئے لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ اور کبھی غلطی نہیں کھاتا۔ (اور یہ حدیث پاک بھی ہمیشہ مد نظر رہے)

الحدیث۔ اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاہِرٍ کہ اسم اللہ پاک ہے اور نہیں قرار پکڑتا سوائے

Marfat.com

پاک مکان کے

اولیاء اللہ کی قبور پر دعوت پڑھنے کا حضوری علم جس سے علم کیمیا اکسیر (اور) تکسیر حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ عارف مرشد طے اسم اللہ کھول کر دکھا دیتا ہے۔ جس سے روحانی اپنے روحانی جثہ کے ساتھ اپنی قبر سے باہر آکر (صاحب دعوت) سے ہم مجلس اور ہم سخن ہو جاتا ہے۔ اور روحانی سے ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

یہ بھی جان لو! کہ (فقیر باھوؒ) ایک مدت اور سال ہاسال سے طالبوں کی طلب میں رہا ہے۔ لیکن کوئی ایسا طالب جو وسیع حوصلہ رکھتا ہو اور صادق الیقین لائق تلقین ہو نہیں ملا۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی خزانوں کا تصرف اور بے حساب دولت و نعمت حسب (شرعی) نصاب اسے بخش اور عطا کر کے ان تبرکات کی زکواۃ ادا کر کے فارغ ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کا حق اپنی گردن سے ساقط کردوں۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے لطف و کرم فیض فضل سے کامل و اکمل و جامع نور الھدیٰ مرشد کے مراتب عطا کئے ہیں۔

خدا تعالیٰ تک رہبری کے لئے (فقیر باھوؒ) ہر وقت تیار ہے۔ جب بھی کوئی عالم فاضل معرفت مولیٰ کے لائق۔ غرق فی اللہ دیدار کا طالب آتا ہے۔ تو اسے ایک گھڑی میں توجہ سے حضوری میں پہنچا

Marfat.com

دینا میرے لئے کون سا مشکل کام ہے۔

دنیا مردار کے طالب تو بے شمار ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جو فقیر صاحب گنج اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے خزانچی اور صاحب تصرف ولی اللہ عارف باللہؒ نورانوار (ذات) کے مشاہدہ کی طرف متوجہ اور اس میں مستغرق رہتا ہے۔اور اپنے پرودگار کے ساتھ اخلاص اور قرب حضور سے اس کے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ ایسے فقیر کی سخاوت اور تصرف خزانہ دولت کے لئے دنیا بھر کے لوگ امیدوار ہوتے ہیں۔پس فقیر کسی وقت بھی ۔ذکر اللہ (استغراق) فی اللہ(دیدار)اللہ سے فارغ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور مشاہدہ سے روگردانی نہیں کرتا۔اور اجابت (کی اس قوت) کے ساتھ مخلوقات سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ہاں! اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کامل فقیر کسی(طالب) کا نصیب ازلی فیض فضلی عطا کرنے کے لئے کسی کے ساتھ اخلاص اور مہربانی سے پیش آتا ہے۔تو اس کے جملہ دینی و دنیاوی کام سرانجام دے دیتا ہے۔ اور ایسا شخص دنیااور آخرت میں بے نیاز لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ صاحب ورد و وظائف(صاحب) تلاوت(صاحب) ذکر فکر(صاحب) مراقبہ مکاشفہ جب اعتقاد و خلوص سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر عجز و انکساری آہ و زاری سے دعا کے لئے ہاتھ

Marfat.com

اٹھاتا ہے۔ تو بیشک ایسے لوگوں کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اور ایک ہفتہ یا ایک مہینہ یا زیادہ سے زیادہ ایک سال میں وہ کام پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن مقرب فقیر (غرق) فی اللہ کو تصور اسم اللہ ذات کو دعا یا بددعا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ فقیر کو جملہ مطالب قرب اللہ اور نگاہ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ایسے فقیر کے بھی چند مراتب ہوتے ہیں۔

اول حضور اللہ سے توجہ

جو فقیر با توفیق ہو کر قرب اللہی توجہ جاتا ہے اس کی توجہ قیامت تک باز نہیں رہتی۔ فقیر جس کسی کے بارہ میں ایسی حضوری توجہ کرتا ہے۔ اسکا کام اسی لحہ ہو جاتا ہے۔ (اور اپنے وقت پر پورا ہو جاتا) ہے۔

دوسرے فقیر کو تصرف تحقیق

حاصل ہوتا ہے۔ ایسا فقیر جس کسی کے متعلق بخشش و تصرف کرتا ہے۔ تو قیامت تک اس کی ہونے والی اولاد بھی لا یحتاج ہو جاتی ہے۔

سیوم وہم وحدت

فقیر کو وہم وحدانیت سے علم لدنی واردات (غیبی) اور الہام ہونے لگتا ہے۔ اور وہم الہام سے فقیر کے تمام مطالب پورے ہوجاتے ہیں۔ (اس الہام سے مراد) اَلْاِلْهَامُ اِلْقَى الْخَيْرِ فِيْ قَلْبِ

Marfat.com

اَلْخَیْرِ بِلَا کَسَبٍ کسی دوسرے کے قلب میں بلا کسب القاء الخیر کو الہام کہتے ہیں۔ (جو الہام نبوت سے الگ چیز ہے)

چہارم فقیر کو تفکر دلیل خیال معرفت اللہ وصال سے ہوتا ہے۔

کیونکہ اس کی دلیل (وسواس و خطرات سے پاک) اور لازوال ہوتی ہے۔

جان لو! کہ فقر کے تین حرف ہیں

"ف" "ق" "ر"

حرف "ف" سے فنائے نفس حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے وجود میں ہوا و ہوس باقی نہیں رہتی بس اللہ ہی رہ جاتا ہے۔

حرف "ق" سے سر اسرار خدا سے سر تا قدم نور انوار دیدار پروردگار کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے۔

حرف "ر" سے روشن ضمیر علم کیمیا اکسیر اور علم باتاثیر کا عالم بن جاتا ہے اور فقیر بحر کونین کے یہی معنی ہیں۔

کامل مرشد کی برکت سے طالب صادق کو عظیم مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ جس سے طالب شب و روز ان خزانوں پر متصرف ہو کر بے جمعیت و پریشان نہیں رہتا۔ وہ ہمیشہ حضوری مشاہدہ حق میں غرق رہتا ہے طالب تو با تحقیق ہونا چاہیے۔ اور مرشد با توفیق قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ پ ۱، ع ۱۴

Marfat.com

بیت

باھُوؒ کو فقر حاصل ہوا از مصطفیٰ ﷺ
اور واقف اسرار ہوا از فضل آلہٰ

قولہ تعالیٰ ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔(پ۲۷ ع۱۹) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو فضل عظیم والے ہیں۔

ہزاروں ہزار بے شمار لوگوں نے صرف فقر کا نام ہی سن رکھا ہے۔ اور ان ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہو گا جس نے فقر تمام کو حاصل کیا ہو گا۔ جس نے فقر کو دیکھا اور فقر کی لذت کو چکھا ہو گا۔ حدیث ۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه جب فقر مکمل ہوتا ہے (تو فقیر کے وجود میں) اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔

جان لو! کہ فقر کے دو مراتب ہیں۔
ابتدائی (مرتبہ) عاشق کا ہے۔ اور
انتہائی (مرتبہ) معشوق کا ہے

پس عاشق کی ریاضت دیکھنا اور دیدار کرنا ہے۔ (جس میں وہ خشک لکڑی کی طرح عشق کی آگ میں جلتا) ہے۔ عاشق کے لئے فکر و وظائف مردار کا (درجہ رکھتے) ہیں۔ عاشق کو نیک و بد طلب و مطالب سے کوئی سرو کار نہیں ہوتا

Marfat.com

ابیات

قلب بے قرب ہے نفس ہے پُر از ہوا
روح تو بے خبر ہے کس کو کہے وحدت خدا
ان تینوں کو چھوڑ دے گر چاہیئے تجھ کو فقر
فقر ہے توحید کا اسرار جانو سر بسر
فقر تو سلطان ہے اس کو کہیں کیسے گدا
بادشاہی فقر کی ہے دیکھ لو بر ملک بقاء
اس جگہ نہ ذکر ہے نہ ہی فکر کی کوئی جا
اس جگہ پہنچ کر حاصل ہوئی روئیت خدا
مجھ سے گر پوچھو کہ دیکھا کیا ہے؟
دیدار میں جب آنکھ گم ہے پھر دیکھنا کیا ہے

اور فقر کے مراتب معشوق کے مراتب ہیں۔ معشوق جو کچھ بھی چاہتا ہے عاشق اسے دے دیتا ہے۔ بلکہ معشوق کے دل میں جو خیال بھی گزرتا ہے عاشق کو اس سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ اور عاشق اپنے معشوق کے مطلب نگاہ سے ہی پورے کر دیتا ہے۔ عاشق و معشوق میں کیا فرق ہے؟ یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ (کی رمز) کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یہاں ایک دوسرے سے یکتائی حاصل کرنا اور غرق ہونا ہے۔ جو عالم کے دل (کی کتاب) کا ایک ورق ہے۔

فقر کسے کہتے ہیں اور آخر فقر کی انتہا کیا ہے؟

فقر دو قسم کا ہے۔

Marfat.com

ایک مخلوقات کو پسند کرنے والا فقر
دوم خالق کو پسند کرنے والا (فقر)

چنانچہ فقر کے دو گواہ ہیں۔

ایک گواہ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعظیم۔(اَلتَّعْظِیْمُ لِاَ مْرِ اللّٰہِ)دوسرا گواہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر شفقت کرنا ہے۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اپنے آپ میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق پیدا کرو۔ کیونکہ اخلاق کو نصف اسلام کہا گیا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ انک لعلٰی خلق عظیم(پ ع)بیشک رسول اللہ خلق عظیم کے مالک ہیں۔ خلق عظیم قلب سلیم بحق تسلیم صراط مستقیم کا مرتبہ ہے۔ اور یہی لوگ انعام یافتہ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ(الفاتحہ ۱۔۶) کے مصداق ہیں۔

نیز شرح دعوت

جان لو! کہ یہ پانچ خزانے پانچ قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان پانچ قسم کے لوگوں کو اللہ کے خزانچی کہتے ہیں۔ وہ لایحتاج ہوتے ہیں۔ نہ کسی سے التجا کرتے ہیں اور نہ کسی سے احتیاج رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حکم حضرت محمد ﷺ کی اجازت سے جس کسی کے ساتھ اخلاص سے پیش آتے ہیں وہ شخص لایحتاج ہو جاتا ہے۔

اول کامل فقیر

دوم اہل دعوت عامل

سیوم کیمیا (اکسیر گر)

چہارم جس کے قبضہ و تصرف میں سنگ پارس ہو

Marfat.com

پنجم بادشاہ وقت

یہ چاروں فقیر کے سامنے محتاج ہیں۔ اور فقیر ان چاروں پر غالب امر ہے۔

اور یہ مراتب قادری فقیر کے ہیں۔

اکثر تصانیف میں رسم رسوم کا ذکر مذکور ہوتا ہے۔ لیکن فقیر(باھُو) کی اس تصنیف کا علم اللہ حیّ و قیّوم کی حضوری سے منکشف ہوا ہے۔ نہ تو میں نے اس کتاب کا نکتہ سلوک کسی سے چوری کیا ہے اور نہ ہی میں نے کسی چور کی طرف دیکھا ہے۔ حق تک پہنچ کر حق ہی سے پوچھا ہے۔ حق ہی کو اختیار کیا ہے حق کی لذت لقاء کو چکھا ہے اور غیر لا سویٰ اللہ سے دور بھاگا ہوں۔

بیت

باھُوؒ کو یہ کافی ہے وہ یاھُو کہے ہردام

ان مراتب کو نہ جانے مرد خام

سنو طالب پر یہ فرض عین ہے کہ اول کامل مرشد کی تلاش کرے۔ اگرچہ مشرق تا مغرب تک یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑے۔ جب کامل مرشد مل جائے تو اس کی پہچان ان آثار سے کی جا سکتی ہے۔ یہ کہ کامل مرشد اول طالب صادق کو کیمیا اکسیر سے چاندی سونے کا بے شمار خزانہ بخش دیتا ہے۔

کامل مرشد کا دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ طالب صادق کو تقویٰ عطا کر دیتا ہے۔ حور قصور بہشت بہار کی (طمع سے بچا لیتا) ہے

Marfat.com

(کامل مرشد) کا تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ طالب پر التفات کر کے فنا فی اللہ انوار دیدار پروردگار میں غرق کر دیتا ہے جو مرشد تین روز میں طالب کو یہ تینوں مراتب بخش دیتا ہے وہ عارف باللہ صاحب نظر ہے۔

شرح دعوت

معلوم ہونا چاہئے کہ جب کسی شخص کو کوئی دینی یا دنیاوی مشکل پیش آئے یا کوئی دنیاوی مہم در پیش ہو مثلاً" فقیر عاجز مفلس گدا ہو اور وہ مشرق تا مغرب ملک سلیمانی کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہو۔اور ہفت اقلیم کا بادشاہ فقیر ولی اللہ سے عداوت رکھتا ہو اگر (وہ توحید میں کامل) فقیر چاہے تو اسے بادشاہی مرتبہ سے نواز دے یا (ظالم بادشاہ کو) اس کے بادشاہی درجات سے معزول کردے اور جو کچھ بھی منصب درجات ہیں وہ (فقیر) کے حکم میں ہوتے ہیں جو اس کی خدمت سے حاصل ہوتے ہیں یہ کلید قفل توحید کامل فقیر کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

صاحب باطن (فقیر) باطن کی طرف متوجہ ہو کر غیب سے علم غیب حاصل کر لیتا ہے۔جواب باصواب سے مشرف ہو جاتا ہے۔ماضی حال مستقبل سے (آگاہی) حاصل کر لیتا ہے۔(توجہ باطنی) کی بھی چھ اقسام ہیں بعض تو نماز استخارہ کے عامل ہوتے ہیں) بعض تصور اسم اللہ ذات کے (آئینہ میں مشاہدہ کر لیتے ہیں) بعض کو مراقبہ میں (دیدار نصیب ہو جاتا) ہے بعض کو (لوح ضمیر میں) لوح محفوظ کا مطالعہ کھل جاتا ہے۔بعض کو قرب اللہ سے وہم کا (مرتبہ حاصل ہوتا) ہے۔بعض کو عرش سے بلا تجواب باصواب ملتا

ہے۔بعض کو انبیاء علیہ السلام اور اولیاء کرام سے پیغام آنے لگتا ہے۔بعض کو قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے ہوئے اس میں سے آواز آنے لگتی ہے۔بعض کو رب جلیل کی حضوری سے جمعیت حاصل ہو کر دلیل(قرب رب جلیل)سے آنے لگتی ہے۔بعض کو وہم وحدت نصیب ہو جاتا ہے بعض کو تصور تصرف (اسم اللہ ذات) سے حضوری مجلس نصیب ہو جاتی ہے۔

بعض کو آگاہ ۔ بعض کو نگاہ ۔ بعض کو عیاں ۔ بعض کو لاھُوت لامکان میں غرق ہونے سے (مُتذکرہ مراتب مل جاتے ہیں۔)بعض کو روحانی کی قبر پر شہسوار دعوت پڑھنے سے قوت العلوم حاصل ہو جاتی ہے۔وہ ہر ایک علم سے واقف ہو کر اس کے احوال معلوم کر کے اشغال اللہ سے اپنے عمل میں لے آتا ہے۔

ابیات

جو نہ جانے ایسی راہ وہ خام تر
لوگوں سے جو مانگتا ہے سیم و زر
التجا کامل نہیں کرتا کہ ہے وہ صاحب نظر
فقر لا یحتاج ہوگا سربسر
بہر حق ہے کام کرتا عاجز بیان
ہرگز نہ مارے دم وہ پیش مرشد عیاں
جس جگہ عیاں ہے وہاں بیان کی کیا حاجت ہے۔

Marfat.com

بیت

بے نصیبوں کو فقر بخشے نصیب
قرب اللہ سے وہ بخشے یا ولا دے از حبیب ﷺ

کامل فقیر اور کامل طالب کا ظاہر مرتبہ ہر قسم کی توفیق کو حاصل کرنا ہے۔ وہ جو کچھ باطن میں دیکھتا ہے۔اور جو کچھ وہاں اسے حکم ہوتا ہے وہ حضوی تحقیق سے ہوتا ہے۔ وہ ظاہر باطن میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ اسی طریقہ (یعنی ظاہری توفیق اور باطنی تحقیق سے دیکھتا) ہے۔

شرح دعوت کامل فقیر

فقیر کامل کو جو دعوت میں صاحب توجہ حکم اور عامل ہے اس کو نصاب زکواۃ ادا کرنے سعد و نحس وقت شمار کرنے۔بروج و کواکب(ستاروں چال کی رعایت کرنے) دور مدور پڑھنے۔بزل قفل کا خیال کرنے۔جلالی جمالی حیوانات کا پرہیز کرنے ۔غسل اور دوگانہ کی احتیاط کرنے رجعت کھانے ۔سلب ہونے اور آسیب سے (خوف کھانے) روزہ رکھنے ۔خلوت نشینی اختیار کرنے چلہ کشی اور مجاہدہ کرنے کی (کیا ضرورت) ہے۔ یہ سب وسواس خطرات وہمات خام ناقص ناتمام وجود کے لئے ہوتے ہیں۔

بیت

دعوت میں ہوں عالم اور کامل فقیر
ہر روحانی پر حکم ہوں حاکم امیر

علم دعوت پڑھنا اور ہروبال اور آفات میں سلامت اور باشعور رہنا کاملوں کا ہی کام ہے ۔ اگر کوئی شخص کسی کا سر تیز تلوار سے کاٹ ڈالنے کا (ارادہ

Marfat.com

کرے) تو بھی ناقص کو علم دعوت پڑھنے میں دم نہ مارنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک ہزار دینار زر خالص دے تو بھی ناقص کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ دعوت پڑھنے سے انکار کر دے۔ اور ان اشرفیوں کو قبول نہ کرے۔

کیا تجھے معلوم ہے کہ شیطان نے تیس ہزار سال علم (دعوت) خود پڑھا اور تیس ہزار سال تک فرشتوں کو علم دعوت کی تعلیم دی۔ لیکن اس کے وجود میں علم (دعوت) سے تکبر اور انا کی مستی پیدا ہو گئی۔ (انانیت سے) کبر (اور کینہ سے) ہو کر۔ عجب (غرور) ہوا کا کام پیدا ہو گیا جس نے اسے خدا تعالیٰ کے حکم پر بھی سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ پس معلوم ہوا کہ علم حجاب ہے اور عالم فریب خوردہ ہوتے ہیں۔ معرفت کا علم محبت اور توحید کا علم ہے۔

ابیات

علم کی جڑ ہے جڑ کی حیات
کئی علم سے کتنے بھی عالم ہوا نہ باحیات
علم کیسے گھی نے مٹی کی قال و سوال
مثل بھی کئی علم سے عالم ہوا نہ بوصال
علم کیسے حرف نے (صفحہ) سے و ورق
مثل بھی کئی علم سے عالم ہو نہ فی العشق
معرفت سے نور ہے اور عرف و حضور
کئی عجب نہ علم نہ نور اور نہ فی شعور

Marfat.com

علم میں ذکر ہے از برائے معرفت
عالم وہی ہے جو کہ ہو عارف صفت
علم کی تعلیم مجھ کو از خدا
علم بس توحید دیگر سر ہوا
علم پر مغرور نہ ہو مغرور تر
علم کو سینہ سے کھینچوں با نظر
کافی ہے عین العلم عین الحیات
میرا وسیلہ علم ہے توحیدش بذات

قولہ تعالیٰ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا۔ (المزمل ۲۹-۹)
کوئی الہ نہیں ہے۔ اس کی ذات کے سوا۔ پس اسی کو اپنا وکیل بناؤ۔

بیت

اسم اللہ طالب کو لے جائے حضور
جس سے وجود سر بسر ہو جائے با ذات نور

جاننا چاہیئے کہ جو کامل فقیر قرب اللہ پروردگار سے مشرف ہے اس کو دعوت پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ شب و روز بہت زیادہ دعوت پڑھنے۔ خلوت میں بہت سے چلے کھینچنے اور میدان جنگ میں ہزاراں ہزار لشکر سوار پیادہ مست ہاتھی رکھنے اور ان پر نقد جنس اور سونے چاندی کے بیشمار خزانے خرچ کرنے سے کامل فقیر کی ایک بار کی ایک توجہ ہی بہتر ہے۔ کیونکہ یہ توجہ قرب اللہ ذات کی کُنہ سے کی جاتی ہے۔ جو کوئی کُنہ کُن کی

Marfat.com

توجہ اور کُنہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی توجہ جانتا ہے اس کی توجہ میں روز بروز قیامت تک ترقی ہوتی رہتی ہے۔ جو کبھی نہیں رکتی۔

شرح علم دعوت

ناقص نہ تو بالترتیب دعوت پڑھتے ہیں اور نہ ہی جانتے ہیں۔جو کوئی با توجہ نفسانی زبان سے علم دعوت پڑھتا ہے۔یہ اہل ناسوت کا طریقہ ہے۔ جس سے عالم غیب میں جنات کے بعض لشکر اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔

جو کوئی توجہ تصور اور تصرف کے ساتھ قلب کی زبان سے دعوت پڑھتا ہے۔اہل دعوت کے گردا گرد موکل فرشتے کل و جز جمیع فرشتے حلقہ باندھ کردعوت پڑھتے ہیں۔اس قسم کی دعوت ہی باگارہ کبریا میں قبول ہوتی ہے۔ قولہ تعالیٰ رَبُّکُمْ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں تمہارا رب ہوں ۔ میرے نام کی دعوت پڑھو میں اُسے تمہارے لئے قبول کرلوں گا۔

جو کوئی دعوت توجہ۔ تصور۔تصرف کے ساتھ زبان و روح سے پڑھتا ہے۔ تو جملہ انبیاء و اولیاء اللہ اہل اسلام 'اہل ایمان کی روحیں اہل دعوت کے گردا گرد حلقہ باندھ کراس کی امداد اور رفاقت کے لئے علم دعوت پڑھتی ہیں۔ اس قسم کی دعوت ایک ہی دم اور ایک ہی قدم پر استجاب الدعوۃ کا درجہ رکھتی ہے۔ اگرچہ چاہے تو ملک سلیمانی کو مشرق تا مغرب تک اپنے قبضہ اور عمل میں لا سکتا ہے۔باتوفیق بے شک اس کی تحقیق کر سکتا ہے۔

جو کوئی علم دعوت زبان سر اور اسم اللہ ذات کی کُنہ کے تصور سے

Marfat.com

پڑھتا ہے۔ بیشک ایسا پڑھنے والا بمد نظراللہ منظور ہو جاتا ہے۔ جس کا ظہور اس کے ظاہرو باطن میں ہو جاتا ہے۔ وہ طرفہ زد میں (ہر قسم کی مہمات کو سرانجام دے لیتا) ہے دعوت کے اس علم کو حضور القرب کہتے ہیں۔ جو کوئی علم دعوت کو زبان نور اور تصور اسم محمد ﷺ نور سے پڑھتا ہے۔ بیشک (حضور پاک ﷺ) کی مبارک مقدس معظم و مکرم روح اور جمیع اصحاب و کبار صغار اور اصحاب بدر رضوان اللہ علیہ اہل دعوت کے گرد بگرد حلقہ باندھ کر آیات قرآن سے اس کی امداد اور رفاقت کے لئے دور مدور علم دعوت پڑھتے ہیں۔ اس قسم کی دعوت اگر ایک بار ہی پڑھی جائے تو قیامت تک اس کا علم (ترقی پذیر رہتا) ہے۔ اور کبھی واپس نہیں ہوتا۔ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمَانِ۔ فقراء کی زبان سیف الرحمٰن ہوتی ہے۔ کے یہی مراتب ہیں۔

اگر کسی شخص کے منہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ لب دہن ڈال دیں تو (اس کی زبان سیف الرحمان بن جائے گی۔) اور اگر باطن میں کسی شخص نے (بیعت کے لئے) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دیئے ہوں (اور آپ نے اسے غوث پاک کے سپرد کیا ہو) تو اسے جملہ دعوتوں کا (تصرف حاصل ہو جاتا ہے) کیوں کہ ان سب دعوتوں کی کلید حضرت شاہ محی الدین علیہ الرحمتہ کے پاس ہے۔ (اور آپ کی عنایت سے حاصل ہوتی ہے۔

ابیات

دعوت تو بس ایک دم ہے کہ دو دم میں تمام
جس کو دو دم حاصل نہیں دعوت میں وہ مرد خام

Marfat.com

دعوت ہو تو ایسی ہو جیسے کہ دعوت قبور
دعوت ہو تو ایسی ہو جس سے حاصل ہو حضور
چاہیئے ہرگز نہیں یہ سیم و زر
جو بھی طالب سیم و زر وہ مثل خر
ہر علم (دعوت) عمل میں لایا ہوں میں
ہر دعوت کو بے شمار بار آزمایا ہوں میں
کاملوں کو ہے یہی عالی مقام
عمل میں ہو اس کے دعوت خاص و عام

جان لو! کہ بعض فقیر خاک کا تصور کرتے ہیں۔ جس سے سر تا قدم ان کا تمام جثہ مطلق خاک ہو جاتا ہے وہ خاک بن جاتے ہیں۔ خاک نظر آتے ہیں۔ اور وہ خاک سے ہی باہر نکل آتے ہیں

بیت

خاکساران جہان کو حقارت سے مت دیکھ
تجھے کیا معلوم کہ اس گرد راہ میں کوئی شہسوار :،

خاکسار فقیر ظاہر میں مردہ باطن میں زندہ جان ہوشیار (اسم اللّٰہ) کی طرف متوجہ اور مشرف دیدار ہوتے ہیں مُوْتُوْاقَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ (ان کا مقام ہے) اور اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ اور اولیاء اللّٰہ مرتے نہیں ان کی (شان ہوتی) ہے

بعض فقیر آگ کا تصور کرتے ہیں۔ آگ میں آمدورفت کے باعث وہ آگ

Marfat.com

ہی بن جاتے ہیں۔
بعض فقیر ہوا کا تصور کرتے ہیں۔ اور ہوا کے ساتھ مل کر ہوا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض فقیر پانی کا تصور کرتے ہیں۔پانی میں غوطہ لگاکر پانی ہی بن جاتے ہیں۔ اس قسم کے چاروں تصور اربع عناصر (کے تصور) کے مراتب ہیں۔ جو فقر محمدی ﷺ معرفت اور توحید سے دور تر ہیں۔ اَللّٰہ بَسْ مَا سِوَی اللّٰہ ہَوَسْ۔

بیت

قدم بقدم چل کر نبی کے حاضر ہو پیش نبی ﷺ
مرد تو بس وہی ہے جو کہ ہے دین پر قوی

شرح علم دعوت

دعوت مثل تبر(کلہاڑا) ۔دعوت مثل تیغ برہنہ دعوت مثل نیزہ۔ دعوت مثل تپ لرزہ ۔ دعوت مثل آتش۔ دعوت مثل بندوق۔ دعوت مثل سنگ۔ دعوت مثل مرگ مفاجات۔ دعوت مثل حاکم امیر۔ دعوت تصرف فیض بخش فقیر روشن ضمیر۔

ابیات

کامل ایسی دعوت پڑھے حکم از خدا
کل و جز کو ایک دم میں کر دے فناء
اس قسم کی دعوت پڑھے حکم از خدا
کل و جز عارف ہو جائیں باطن باصفاء
اس قسم کی دعوت پڑھے حکم از خدا
کل و جز ہو جائے مشرف با لقاء

Marfat.com

دعوت کے چار حروف ہیں۔ "د" "ع" "و" "ت"

(حرف) د سے دائمی حضوری سے مشاہدہ کرنے والا اہل القبور کا شہسوار ہو۔

(حرف) ع سے عیان بین عیان بخش، عالم عین العلم (میں کامل ہو)

(حرف) "و" سے واردات الہام نما جواب با صواب ہر ایک آیات (قرآن) سے حاصل کرنے والا ہو۔

(حرف) "ت" سے صاحب تصور و صاحب توجہ وصاحب تصرف وصاحب تفکرو صاحب تمثل و صاحب ترک و صاحب توکل و صاحب توحید صاحب تجرید و صاحب تفرید و صاحب تفحص محاسبہ نفس اور صاحب توفیق وہی ہے۔ جو دعوت کی ہر ایک "ت" کو اپنے عمل میں لا کر اس کے راز سے آگاہی حاصل کر چکا ہو۔

علم دعوت کی خاصیتیں لکھنے کے لئے تو دفتر درکار ہیں۔ لیکن تھوڑا لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے کی طبیعت میں ملال پیدا نہ ہو۔

لیکن لا نہایت دعوت جس سے سب مطلب مطالب ایک ساعت میں ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔ (وہ تین قسم کی ہے)

(اول) دعوت نور (دوم) دعوت قبور (سیوم) دعوت بد نظر اللہ منظور (ان ہر سہ طریقوں پر) دعوت تمام اور ختم ہو جاتی ہے۔

جان لو! کہ کامل مرشد ہونا آسان کام نہیں ہے۔ کامل کے مراتب میں کل و جز کو اپنے تصرف میں لانا۔ جمیعت حاصل کرنا۔ اور (راہ فقر) کے ہر علم کو اپنے عمل میں لانا بہت مشکل اور دشوار ہے۔

کامل مرشد وہی ہے۔ جو پانچ گنج بے حساب و بے رنج۔ پانچ علم و پانچ درس (یعنی) تعلیم علم علوم رسوم وغیرہ اور (تعلیم) علم علوم حیّ و قیوم (ہر دو علوم)

Marfat.com

سے' اپنے طالبوں اور شاگردوں کو تمامیت علم حاصل کروا دے۔فیض فضل 'بخش و عطا سے بہرہ ور کردے ۔ ہر ایک علم درس کو عمل میں لا کر اس کا تجربہ کروا دے۔ اور توفیق امتحان سے اس کی تحقیق کروا دے۔ تاکہ طالب ہر طریق سے اس کو دیکھ بھی لے اور اس تک پہنچ بھی جائے۔

اول گنج مطالعہ درس غنایت لا شکایت۔ میں ہدایت کا سبق دیتا ہے۔ جس درس و علم سے حکمت و حکم حاصل ہو جاتا ہے ۔اور وہ عطا پر غالب ہو جاتا ہے۔ ایسا طالب صادق جان فدا کرنے والا اور عطا کے لائق ہونا چاہیئے۔ناقص طالب کو (اس راز) سے آگاہ اور محرم کرنا سرا سر خطا ہے۔

دوم گنج علم اور درس ۔ (کامل مرشد) طالب صادق کو جس کا درس دیتا ہے وہ ذکر حامل ہے۔ جس سے ذاکر کامل کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ لازوال ذکر ہے ۔ جس میں فکر سے فنائے نفس حاصل ہو جاتی ہے۔ مراقبہ سے آورد برد کرنے لگتا ہے ۔ (آنے جانے لگتا ہے) اور قرب اللہ سے باوصال ہو کر حضوری مشاہدہ کا حامل ہو جاتا ہے۔

سیوم گنج علم مطالعہ درس تکسیر۔ جس میں دعوت سے حیات اور ممات کی مسخرات کی جاتی ہے ۔(حیات کی مسخرات) سے بادشاہ امراء کو مسخر کیا جاتا ہے۔حاضرات کی (مسخرات سے) ارواح انبیاء 'اولیاء اللہ اور جملہ موکلات سے ہم مجلس ہوتے ہیں۔ اور ان کی حضوری حاصل کر لیتے ہیں۔ اور دعوت قبور کی برکت سے اخلاص خاص کے ساتھ ان کو اپنے حکم میں لے آتے ہیں۔ اور ان سے امداد حاصل کر لیتے ہیں ۔

چہارم گنج علم مطالعہ درس ورد و وظائف کا ہے۔۔۔ (کامل مرشد) اسم اللہ کی برکت سے طالب صادق کو اسم اعظم عطا کر دیتا ہے جس سے وہ واصل (باللہ)

Marfat.com

ہو کر جمعیت حاصل کرلیتا ہے۔ اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

پنجم گنج مطالعہ دیں علم مرشد کا ہے۔ جس سے وہ علم توجہ میں کامل۔ علم تصور میں کامل۔ علم تصرف میں کامل علم معرفت میں کامل۔ علم تفکر میں کامل۔ علم تجلی انوار میں کامل۔ علم غرق مشرف دیدار نفس فناء اور بقائے روح میں کامل علم توفیق میں کامل اور علم تحقیق میں کامل ہو جاتا ہے۔ پہلے فناء پھر بقاء آخر میں لقاء نصیب ہو جاتا ہے۔ پہلے (تصور) انوار بعدہٗ دیدار (پروردگار) سے مشرف ہوجاتا ہے۔۔ بالیقین با اعتبار کے یہی مراتب ہیں۔ یہ جملہ علوم اور ذات و صفات کے کامل مراتب۔ اسم اللہ ذات کے (تصور) شریعت کی (پابندی) اور قرآن مجید کی (تلاوت) سے کھل جاتے اور نظر آتے ہیں۔

ابتداء بھی قرآن مجید میں ہے۔ اورر انتہاء بھی قرآن مجید میں ہے۔ یہی برحق ہے۔ جو حق سے ہے۔ اور حق کے ساتھ ہے۔ اسی کو توحید مطلق کہتے ہیں جو باطل سے بہت دور ہے۔

حدیث۔۔ اَلنِّهَايَتُ الرُّجُوْعِ اِلَى الْبَدَائِتِ۔ انتہاء ابتداء کی طرف جوع کرنے کو کہتے ہیں۔

نیز مرشد کامل وہی ہے۔ جو تصور اسم اللہ ذات اور توجہ باطنی سے نظر کے تبرکات سے طالب کے قلب کو بیدار کر دیتا ہے۔ اور طالب غرق (فی اللہ) ہو کر دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور غیر شرعی باتوں سے استغفار کرنے لگتا ہے۔ یہ بااعتبار اور یقینی بات ہے۔

ابیات

درمیان دیدار کوئی دیوار نہیں ہے
کیسے دیکھے مردہ دل جو ہشیار نہیں ہے

Marfat.com

دیکھنے والے کو حاصل چشم عیاں
قدم بوسی اسی کی کرے جملہ جہاں
جو بھی دیکھے" وہ چھپا لے خویش را
یہ ابتدائی مرتبہ درویش کا
طالبا ہمت سے حاصل کر توفیق تر
سہ طلاق دے دے تو با سیم و زر

مرشد پر اول فرض عین یہی ہے کہ وہ طالب سے پوچھے کہ اے طالب ان پانچ خزانوں ۔ان پانچ قسم کے ورس اور پانچ قسم کے علوم میں سے تجھے کون سا خزانہ پسند ہے۔بیان کر تا کہ تجھ پر عطا بخشش اور نصیب کروں۔ طالب (صادق) کامل مرشد سے مطلوب ہی طلب کرتا ہے۔ جسے وہ مرشد سے حاصل کر لیتا ہے۔ پھر طالب کے وجود میں کوئی افسوس باقی نہیں رہتا۔ وہ با جمیعت لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ نام کے مرشد ۔نان (کھانے والے) مرشد ۔ زبان کے مرشد۔ قصہ خوان مرشد لاف زن' دو زبان کے مرشد ۔پریشان مرشد اور حیوان مرشد تو بہت سے ہیں۔(اس طرح) احمق طالب بھی بے شمار ہیں (جو ایسے ناقص مرشد کی طلب کرتے ہیں)

اگر مرشد کامل ہے تو اس کا طالب صادق دونوں جہان کا بوجھ اٹھانے والا ہوتا ہے۔ اور بے اعتقاد طالب تو اپنی ہی جان کا دشمن ہوتا ہے۔ جو ایک ہزار شیطان سے بد تر ہے۔ کیونکہ شیطان ایمان کا دشمن ہے۔ (جبکہ بے اعتقاد طالب اپنی ذات کا کھلا دشمن ہے) نافرمان' بے حیاء طالب سے کتا بہتر ہے ۔ جو ایک روز کی آشنائی کا ہی لحاظ کرتا ہے۔

میری نظر میں کاذب اور صادق مرشد اور طالب کو ان مراتب سے پہچان سکتے

Marfat.com

ہیں۔ کامل مرشد کا اول مرتبہ یہ ہے کہ وہ نظر سے ناظر کو (ناظر) کر دیتا ہے۔ یا اسے حاضر کر دیتا ہے۔

کیا وہ نہیں جانتا کہ مرشد کا مرتبہ ابتدا (کا یقین کرنا) ہے اور طالب کا مرتبہ انتہا (کی طلب) ہے۔ اس کی نظر معرفت لقا سے مشرف ہونے پر ہوتی ہے۔ اور جو مرشد کامل ہوتا ہے۔ وہ توجہ اور نظر سے طالب کو انتہاء پر حاضر کر کے اس کے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے۔ ورنہ طالب ہمیشہ شوق کی آگ میں جلاء ہو کر جلتا رہتا ہے۔ اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ۔ انتظار موت سے بڑھ کر (تکلیف کا باعث ہوتا) ہے۔

طالب انتظار کا حال احوال دو حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

اس کا مرتبہ مجذوب کا ہوتا ہے۔ یا

اس کا مرتبہ محبوب کا ہوتا ہے۔

مجذوب طالب حجاب میں (محجوب) ہوتا ہے۔ اس کی عاقبت مردود ہوتی ہے۔ اور وہ کسی مطلب کو حاصل نہیں کر سکتے۔

دانا بن اور آگاہ ہو جا کہ مرشد کا مرتبہ ابتدا ہے۔ کہ وہ پہلے ہی روز ابتداء میں اسم اللہ ذات لا زوال قال کا سبق دیتا ہے۔ اور طالب علم معرفت قرب حضوری وصال کا طلب گار ہوتا ہے۔

جو مرشد طالب اسم اللہ کی تعلیم دیتا اسم اللہ کے (آئینہ میں) اس کی انتہا دکھا دیتا ہے۔ اس مرشد کی گردن سے طالب کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مرشد طالب کو ابتدائی سبق اسم اللہ ذات کی تعلیم دیتا ہے۔ جس سے اسم اللہ ذات کے حروف کے درمیان سے (دیدار الٰہی کی تجلیات) سے طالب کو دیدار (نور اللہ) سے مشرف کر دیتا ہے

Marfat.com

بیت

طالبا مجھ سے طلب کر ہر طریق
دیدار وحدت حاصل کر ہو کر غریق

طالب ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ اس میں سراسرار پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ نفس کو فناء کر کے روح کو بقاء نصیب ہو جاتی ہے۔ جس سے طالب باادب' باحیاء فنا فی اللہ باخدا ہو جاتا ہے۔

ابیات

جس کو ہے دیدار سے دائم وصال
جو بھی چاہے کھائے پیئے اس پر حلال
مالک الملکی یہی عارف فقیر
اس کا حق ہے کل و جز پر (خواہ ہو)حاکم امیر
اس کے حلق سے کیسے اترے لقمہ حرام
حلال ہو جائے اس کا ہر لقمہ ہر طعام
نظر کر بر حال احوال عارف خدا
حاصل اس کو یہ مراتب از مصطفیٰ ﷺ
گاہ وہ غضب و جذب میں باجلال
گاہ وہ غرق فی اللہ باجمال
گاہ ممات گاہ حیات اس کو نجات
مردہ کو زندہ کر دے بااسم ذات

اے طالب اللہ سن! اے عالم باللہ سن! اے عارف ولی اللہ سن ! اے

Marfat.com

واصل ہدایت اللہ سن! اے صاحب تصور اسم اللہ ذات با توفیق سن! اے صاحب تصرف اسم اللہ ذات با تحقیق سن! اے خاص طریق سے اسم محمد ﷺ کی طرف متوجہ ہونے والے سن!

چنانچہ مرتبہ فناء فی اللہ و مرتبہ فنا فی محمد رسول اللہ ﷺ و مرتبہ فناء فی الشیخ والے (سن) اے ولی اللہ (سن)۔

جب تک کہ طالب سر تا قدم (نور) توحید میں غرق نہ ہو جائے اور قرب اللہ سے مشاہدۂ تجلیات انوار کر کے دیدار سے مشرف نہ ہو جائے۔(اس کا مطلوب حاصل نہیں ہوتا)اس کے سوا وہ جو کچھ بھی دیکھتا ہے وہ بازیگر کے بے اعتبار مراتب ہیں۔جو معرفت اللہ توحید سے مطلق بعید(دور) اور تقلید محض ہیں۔

توحید کا عالم لاھُوت لا مکانی فی اللہ کا سیرانی ہوتا ہے۔ عالم باللہ بے سر ہو کر(اس کا مشاہدہ کرتا) ہے۔اہل علم عالم فقیر اہل اللہ سے پڑھتا اور جانتا ہے۔

ابیات

سر سے بے سر ہونا راہ راست خاص راز
اپنے وجود سے سن سرھُو کی آواز
بعد ے اگر گم ہو آواز
قبر سے ہی سن لے اب ھُو کی آواز
اس جہاں سے اس جہاں تک ایک دم
اولیاء کے واسطے آدھا قدم

Marfat.com

ماہ سے ماہی تک ان کی نظر
ظاہر باطن دیکھ لے اہل بصر

اگر کوئی تمام عمر ریاضت مجاہدہ' خلوت نشینی چلہ کشی کرتا رہے ذکر و فکر مراقبہ ورد و وظائف تلاوت میں مصروف رہے۔ قائم اللیل صائم الدھر ہو۔ رزق حلال کمانے والا سچ بولنے والا ہو۔ اسی طرح سو سال تک رنج اٹھاتا رہے (تو بھی اسے حق حاصل نہ ہوگا) کیونکہ اس کی سب محنت نام و ناموس کے لئے ہے۔ جو مخلوق خدا میں (اپنی بزرگی کے اظہار کے لئے) اشتہار کا درجہ رکھتی ہے یہ فریب نفس ہے۔ جس سے اس کو لذت جمیعت اور شہرت حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کا مرتبہ حاصل کرنا اور اپنے تصرف میں لانا آسان کام ہے۔ لیکن توحید کی آگ میں جلنا۔ حضوری مشاہدہ معراج میں غرق ہونا فنافی اللہ معرفت نور (میں استقامت اختیار کرنا) دیدار پروردگار کو ایک دم کے لئے برداشت کرنا نفس کے لئے بہت مشکل اور دشوار ہے۔

شوق محبت۔ معرفت حضوری مشاہدہ ساتوں اعضاء کو اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ طالب کے وجود میں ذرہ بھر نفسانی' شیطانی خطرات وسواس۔ واہمات' دنیاوی حوادث' آفات پریشانی ہرگز باقی نہیں رہتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کا فضل ہے جو کامل مرشد طالب صادق کو پہلے ہی روز نصیب کروا دیتا ہے۔ جس سے اس کرم بخش کی آواز۔ قولہ تعالیٰ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ! قَالُوْا! بَلٰی ط سنائی دینے لگتی ہے۔ پ ۹ ع ۱۲

Marfat.com

مثنوی

حالت کونین دیکھو بن کر ناظر عیاں
جو بھی دیکھے اس طرح ہر گز نہیں کرتا بیاں
خلق سے خود کو چھپا لے اور ہوجاخلق پوش
عارف کیسے ہوں ــــ یہ سب خود فروش

دکاندار(پیر)طالب کے کام سرانجام دینے کے لئے ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ صاحب عیاں،کھلی آنکھوں،تماشہ کرنے والا فقیر جو لاھُوت لامکان کے مشاہدہ میں غرق ہوتا ہے(وہی طالبوں کے کام سرانجام دے سکتا ہے)

کتاب(نور الھدیٰ) اسرار الوحی ہے ۔اگر ناقص اس کو پڑھے گا کامل ہو جائے گا۔ اگر کامل اس کو پڑھے گا عامل ہو جائے گا۔ اگر عامل اس کو پڑھے گا مکمل ہو جائے گا۔ اگر مکمل اس کو پڑھے گا اکمل ہو جائے گا۔ اگر اکمل اس کو پڑھے گا جامع مرشد صاحب جمیعت ہو جائے گااگر جامع (مرشد) اس کو پڑھے گا سلطان الوہم فقیر کونین پر امیر نور الھدیٰ ہو جائے گا۔ کہ اس کا مرتبہ کسی کے وہم و فہم میں نہیں آ سکتا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی حد ہے۔او نہ ہی کوئی حساب۔ ایسے مرتبے تک اہل بدعت مردود کیسے پہنچ سکتا ہے

یہ کتاب مجموع الجمعیت۔کل اقلید ہے۔ طالب جس قفل مطالب میں اس کو ڈالتا ہے ۔اس کو کھول کراس کے (خزانوں) کو دیکھ لیتا ہے ۔ اور اس کی متاع کو حاصل کرلیتا ہے۔ طالب پر فرض عین ہے اور(یہ رسول پاک ﷺ) کی سنت عظیم بھی ہے جو صاحب قلب سلیم، بحق تسلیم کو توفیق الٰہی اور صراط مستقیم پر چل کر اپنے آپ کو غرق فناء (فنا فی اللہ) بقاء(بقاء باللہ)

Marfat.com

لقاء(لقاء اللّٰہ) کر کے مشرف حضور اور بہ نظراللّٰہ منظر ہونا ضروری ہے۔

طالب پر یہ بھی لازم ہے کہ اول اپنے نفس کو قتل کر دے تاکہ وہ وجود میں فرعونی انا خدائی کا دعویٰ نہ کرے طالب پر یہ بھی فرض ہے کہ ہوائے نفسانی(ناپسندیدہ) خواہشات کو اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالے تاکہ نفس اپنی ہستی سے نابود ہو جائے۔ طالب کو خود پرستی اور دوسرے ہوا پرستی کی مستی کے ان دو خداؤں کو تصور اسم اللّٰہ ذات کی تلوار سے اپنے وجود میں قتل کر کے فقر معرفت اللّٰہ میں قدم رکھنا چاہیے۔ایسے باطن آباد شخص کو جس نے اپنے نفس کو قتل کر دیا ہو مبارک ہو۔

بیت

قالو ثَلٰثَۃٌ راز کو تو جان لے
دو خدا کو قتل کر پہچان لے

قولہ تعالیٰ ـــ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰهُ (پ۲۵ ع۱۹) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو ہی اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

مثنوی

خود پرستوں کو نہ حاصل ہو خدا
خود پرستوں کا خدا ہے بس ہوا
جان و تن کو کرتا ہو جس نے جدا
نفس کو وہ روک لے بہرخدا

Marfat.com

قولہ تعالیٰ ـــ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى (پ ۳۰ ع ۴) اور جس نے اپنے رب کے مقام (شان) ربوبیت سے خوف کھایااوراس نے اپنے نفس کو بُری خواہشات(ہوائے نفسانی) سے روکا۔پس اس کا ٹھکانہ جنت الماویٰ ہے۔

شرح عین العلم

ہر علم کا مطالعہ محبت معرفت اللہ کے فنائے اور برائے مشاہدہ قرب حضوی فنا فی اللہ کے لئے کیا جاتا ہے۔عین العلم کا عالم اگرچہ مخلوقات میں گمنام ہوتا ہے۔ بہ نظر اللہ دوام منظور ہو تا ہے۔باطن میں وہ اہل قرب اور فرشتوں میں نامور اور مشہور ہوتا ہے۔

ہر علم کامطالعہ تجلی انوار غرق فنافی اللہ مشرف دیدارپروردگار کے لئے کیا جاتا ہے۔ جو کوئی اس علم پر اعتبار نہیں رکھتاوہ کافر اہل زنار ہے۔ اس علم کا مطالعہ مجلس ملاقات انبیاء علیہ السلام کے لئے کیاجاتا ہے۔ جو علماء کے نصیب ہوتا ہے۔ ایسے عالم جو انبیاء کے (علم) کے وارث ہیں۔ نہ کہ ایسے عالم جو نفس کی ریا کاری اور ہوا کے وارث ہوں۔کیونکہ ہوا خدا تعالیٰ کی معرفت اور انبیاء علیہ السلام کی مجلس سے روک دیتی ہے۔ اس علم کا مطالعہ رحمان کے (احکام) کے موافق لور شیطان کے مخالف ہے۔ اس قسم کے علم کے عالم خدا تعالیٰ کے دوست۔نجات کا وسیلہ اور حیات النبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔

جان لو!کہ اس قرآن مجید۔حدیث قدسی وحدیث نبوی ﷺ کے جملہ علم

Marfat.com

علوم کا مجموعہ حاصل کرنا علم عین سے ہے۔ علم عین کا پڑھنا فرض عین ہے۔ اور عین کا عالم عین کہنا عین سننا" عین دیکھنا عین جاننا اور عین ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ عین کے سوا سب کچھ بھلا دیتا ہے۔ عین "ع" علم عین کا ایک حرف ہے۔ حضور پاک ﷺ کا (شرف علم) بھی حرف عین (علم) سے ہے۔ اور دنیا میں مشاہدہ قرب اللہ حضوری معراج عین سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور جو عالم علم عین پڑھتا ہے لایحتاج ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ -- مَنْ تَعَلَّمَنِیْ حَرْفًا فَهُوَ مَوْلَایَ جس نے مجھے ایک حرف تعلیم کیا وہی میرا مولا ہے۔ یہ حرف عین ہے۔ جو کہ عین عبادت۔ عین ارادت۔ عین اجازت اور عین عنایت ہے۔ لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ بھی یہی ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

جاننا چاہیے کہ کامل عارف ازل باوصال ولا خلل ہوتا ہے۔

کامل عارف ابد فنافی اللہ از مہد تالحد اللہ الصمد ہوتا ہے۔

کامل عارف دنیاودین کلوکاندار (ٹھیکیدار) چوں وچراں۔ نام وناموس اور نفسانی برے کاموں میں پھنسا ہوتا ہے۔

کامل عارف عقبیٰ جس کی نگاہ حور و قصور کے حصول پر ہوتی ہے۔ وہ صاحب تقویٰ ہوتا ہے۔ اور طلب بہشت (راحت و آرام) سے اس کے نفس کو وقتی خوشی محسوس ہوتی ہے۔

کامل عارف نفس فناء۔ روح بقاء دیدار لقاء۔ نہ خدا نہ خدا سے یکدم جدا۔ نہ قرب حضوری سے جدا۔ ہمیشہ مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ملازم

Marfat.com

ہے۔ کامل عارف حکیم و عارف کامل قدیم اور عارف کامل صراط المستقیم کے یہی مراتب ہیں۔ وہ مردہ دل جاہل سے خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ شیطان مردود سے چاہتا ہوں

تصور اسم اللہ ذات سے دل میں سر تا قدم نور انوار پیدا ہو جاتا ہے اور یہ اہل تصور مشرف دیدار کے مراتب ہیں۔ذکر و فکر ۔ورد و وظائف سے مخلوقات رجوع کرتی ہے ۔نفس موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ وسوسہ واہمات خیال کی تجلی ہونے لگتی ہے ۔ جس سے (شیطانی) مجلس ظاہر ہو جاتی ہے۔ جس کو احمق حضوری وصال جانتے ہیں۔ خبردار ہو جا کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ جو کچھ کسی برتن میں ہوتا ہے وہی اس میں سے نکلتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ان کے وجود سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔

جان لو! کہ ہدایت صاحب غنایت ولی اللہ صاحب ولایت۔ اولیاء اللہ میں لا یحتاج غنی (فقراء) میں سرفہرست۔ فیض و فضل عنایت ازلی سے سرفراز۔ کونین پر حاکم امیر اولی الامر۔ مالک الملکی روشن ضمیر فقیر ہی ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ فقیر کی نظر میں دنیا کا بادشاہ غریب۔ عاجز ۔۔ مفلس' مستحق گداگر بے جمیعت' کسی حقیر کی مانند پریشان ہوتا ہے۔ کیونکہ جو فقیر توفیق تمام رکھتا ہے وہ ظاہر و باطن کے خزانوں پر تحقیق کی نظر سے ہی تصرف حاصل کر لیتا ہے۔ اسی کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ اور اولیائے کل کا مرتبہ رکھنے والا لَا یَحْتَاجُ اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے کوئی احتیاج نہیں رکھتا۔

الحدیث۔۔۔ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ لوگوں میں سے بہتر وہی

Marfat.com

ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے

فرد

فقر لا یحتاج ہے جو با خدا
اس کو خطاب بارگاہ سے اولیاء

نیز اولیاء فقیر صاحب توفیق کو بھی کہتے ہیں۔ کہ جس نے کونین کو نظر سے طے کرکے رائی کے دانہ کی طرح اس کی تحقیق کرلی ہو۔ صاحب توفیق اس کو بھی کہتے ہیں۔۔ جس نے (باطنی) زندہ وجود کو اختیار کرلیا ہو۔ قولہ تعالیٰ۔
وما توفیقی الا باللہ

نیز اولیاء فقیر اس کو بھی کہتے ہیں جو تصور اسم اللہ ذات سے ہر دو جہاں کے ہر ایک درجات کو توجہ تصرف سے روبرو کرلے۔ اور تفکر سے تمام کل وجزوہ عالم کو اپنے سامنے اس کا تماشہ دیکھنے کے لئے حاضر کرسکے۔ اور ہر ایک عالم کو فیض بخش کر فضل سے بہرہ ور کردے۔

نیز اس قسم کے مراتب والے کو بھی اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ جو اسم اللہ ذات کے تصور اور توجہ تحقیقات اور کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے تصرف سے ہر ایک ارواح انبیاء اولیاء اللہ کو حاضر کرلے۔ یا یہ کہ اپنے آپ کو انکی حضوری مجلس میں پہنچا سکے۔ اس کو فقیر اولیاء اللہ قوت العلم سے صاحب طے حیّ القیوم بھی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ اسم اللہ ذات کے تفکر تصرف سے حاضرات کے تصور کے ساتھ جملہ فرشتوں کو حاضر کرکے ان کو اپنے تصرف میں لاکر ہر ایک فرشتہ موکل سے اپنی قسمت اور

Marfat.com

نصیب حاصل کر لے۔ چنانچہ بعض کو فرشتہ موکل علم کیمیاء اکسیز کی ترتیب اور خاصیت بتا دیتا ہے۔ جس کو وہ اپنے تجربہ و آزمائش سے اپنے عمل میں لے آتا ہے۔ بعض کو فرشتہ اور موکل اسم اعظم کے علم کی تعلیم دے دیتا ہے۔ بعض کو فرشتہ موکل پتھروں میں پڑے ہوئے سنگ پارس کی طرف اشارہ کر دیتا ہے۔ یہ اشارہ بشارت کا اشارہ ہے جس سے سنگ پارس کو لے کر جب وہ لوہے کے ٹکڑے سے رگڑتا ہے تو وہ مطلق زر سرخ بن جاتا ہے۔ بعض کو فرشتہ موکل وہ وحی جو جبرائیل علیہ السلام (بصورت آیات قرآنی حضور پاک ﷺ کے قلب پر منجانب اللہ تعالیٰ نازل فرماتے تھے) قرآن مجید کی ان آیات کی شان نزول مقام، وقت مجلس اس کی تفسیر اور احادیث بیان کر دیتے ہیں۔ اور ابتداء سے انتہاء تک تمام علوم جو پیغمبران عظام (پر نازل ہوئے) ہیں۔ اس علم کی تعلیم دے دیتے ہیں۔ ایسے فقیر کو لا یحتاج ولی اللہ کہتے ہیں۔

ولی اللہ فقیر اور ولی اللہ فقیر کی توجہ سے طالب پہلے ہی روز لا یحتاج اور کامل فقیر ہو جاتا ہے۔ اسے نہ تو ریاضت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور نہ ہی مجاہدہ میں تکلیف اٹھانے کی حاجت۔ اللہ تعالیٰ کے کل و جز خزانے ایک ہفتہ یا پانچ روز میں نصیب ہو جاتے ہیں۔ یہ کامل قادری کے مراتب ہیں۔ اگرچہ وہ مجرب کھانا کھائے۔ اپنے جسم پر اطلس کا قیمتی لباس پہنے شیریں شربت نوش کرے۔ نظر سے طالبوں کو حضوری کرا دے اور کسی شخص سے کوئی حاجت نہ رکھے۔ یہی کامل قادری کے ابتداء کے مراتب ہیں۔

شرح ذبح چہار مرغ و شرح باطن صحیح و شرح راحت روح رنج جس میں

Marfat.com

وجود کا ہربال ذکر سبحانی میں تسبیح خوان بن جاتا ہے۔
بعض کو مراقبہ کی توفیق سے معراج نصیب ہو جاتا ہے۔ بعض کو مراقبہ سے قرآن مجید کی آیات کے متعلق(ان کی شان نزول تفسیر اور تاثیر کا علم) حاصل ہو جاتا ہے۔

بعض مراقبہ میں فنا فی اللہ ذات سے حضوری ہو جاتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جس کو حضوری کشف نصیب ہو جاتا ہے۔ اسے شرم آتی ہے کہ وہ علم بیان کے مطالعہ میں(مصروف ہو) اور زبان کھولے۔

الحدیث۔۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔۔۔۔۔جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان قال کے بیان سے بند ہو گئی۔ کیونکہ وہ ہر وقت حضوری دیدار سے مشرف رہنا پسند کرتا ہے مرشد کے لئے یہ عین فرض ہے کہ وہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز اور لازمی طور پر ان مراتب تک پہنچا دے۔ کامل قادری کو یہ توفیق اور قوت باطنی تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔جس سے نفس کا تزکیہ ہو کر وہ قید میں آجاتا ہے۔ تصفیہ قلبی سے وجود میں روشنی پیدا ہوجاتی ہے۔ تجلیہ روح سے معرفت توحید کھل جاتی ہے۔ اور سِر کی تجلیات سے فنا فی اللہ میں داخل ہوجاتا ہے۔ (گویا کہ چاروں پرندے سنت ابراہیمی پر عمل کر کے ذبح کر کے قدرت کاملہ سے زندہ ہو گیا۔)

جو کوئی پہلے اس قسم کی (تجلیات) سے اپنے وجود کو نور اور قرب حضور سے پختہ کر لیتا ہے۔وہ اس لائق ہے کہ قبور پر دعوت پڑھے۔ جب صاحب دعوت عامل قبور و کامل حضور اور بد نظر اللہ منظور عوت پڑھنے کے لئے کسی

Marfat.com

صاحب قبر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یا کسی قبر کی زیارت کے لئے روانہ ہوتا ہے ابھی وہ اپنے گھر سے قدم نہیں نکالتا کہ روحانی اس کے استقبال کے لئے آکر اس سے ہم سخن ہو جاتا ہے۔ اس کے قبر تک پہنچنے سے پہلے روحانی اس کو دلیل 'وہم' خیال فہم سے الہام کرتا ہے۔ یا قلب سے جو گوشت کا ٹکڑا ہے یہ جثہ نور ایمان ہے یا جثہ شہادت جان سے سابقی حال مستقبل کی حقیقت بیان کر دیتا ہے۔ ابھی صاحب دعوت قبر پر اس کی زیارت کے لئے نہیں پہنچتا کہ وہ روحانی اس کی دینی و دنیاوی مہمات کو سرانجام دے دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قبر پر دعوت پڑھنے کی نیت کرے اور قبر تک جاتے ہوئے راہ میں روحانی استقبال نہ کرے تو معلوم ہونا چاہئے کہ روحانی جلالیت اور غضب میں ہے روحانی اپنے خلوت خانہ قبر میں ہشیار اور جنگ کے لئے تیار ہے۔ اگر دعوت پڑھنے والا عامل کامل ہے تو جب وہ قبر پر پہنچے تو اسے چاہئے کہ قبر پر گھوڑے کی سواری کی طرح سوار ہو جائے۔ پہلے فاتحہ پڑھے۔ بعد ازاں اسم اللہ ذات کا تفکر کرتے ہوئے جثہ نور کی توفیق تجلی رفیق سے قبر کے اندر داخل ہو جائے۔ اور اسم اللہ ذات کے غلبات سے روحانی (اہل دعوت) سے ہم سخن ہو جائے گا۔ اور اس کے جو بھی دینی اور دنیاوی کام ہیں ان کو سرانجام کر دے گا۔

نیز شرح دعوت قبور

اگر صاحب دعوت عامل قبور یہ دیکھے کہ روحانی قہر و جلالیت کی وجہ سے اہل دعوت کو اپنی قبر کے نزدیک نہیں آنے دیتا تو دعوت کے عامل کو چاہئے کہ نجس

Marfat.com

نجاست سے روحانی کی قبر کو (پلید کر دے) اور روحانی کو اس کے مرتبہ سے بے مرتبہ 'اس کے منصب سے بے منصب ' ولایت سے بے ولایت کر دے ۔وہ اس کا غوثی قطبی کا شہادت کا مرتبہ سلب کر لے۔ جس سے روحانی تائب ہو کر حکم ماننے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام سے عاجزی کے ساتھ کلام کرنے لگتا ہے ۔ بعد ازاں (صاحب دعوت) اسم اللہ ذات کے تصور سے اس کا مرتبہ ولایت اور درجات اس کو واپس بخش دیتا ہے۔ (بلکہ اپنے پاس سے) کچھ عطا بھی کر دیتا ہے۔ اس قسم کے اہل دعوت کو صاحب دعوت تیغ برہنہ صاحب شجاعت شہسوار اہل ذوالفقار قاتل موذی کفار کہتے ہیں۔ جو ہمیشہ مجلس محمدی ﷺ میں حاضر رہتا ہے اور دین پر قوی ہوتا ہے۔خدا تعالیٰ کی راہ کے عامل مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ تصور اسم اللہ ذات سے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ مقام کشف القلوب اور کشف القبور بھی کھل جاتا ہے ۔ لیکن کشف القلوب اور کشف القبور کے علم سے حضوری مراتب حاصل نہیں ہو سکتے۔ الف (اسم اللہ) کے علم سے ہزار الہام اور علم الف سے ہزار مقام حاصل ہو جاتے ہیں۔۔ اور علم الف سے ہی تمام علم ختم ہو جاتے ہیں۔ جو طالب ایک ہی دم میں کشف قلوب 'کشف قبور اور مراتب حضور کو جملہ الف (کے علوم) سے طے نہیں کرتا۔ تو وہ اگر عمر بھر (ریاضت و مجاہدہ) کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے تو بھی معرفت فقر کے مرتبہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

الحدیث۔۔۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ اگر تم کسی کام کی انجام دہی میں حیرت زدہ ہو جاؤ تو اہل قبور سے

Marfat.com

استمداد کرو۔

اگر مردہ دل بے باطن تمام عمر قبر پر پڑھائی کرتا رہے تو بھی ہرگز جواب با صواب وصل نہ کر سکے گا۔ بلکہ الٹا رجعت کھا کر حیرت میں مبتلا عبرت کا نمونہ بن جائے گا۔

جاننا چاہیے کہ گنج کیمیاء۔ گنج سنگ پارس۔ گنج اسم اعظم اور گنج نظر عظیم میں سے ہر ایک گنج (خزانہ) اہل دعوت قبور کو توفیق کی قوت سے حضوری (اہل قبور) سے تصرف میں آ جاتا ہے موکل اور روحانی ان میں سے ہر ایک حاضر رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موکل اور روحانی اہل دعوت کے (فیض و بخش) کا محتاج ہوتا ہے۔ جبکہ دعوت قبور پڑھنے والا لامحتاج اور ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے۔ مرشد کے لئے طالب کو پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچانا لازم ہے۔

ابیات

اول مرشد سے طلب کر دنیا درم
تاکہ ہو عارف خدا اہل از کرم
اول مرشد سے طلب کر اسم اعظم
تاکہ وجود میں رہے نہ باقی غم
اول مرشد سے طلب کر قدر از قدر
تاکہ تیری نظر سے خاک بھی ہو سیم و زر
اول مرشد سے طلب کر دیدار کن

Marfat.com

بعد ازاں طلب کر راز کُن
آنکھ ایسی ہو کہ ہو دیدار بیں
جو بھی بے دیدار ہے وہ ہے لعین

شرح وجودیہ

آدمی کے وجود میں چند جسم ہیں۔جن کی چند قسم ہیں ۔ اوران کے چند اسم ہیں ۔ کیونکہ آدمی کا وجود ایک خزانہ (ایک) گنج طلسم ہے ۔ اس اسم طلسم اور جسم کا حصول فنا فی اللّٰہ میں غرق ولی اللّٰہ کو ہوتا ہے۔ اولیاء اللّٰہ با قرب سبحانی۔ بعض کا جسم ہمیشہ علم علوم کے مطالعہ اور معرفت(الٰہی) کے مطلب مطالب حاصل کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ اور کتاب دل حیّ و قیّوم اوراق سے تجلی برق انوار رحمت کا دیدار (مشاہدہ) کرتا رہتا ہے۔ بعض جسم عقل حکمت انسانی شعور (یعنی عرفان ذاتی) سے مشرف ہوتے ہیں۔ بعض جسم ناسوت میں مبتلا مردہ دل مطلق نفسانی ہوتے ہیں۔ بعض جسم خطرات ۔وسواس واہمات شر شیطانی میں خناس خرطوم کا شکار ہوتے ہیں۔بعض جسم کھانے پینے شہوت کے غلام ہوتے ہیں۔ وہ احمق گدھے بیل جیسے حیوانات سے بھی بد تر ہوتے ہیں۔ بعض جسم کفر شرک سے بیزار مشرف دیدار ہوتے ہیں۔

شرح محمدی ﷺ کے عظیم مرتبہ کو حاصل کرنے والے عارف عیانی ہوتے ہیں۔ بعض جسم اپنی (بری یا اچھی) خصلت کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اَلْعَادَۃُ لَا یُرَدُّ اِلَّا بِالْمَوْتِ عادت موت تک ساتھ نہیں چھوڑتی۔ ایسے لوگ نادان بچوں کی مثل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک جسم و جثہ ہفت اندام کی

Marfat.com

شرح تو بیان کر دی گئی۔ لیکن ہر قسم کے نیک و بد کے حصول کا پیشوا طریقہ تحقیق کا عمل اور حساب ہے جو کوئی چاہتا ہے کہ اسے بے حساب بے حجاب اور جملہ ثواب ایک ہی ثواب میں حاصل ہو جائیں۔ نور ایمان وجود میں روشن ہو جائے۔ اور بلا حساب کتاب بہشت میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کنہ اختیار کرے۔

خبردار ہو جا کہ بعض لوگوں کا جسم دنیا میں اس کے جلال و جمال کا نمونہ ہوتا ہے۔ اللہ بس ما سوئی اللہ ہوس

شرح وجودیہ (اختتام کو پہنچی) اے عالم حکیم۔ اے عارف عاقل۔ اے عالم۔ اے احمق جاہل اس حدیث کو بھی مد نظر رکھنا چاہیئے۔

الحدیث۔ لَا تُکَلِّمُ کَلَامُ اَلْحِکْمَۃِ عَنِ الْجُھَّالِ

حکمت کا کلام جاہلوں کے سامنے بیان نہ کرنا چاہیئے۔

ابیات

بے سر خدا کو دیکھنا بالکل روا
ظاہر آنکھیں کیسے دیکھیں گی خدا
وہ آنکھ جو کہ ہے مخلوق صفت
اس آنکھ کو حاصل نہیں توحید قرب معرفت
دیکھنے والا جو واقف راز کا
یہ مرتبہ ہے عاشق جانباز کا
ایک جثہ سے نو جثے آشکار
پھر ہر ایک جثہ سے نکلیں گے بے شمار

Marfat.com

یہ مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مراتب ہیں یہ ارادہ وجہ شرف السعادت علم عین العبادت اور کامل الکل کی اجازت کے مراتب ہیں۔ ان مراتب کو انتقال موت بھی کہتے ہیں۔ان مراتب کو معرفت کی موت حیات الوصل بھی کہا جاتا ہے۔ ان مراتب کو حیات القرب مشاہدہ الانوار مشرف دیدار کی موت بھی کہتے ہیں۔ اہل ناسوت کی موت کے بعد ان کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ ان کلوجود خراب ہو جاتاہے ۔ خاک میں مل کر خاک اور بود سے مل کر نابود ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہل لاہوت لا مکان کا وجود اس کے ساتوں اعضاء قبر کی مٹی میں بھی درست رہتے ہیں ۔ کیونکہ تصور اسم اللہ ذات سے اس کا جثہ پاک ہو جاتا ہے۔ نور قلب میں روح(داخل ہو کر) اسے پاکیزگی سے (دائمی حیات) نصیب ہو جاتی ہے جس سے وہ ہمیشہ انبیاء اولیاء اللہ کا حضوری ہوتا ہے۔ اس قسم کی موت کو قرب المعبود کہتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی نظر میں بحکم پروردگار موت اور حیات ایک ہو جاتی ہے۔ جس میں وہ کونین کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ بلکہ حیات کی نسبت ممات میں ان کا درجہ قرب حق تعالیٰ سے اعلیٰ ہو جاتا ہے۔اورر ان کو توفیق کی بہت زیادہ قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

الحدیث۔۔۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ ؕ

جان لو! کہ اولیاءاللہ مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔(conversion of life)اعتبار و یقین کے قابل یہی بات ہے جو کوئی(دنیوی)حیات میں ممات کے مراتب حاصل کر لیتا ہے وہی واصل

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہیں لمعات

تیسری قسم

یہ وہ لمعات ہیں جو عارف کے سینے سے ظاہر ہوتے ہیں جن میں قسمت کا نصیب ہو اور عارف جب مرشد سے بیعت ہو چکا ہو تو اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا نور سے آتا ہے) جیسے کہ بیعت میں ہے مرشد کامل سے بیعت سے اور بیعت میں سب کچھ حق کا نور سے نئی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں یہ لمعات کی تجلی کی کثرت سے قلب تصرف میں بالکل آ جاتا ہے جیسے کہ بیعت قبور کے علم شیوخ سے صاحب تصرف ہو جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ عقیدت و محبت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے اس کا باطن معمور ہوتا ہے

۔ نماز میں تہجد پڑھنے سے اس کا وجود منور ہوتا ہے

۔ کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کو اس کی شرائط کے ساتھ پڑھنے سے وہ شخص مسرور ہوتا ہے

یا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے عشق حقیقی کی بجائے مرقوم سے وہ کونین پر ظہور ہوتا ہے

ان میں سے کسی عمل کی قبولیت سے جب وہ وصل حاصل کر لیتا ہے۔ تو جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکل آتا ہے اسی طرح عارف باللہ کے ایک جثے سے کئی جثے باہر نکل آتے ہیں۔ چار جثے تو نفس کے ہیں۔ نفس امارہ، نفس ملہمہ، نفس لوامہ، نفس مطمئنہ۔ اور تین جثے قلب کے ہیں۔ قلب سلیم۔ قلب منیب۔ قلب شہید کا جثہ اور دو جثے روح کے ظاہر ہو

Marfat.com

جاتے ہیں۔ ایک جثہ روح جملوی کا اور ایک جثہ روح نباتاتی کا۔ جب یہ تمام جثے ان جثہ سے ہم ...ت ہو جاتے ہیں۔ تو غیب الغیب سے ایک جثہ نور مثل تجلی انوار برق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس جثہ کا نام توفیق الٰہی ہے۔ جو نفسانی جسموں کو حکم کرتا ہے کہ وہ جثہ قلب سے بغل گیر ہو جائیں۔ جس سے قلب مردہ (یعنی معدوم) ہو جاتا ہے اور روح زندہ ہو جاتی ہے۔ پھر روح کے جثہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ توفیق الٰہی سے سلطان الفقر کے جثہ سے بغل گیر ہو جائے۔ جس سے روح (نور سلطان فقر میں گم ہو کر) جثہ سر کو زندگی مل جاتی ہے اور طالب اللہ سر تا قدم اس کے ساتوں اعضاء نور ہو جاتے ہیں۔ اور طالب اللہ ہمیشہ کے لئے حضوری ہو جاتا ہے۔ مرشد کے لئے یہ فرض عین ہے کہ وہ طالب کو پہلے ہی روز لازمی طور پر اس مقام (حضوری) پر پہنچا دے۔

بیت

نفس قلب روح سر سب کچھ گیا
جثہ نوری مل گیا با نور وحدت با خدا

جو کوئی ان مراتب کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے لئے حیات اور ممات یکساں ہو جاتی ہے۔ اور جو کوئی مرتبہ فقر پر پہنچ گیا اسے حدیث پاک کے مطابق اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہُ "جب فقر اختتام پذیر ہو جاتا ہے تو وجود میں اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے" کا مقام نصیب ...جاتا ہے۔

اہل نور کا نفس نور۔ (قلب نور) روح نور (سر نور) ان کا ہر عمل نور اور وصال نور سے وہ حضوری تمام ہوتے ہیں۔ یہ سخن کُن کے مراتب ہیں۔ لاف زن

Marfat.com

اس راہ کی گواہی سے تعلق نہیں رکھتے

شرح کامل مکمل عاشق واکمل جامع معشوق اولیاء اللہ فقیر

جان لو! کہ عاشق فقیر کا مرتبہ ابتداء بھی دیدار ہے متوسط بھی دیدار ہے اور اس کا انتہاء مرتبہ بھی دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔

ابیات

نحنُ اقرب سے ہے وہ نزدیک تر
شہ رگ سے نزدیک دیکھوں با نظر
اس جگہ نہ تو مکاں ہے نہ نشاں
کون و مکان سے بھی باہر وہ جہاں
گر کوئی مجھ سے کہے کہ وہ دکھا
طالبوں کو حاضر کر دوں با خدا

قولہ تعالیٰ۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ میں ری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ یہ فقر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ فقر کی طالب کو حضرت بی بی رابعہ اور حضرت بایزید کے مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ جو فقیر خدا تعالیٰ کا عاشق ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا معشوق ہو جاتا ہے۔ فقیر جو کچھ بھی کہتا ہے قرآن مجید کی آیات کے مطابق کہتا ہے۔ نہ کہ نفسانی خواہشات سے کلام کرتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔۔۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ

Marfat.com

ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (پ۱۵ع۱۶)

اپنے آپ کو ان لوگوں کا پابند کر لیجئے جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔جو اسی کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اور تمہاری آنکھ ان لوگوں پر نہ ٹھہر جائے جو مادی دنیا کی زینت کے طلب گار ہیں۔اور نہ ہی ان لوگوں کی راہ چلئے جن کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے۔ اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔اور جن کی (غفلت اور بد اعمالی) حد سے بڑھ گئی ہے۔

عاشق معشوق محبوب ربانی' اور عاشق جانی کو قرب قلب میں دیدا کرنے سے زندگی کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ یہ آیت بھی زندہ قلب (فقراء) کے متعلق ہے۔

قولہ تعالیٰ ـــــ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَّ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پ۳ ع۳)

جب ابراہیمؑ نے عرض کی میرے رب مجھے دکھا دے تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ارشاد ہوا کیا تجھے اس پر ایمان نہیں ۔عرض کی (ایمان تو ہے) اطمینان قلب چاہتا ہوں حکم ہوا چار پرندے لے کر ان کو (اپنے ساتھ مانوس کر لیجئے) اور ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت (قیمہ کر کے) مختلف پہاڑوں پر رکھ دیجئے۔ پھر ان کو آواز دیجئے۔ وہ دوڑتے ہوئے تمہاری طرف آئیں گے۔ جان لو! کہ اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم ہے۔

Marfat.com

یہ حدیث قدسی بھی عاشق و معشوق کے بارے میں ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ آدَمَ مُضْغَۃٌ فِیْ فُوَادٌ وَّ فُوَادٌ قَلْبٌ وَفِیْہِ رُوْحٌ وَفِیْہِ سِرٌّ وَفِیْہِ خَفِیٌّ وَ فِیْہِ یَخْفٰی وَفِیْہِ اَخْفٰی وَ فِیْہِ اَنَا ۔۔۔۔۔۔۔۔ بیشک بنی آدم کے وجود میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے (جس کو دل کہتے ہیں) اس کے اندر (نوری) قلب ہے۔ اس کے اندر روح ہے اور اس کے اندر سر ہے۔ اس کے اندر مخفی (لطیفہ) ہے۔ اس کے اندر (خفی) ہے۔ اور اس کے اندر اخفیٰ ہے۔ اور اس کے اندر انا میں ہوں۔ (یعنی میرا نور ہے۔ قولہ تعالیٰ وَ فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور (میرا نور) تمہارے نفسوں کے اندر موجود ہے۔ تم اسے دیکھتے کیوں نہیں۔ (پ ۲۶ ع)

ابیات

نفس کو چھوڑ دو اور دیکھو خدا
نفس ہے تیرا حجاب اور دیگر ہے ہوا
چھوڑنے کا نفس کو ہو کیسے کام
غرق فی التوحید ہو جا صبح وشام

عاشق کے بارہ میں بھی حدیث قدسی ہے۔ قولہ تعالیٰ ۔مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَ مَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشِقَنِیْ وَ مَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَ مَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَتُہٗ وَاَنَا دِیَتُہٗ ۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔جو میری طلب کرتا ہے۔ وہ مجھے پا لیتا ہے۔ جس نے مجھے پا لیا اس نے میری پہچان کر لی۔ جس نے میری پہچان کر لی اس نے مجھے اپنا محبوب بنا لیا۔ جس نے مجھے اپنا محبوب بنا لیا وہ مجھ پر عاشق ہو گیا۔ جو مجھ پر عاشق ہوتا ہے میں اس کو

Marfat.com

قتل کر دیتا ہوں۔ جس کو میں قتل کرتا ہوں اس کی دیت مجھ پر لازم ہو جاتی ہے۔ او
میری ذات کا (حصول) ہی اس کی دیت ہے۔

عاشق چند صفات رکھتے ہیں۔

عاشق نظار مشرف دیدار۔۔ اس کی نظر میں دنیا و عقبیٰ زشت و خوار۔۔ قولہ تعالیٰ
مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (پ ۲۷ ع ۹)

دوم عاشق ہوشیار۔۔

سیوم عاشق دیدار باتوجہ پردہ بردار

چہارم عاشق جاں فدا بے اختیار

پنجم عاشق ہمیشہ در انتظار

عاشق کے (عشق) کی قیمت یہی ہے کہ وہ ہوائے نفسانی کو قطع کر دے۔

ابیات

خوں بہا میرا ہے بس دیدار خدا
دیت میری فقط ہے اس کا لقاء
بے چشم دیکھوں یار کو ہم سخن ہوں بے زباں
عاشقوں کا یہی حال ہے اندر جہاں
چاہیے گر عشق تو بے سر ہو آ
تا کہ حاصل ہو تجھے وحدت لقاء
سخن با سخن ہے باحق ہم کلام
معرفت توحید ختم شد تمام

Marfat.com

قتل کر دیتا ہوں۔ جس کو میں قتل کرتا ہوں اس کی دیت مجھ پر لازم ہو جاتی ہے۔اور میری ذات کا (حصول) ہی اس کی دیت ہے۔

عاشق چند صفات رکھتے ہیں۔

عاشق نظار مشرف دیدار۔۔ اس کی نظر میں دنیا و عقبیٰ زشت و خوار۔۔۔قولہ تعالیٰ
مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (پ۲۷ ع۵)

دوم عاشق ہوشیار۔۔

سیوم عاشق دیدار با توجہ پردہ بردار

چہارم عاشق جاں فدا بے اختیار

پنجم عاشق ہمیشہ در انتظار

عاشق کے (عشق) کی قیمت یہی ہے کہ وہ ہوائے نفسانی کو قطع کر دے۔

ابیات

خوں بہا میرا ہے بس دیدار خدا
دیت میری فقط ہے اس کا لقاء
بے چشم دیکھوں یار کو ہم سخن ہوں بے زباں
عاشقوں کا یہی حال ہے اندر جہاں
چاہیے گر عشق تو بے سر ہو آ
تا کہ حاصل ہو تجھے وحدت لقاء
سخن با سخن ہے باحق ہم کلام
معرفت توحید ختم شد تمام

Marfat.com

مراتب عاشقاں کا یہی مذکور ہے
ابتداء بھی نور آخر نور ہے

قولہ تعالیٰ—— نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (پ۱۸ ع۱۱) یہ نورٌ علیٰ نور کا (مقام نور) ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اس نور کی ہدایت عطا کر دیتا ہے۔

مثنوی

چاہتا ہے تو گر دیدار خدا
غرق فی التوحید ہو فی اللہ فناء
غرق بھی بس غلط ہے ہو روشن ضمیر
با عیان دیدار کر کامل فقیر

عشق کا قاضی حقیقی عاشق مشرف دیدار سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔

ایک گواہ تو اس کا دنیا جیفہ مردار سے بے زار ہونا ہے اور دوسرا گواہ یہ ہے کہ وہ کفر شرک بدعت سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ جس (عاشق) کو یہ دونوں گواہ میسر ہوتے ہیں۔اس کو (راہ عشق) میں دو مراتب بھی مل جاتے ہیں

ایک ذوق لازوال

دوم شوق باوصال

مثنوی

عاشق ہوں لا زوال ہوں اہل کرم
کیسے پہنچیں گے اس جگہ عاشقاں اہل صنم

Marfat.com

حسن کو بھی چھوڑ احسن راز بین
پھر محرم اسرار ہو گا بالیقین

یہ راہ ثابت قدمی اور (پختہ) اعتقاد سے طے کی جاتی ہے۔ دوسرے یہ راہ ذکر مذکور (کی راہ نہیں) ہے۔ بلکہ قبر تک پہنچنے تک جمعیت حضوری کی راہ ہے۔

قولہ تعالیٰ ــــــ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ (پ۱۴ ع ۶) اپنے رب کی عبادت کرو تاکہ تمہیں یقین کے (درجات) حاصل ہو جائیں۔

شرح غرق و طے

ابیات

عالموں کی طلب تو ہے کیمیا
عارفوں کی نظر میں ان کا خدا
کیمیا گر کے دونوں جہاں خراب
عارف تو ہیں غرق فی اللہ بے حجاب
زاہدوں کا تقویٰ ہے بہر ثواب
ہر کسی کے ہیں مطالب با جواب
عاشقوں کی قوت تو ہے بیاں کباب
فقر فی اللہ مثل عنقا بے حساب

نیز شرح طے و طاعت

طالب جو رحمت کی بارش کا پیاسا ہے۔ اسے معرفت کے گہرے دریا کو

Marfat.com

نوش کرنے کا ذکر سکھایا جاتا ہے۔ جس کا پانی پی کر وہ یکدم (سیراب ہو جاتا) ہے۔ کامل مرشد (طالب صادق کو) ایک رات دن یا ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا ایک سال میں یا ہر گھڑی یا ہر لحظہ یا طرفہ ز ، (طے کے طریقہ سے)(دریائے توحید دریائے رحمت دریائے کرم کا پانی پلا دیتا) ہے۔ بلکہ (کامل مرشد) تو جان بلب قبر کنارے پہنچے ہوئے (طالب) کو بھی یقین اور اعتبار کے (مقامات طے) کروا دیتا ہے۔

دنیا میں تیری زندگی چند روزہ ہے۔ اور یہ زندگی تجھے بندگی دوام کے لئے عطا کی گئی ہے۔ اور اس بندگی سے مراد معرفت تمام ہے۔ جس میں روح نفسانی جثہ کو چھوڑ کر قلب کے جثہ کو (بطور لطیف جسم) اختیار کر لیتی ہے۔ جس سے اس کی حیات اور ممات برابر ہو جاتی ہے۔

الحدیث۔۔۔ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ موت ایک پل ہے۔ جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتا ہے۔ چنانچہ یہ وصال کی نیند ہے۔ جو دلہن کی نیند کی مانند (راحت و آرام کا باعث ہوتی) ہے۔ (یہ موت در حقیقت) نوری وجود کا حضوری مشاہدہ ہے۔

الحدیث۔۔۔ اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ۔۔۔ نیند بھی موت کی بہن ہے۔ اس قسم کا ہر طریقہ اور ہر توفیق تصور اسم اللہ ذات سے تحقیق شدہ ہے۔ کامل مرشد سے طالب صادق کو ہمیشہ کے لئے دیدار کا مشاہدہ اور با اعتبار مجلس محمدی ﷺ نصیب ہوئی ہے۔ کامل مرشد سے طالب صادق کو ظاہر باطن میں اس قسم کی توفیق مرتبہ اور قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے جمعیت کل کہتے ہیں۔

اور جمعیت کل اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ مرشد طالب

Marfat.com

کو سات قسم کے علوم عطا نہ کر دے۔ اول علم کیمیا اکسیر جس سے تمام دنیا اس کی قید و تصرف میں آ جاتی ہے۔ علم کیمیا اکسیر سنگ پارس کی تاثیر میں ہے۔ اور علم سنگ پارس تاثیر علم تفسیر (آیات قرآن) میں ہے۔ اور علم تفسیر لوح محفوظ روشن ضمیر کی قید میں ہے۔ اور علم روشن ضمیر علم عین العیان ناظر نظیر کی قید میں ہے۔ اور عالم ناظر نظیر کونین پر امیر فنا فی اللّٰہ فقیر کے مراتب ہیں۔

جو مرشد پہلے ہی روز یہ جملہ علم علوم ان کا مطالعہ معلوم طالب کو تکرار سے طے نہ کروا دے اس کو مرشد کیسے کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو چارپایوں سے بھی بد تر ہے۔ وہ مرشدی راہ سے واقف نہیں۔ ہر علم کا عالم احوال کا واقف۔ صاحب قرب وصال۔ عارف لازوال فقر قادری طریقہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ تو وہ جھوٹا اور لاف زن ہے

مثنوی

طالب صادق مثل عنقاء بہت کم
عیسیٰؑ صفت مرشد اگر ہو کہہ دے قم
مرد کا راہبر تو ہے مرد خدا
کیسے ہوں مرشد یہ طالب سر ہوا

شرح مستی

ایک مستی نفس کی ہستی سے ہوتی ہے ایک مستی قلب کی خدا پرستی (ذکر اللّٰہ

Marfat.com

کی ہوتی) ہے۔ ایک مستی روح کی ہے جو فنا فی اللہ ہو کر مشرف دیدار ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مستی روز الست کے فیض فضل اللہ (خطاب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ) کی خوشبو کی مستی ہوتی ہے۔

بیت

مست چشم مست سے دیکھے لقاء
عالم کو ہے علم میں ہی جاننا جائز روا

مست فقیر کو موتی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جسے وہ (بحر توحید میں غواصی کر کے) حاصل کر لیتا ہے۔

بیت

موتی کو ہم نے پا لیا دیکھیں دوام
یہ (موتی) ہے دیدار اللہ کا تمام

جو اس کی شناخت نہیں کر سکتا وہی بے عقل ہے۔ جس نے اس کی پہچان کر لی۔ اس نے حضوری میں اسے پا لیا۔ عقل کلی والا (طالب) ذکر مذکور (کی طے) میں باحضور رہ کر حضوری میں اسے پا لیتا ہے

ابیات

فقر کی ہے فقر میں ہر دم قدم ہی طے تمام
ایک دم میں طے کریں سارا عام خاص و عام
چشم بینا حاصل کر کے غرق ہو در اسم حق
حق سے حق کو پا لیا تو غالب ہو گا بر جملہ خلق

Marfat.com

احتیاج رکھنا نہیں التجا مجھ کو نہ بس
غرق فی التوحید ہوں فنا فی اللہ بس

اللہ تعالیٰ کا یہ فیض و فضل اور اس کی یہ عطا کامل مرشد سے نصیب ہوتی ہے۔جو محبوب (بارگاہ) بنا دیتی ہے۔ مجذوب کے طالب کی عاقبت بے شک مردود ہوجاتی ہے۔ وہ خلاف شرع ہو جاتا ہے۔ جو کوئی خلاف شرع ہو جاتا ہے وہ کسی منزل مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔وہ جو کچھ کہتا ہے محض لاف وگزاف ہوتی ہے۔

نیز شرح طے

اسم اللہ ذات(کی طے سے) طالب کے وجود کے ساتوں مردہ اعضاء قلب قالب زندہ ہو کر نجات پا لیتے ہیں۔طالب حیات حاصل کرکے زندہ ہو جاتا ہے۔

بیت

جس کو طے کی طاقت حاصل ہو تمام
دیدار ہو گا اس کو حاصل ہر دوام

جان لو! کہ زبور۔توریت۔انجیل اور قرآن مجید یہ چار الہامی کتابیں۔۔۔۔۔۔ اور کل مخلوقات جن و انس فرشتے ذات صفات کے تمام (مقامات) ہر قسم کے طبقات اسم اللہذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کی طے میں ہیں۔

Marfat.com

بیت

طرفہ زد میں کھول دوں طے کا مقام
ہر مطالب طے سے ہوں پورے تمام

جان لو! کہ شرح استغراق طے۔ غرق توحید کی چند اقسام ۔اس کے چند نام۔ اور اس کے چند رسم (طریقے) ہیں۔ چنانچہ غرق توفیق و غرق تحقیق ۔و غرق طریق و غرق دریائے عمیق و غرق نفسانی شیطانی دنیا۔ خطرات پریشانی جنونیت زندیق اور غرق فرشتگان طیر سیر کا دوسرا طریقہ ہے۔ اور غرق مجلس انبیاء اولیاءاللہ روحانی لاھوت لامکان کا ایک الگ طریقہ ہے۔

بعض کو ظاہر میں (غرق) کی توفیق اور باطن میں تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو ظاہر میں غرق کی تحقیق اور باطن میں توفیق حاصل ہوتی ہے۔ بعض ظاہر باطن میں وہم خیال سے (باتوفیق اوراہل تحقیق)بن جاتے ہیں۔ وہ اس راہ کے راہزن ہیں۔

کونین پر امیر حاکم امیر کامل فقیر وہی ہے۔جس کو اسم اللہ ذات کے حروف کے درمیان سے (شعلہ نور متجلّی ہو جائے) اور وہ غرق فنا فی اللہ نور ہو کر طرفہ زد (آنکھ جھپکنے میں) حضوی میں پہنچ کر فنا فی اللہ ہو جائے۔

یا یہ کہ قرب اللہ سے اسم اللہ ذات کو اس طرح طے کرے کہ فنا فی اللہ میں ایک دم اور ایک قدم پر غرق ہو جائے۔ کہ اس کے کانوں میں صور اسرافیل کی آواز سنائی دے ۔(وہ قیامت کے تمام احوال دیکھ کر) اسی ایک دم میں مراقبہ سے باہر آ جائے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ تصور سے اسم اللہ ذات کی طے کا سبق اس طرح پڑھے کہ ایک دم اور ایک قدم پر اس طرح غرق ہو

Marfat.com

جائے کہ اسے روز حشر حساب گاہ ہرگز یاد نہ آئے۔ وہ اپنے وجود کو اسم اللّٰہ ذات فی اللّٰہ میں اس طرح لپیٹ لے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے (نور کی برکت سے) دنیا میں اور آخرت میں زندہ ہو جائے۔

بیت

اول فناء پھر ہے بقاء آخر لقاء
پہلے دن حاصل کریں یہ مراتب اولیاء

فقیر کو اگر قرب (اللّٰہ) میں توفیق تحقیق سے اس قسم کا استغراق و محویت دائمی طور پر حاصل ہو بھی جائے۔ تب بھی اسے ان مراتب میں ہوشیار اور خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ کبھی اللّٰہ تعالیٰ کی فرض نماز اہل سنت جماعت طریقہ سے قضا نہ کرے۔ کیونکہ پنجگانہ نماز خدا تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ جو کوئی نماز دائمی اور نماز وقتی کو درست رکھتا ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ اور اسے لازوال مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔۔ راز نماز میں ہے اور نماز راز میں ہے۔ عارف باللہ فقیر کے لئے نماز (ظاہری) اور راز (باطنی) اس کے دو بال و پر ہیں (جس سے وہ روحانی پرواز کرتا) ہے۔ اللّٰہ بس و ماسوی اللّٰہ ہوس

شرح مراقبہ و استغراق

اگر طالب صاحب قلب اور صاحب قرب ہو لیکن کسی (کامل) کے قہر یا جذب کے سبب (اپنے مقام و مرتبہ) سے سلب ہو جائے۔ یا طالب رجعت کھالے۔ یا طالب فقر فاقہ بھوک کا شکار ہو گیا ہو کہ شب و روز فقر میں اللّٰہ

Marfat.com

تعالیٰ کا شاکی ہو جائے اور معرفت اللہ ہدایت سے محروم ہو جائے یا مجلس محمدی ﷺ سے رد ہو کر باہر نکال دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے منکر ہونے پر (بارگاہ الٰہ) سے عاق کر دیا جائے یا طالب مرشد کے سامنے منافقت اختیار کرے یا طالب شب و روز بے قرار بے جمعیت ہو جائے ہمیشہ مقام حیرت عبرت دیوانگی اور جہالت میں مبتلا رہے یہ ت تکسیر کا علم سے حاصل نہ ہوتا ہو۔ اور علم (کے مطالعہ) سے طبیعت و ملکہ۔ذہن اور فہم کشادہ نہ ہوتا ہو یا وہ یہ چ تا ہو کہ کل و جز تمام مخلوق۔ ہر روحانی (کو اپنے قبضہ و قید میں لے آئے) ذات و صفات کے تمام مقامات و درجات کو تصور اسم اللہ کی ذات کی قوت توفیق اور تصرف تحقیق سے اپنے عمل میں آئے۔

یا یہ کہ وہ ظاہر میں تو ہمیشہ ہر خاص و عام سے ہم سخن رہے۔ لیکن باطن میں انبیاء اولیاء اللہ سے ہم مجلس رہے۔

(یا) ذکر مذکور سے ماضی مستقبل کی حقیقت سے واقف ہو جائے۔(یا) وہ واصل تمام ہونا چاہئے۔ (لیکن یہ امر محال نظر آتا ہو) تو ان میں سے ہر ایک کا کیا علاج ہے ؟

طالب مرید کے لئے اول مرتبہ ء کیمیاء اکسیر اور دعوت تکسیر کا علم حاصل کرنا ہے۔ (جو مرشد) طالب کو عطا کر دیتا ہے جس سے طالب لا یحتاج ہو جاتا اور غنایت کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ پھر وہ غرق فنا فی اللہ ہو کر مشاہدہ معراج (میں مستغرق ہو جاتا) ہے۔ طالب اللہ کو ان علوم کی تلقین کرنا کامل مرشد پر فرض ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ابیات

طالب طلب مرشد میں ہے راز تخت
طالب قبر پہ ہو سوار بنا کر شاہ تخت
میرے عمل میں تخت قبر پر اختیار
مرشدی اور طالبی بہت دشوار
طالب کو توفیق سے اصل ہو جائے ہر طریق
مرشد سے تحقیق ہو جائے غریق

اگر طالب جان فدا کرنے والا اور طلب مولیٰ میں مخلص ہو تو باھُو قادری کو توجہ اسم اللہ ذات سے ایسے طالب کو ایک دم (نور اللہ دیدار الٰہی میں مستغرق کر دینا) کون سا مشکل کام ہے۔

مثنوی

خوشی سے آ طالب حق حق پسند
دنیا کو دے چھوڑ جو ہے روز چند
دنیا کی حقیقت جانتا ہوں اس سے منہ موڑ
دنیا کو بہر خدا مطلق دے چھوڑ

جان لو! کہ تصور توفیق اور تصرف تحقیق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی مانند ہیں۔ (جس نے دریائے نیل کو پھاڑ دیا جادو گروں کے جادو کو باطل کر دیا۔ ان کے سانپوں کو ہڑپ کر لیا۔ جس کی ایک ہی ضرب نے پہاڑ میں پانی کے بارہ چشمے جاری کر دیئے) یا یہ کہ جام (جمشید) کی طرح جہاں نما ہے جس میں (ماضی، حال مستقبل کے احوال معلوم ہوتے ہیں) یا آئینہ سکندری)

Marfat.com

ہے(جس میں دنیا جہاں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔) یا حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ کے اس گلزار کی مانند ہیں جو آتش (نمرود) میں پیدا ہو گیا یا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دم کی طرح ہیں (جس سے عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کرتے اندھوں کو بینا' کوڑھیوں کو باذن اللہ شفا بخش دیتے۔) یا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرح مقبول بارگاہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ یا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے معراج کی مثل (دیدار الٰہی اور ہم کلامی) سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ یا حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر سلیمانی (کے تصرف کی طرح۔ ہر قسم کی مخلوق اور ہفت اقلیم پر) حکمران ہو جاتے ہیں۔ ابیات

گنج بخش کامل مرشد کی عطاء
سبق پڑھ لیتا ہے طالب کیمیا
سیماب کو کشتہ کرے کام نظر
طالب کیمیاء سے بہتر کامل کی نظر
کیمیا گر کیسے بنیں اہل ہوس
جاننے والا تو ہے لب بستہ بس
آرزو رکھتا ہے گر حاصل ہو کیمیا
طالبا طلب کر جو ہے مرشد عارف خدا
خود عطا کر دے گا یا بخشے گا نصیب
اس کے لائق وہ طالب نہیں جو ہے رقیب
کم حوصلہ کو یہ عطا کرنا خطا
وسیع حوصلہ رکھنے والا طالب ہو لائق خدا

Marfat.com

سن! اگر عقلمند ہوشیار ہے تو کانوں سے غفلت کی روئی نکال ڈال ۔اگر عاقل ہے تو اعتبار کرلے۔ اگر کامل ہے تو دیکھ لے۔ اور اس بات کو سو بار یاد رکھ اور ہزار بار جان لے کہ حضرت شاہ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کا قادری طریقہ راز کا خزانہ بخشنے والا ہے۔ جو ناقصوں کو ریاضت کے رنج کش طریقوں سے باہر نکال لاتا ہے۔ قادری طریقہ مثل شمشیر برہنہ بلکہ اس سے بھی تیز تر ہے۔ جو کوئی حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کے طالب مرید سے دشمنی کرتا ہے۔اس کا سَر اس کی گردن سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت پیر دستگیر کا طالب مرید صالح ہے یا طالع ہے تو وہ حضرت پیر دستگیر کی آستین (کی پناہ میں ہوتا) ہے۔اور حضرت پیر دستگیر کا جو مرید اور طالب ان کی آستین میں ہوتا ہے ۔وہ آپ کے فرزند کی مثل ہو جاتا ہے۔ جو کوئی اسے آزار پہنچاتا ہے حضرت پیرا اپنی آستین جھاڑ دیتے ہیں جس سے تکلیف پہنچانے والا سات پشتوں تک خراب ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ معراج کی شب سفر پر روانہ ہوئے تو اثنائے سفر سدرۃ المنتہٰی سے بہت آگے حضرت پیر دستگیر نے اپنی گردن حضور پاک ﷺ کے قدم مبارک کے نیچے رکھ دی ۔ تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا (اولین و آخرین میں سے) ہر ولی اللہ حضرت پیر دستگیر کا مبارک قدم اپنی گردن پر رکھ لے ۔ (پس ہر ولی اللہ کی گردن پر حضرت پیر دستگیر کا مبارک قدم ضرور ہوتا ہے۔) ہر طریقہ تو خرقہ پوش ہے لیکن قادری طریقہ محبت و معرفت سے اللہ کی توحید کا دریا نوش کرنے والا ہے۔

ہر طریقہ میں سجادگی (اور خلافت ہی کو کافی سمجھا جاتا ہے) جبکہ قادری طریقہ

Marfat.com

میں فنا فی اللہ اور نفس سے آزادی حاصل کی جاتی ہے۔

ہر طریقہ میں (محض) قائم مقام ہو جانا (حصول منزل خیال کیا جاتا ہے) جبکہ قادری طریقہ میں ہدایت معرفت اور فقر تمام حاصل کیا جاتا ہے۔

ہر طریقہ میں جبہ و دستار (کا رواج) ہے۔ جبکہ قادری طریقہ میں جمالیت کے مشاہدہ حضوری سے مشرف دیدار ہوتے ہیں۔

ہر طریقہ میں ورد اوارد و تسبیح (کا طریقہ تعلیم کیا جاتا) ہے۔ جبکہ قادی طریقہ سے (نور) وحدت میں غرق ہو کر نفس کو (مذموم خواہشات) سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔

ہر طریقہ میں طالب مرید کو (محض رسم رسوم) کی تقلید کرنا ہوتی ہے۔ جسکی مثال بال کاٹنے والے حجام جیسی ہوتی ہے۔ جبکہ قادری طریقہ میں عین نما توجہ سے توحید مطلق حاصل کی جاتی ہے۔

قطعہ

ہر طریقہ مفلس ہے ہر در پر سوال
قادری صاحب غنایت با وصال
قادری ہوں حاضر ہوں میں با خدا
طالبوں کو (بیشک) دکھادوں مصطفیٰ ﷺ

فقیر جو کچھ بھی کہتا ہے حساب کی راہ سے کہتا ہے نہ کہ حسد کی راہ سے حضرت شاہ محی الدین کا قول بھی (اس بات کا شاہد ہے) قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

Marfat.com

حضرت پیغمبر ﷺ جب براق پر سوار ہو کر معراج پر روانہ ہوئے تو جرائیل علیہ السلام آپ کے آگے پا پیادہ جلوہ دار بن کر (سدرۃ المنتہٰی تک بڑھتے چلے گئے اور وہاں جا کر رک گئے) حضور پاک ﷺ عرش سے بہت اوپر مکان اعلیٰ سے گذر کر کونین اور شش جہات سے باہر نکل کر قرب حق تعالیٰ میں فنا فی اللہذات اور قاب قوسین پر پہنچے تو اس وقت آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کی حضوری میں خوبصورت ترین نور الہدیٰ صورت فقر کو دیکھا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ فقر کی (نورانی) صورت کس کی ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں معشوق الٰہی ہے۔جواب۔ملا کہ یا محمد ﷺ آپ کو مبارک اور خوش خرم ہو کہ یہ زیبا تر صورت فقیر محی الدین شاہ عبدالقادرؒ کی ہے۔ جو آپ کی آل اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی حسنی الحسینی اولاد اورالجیلانی (سادات) ہیں جن کا خطاب فقیر ہے۔

الحدیث

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ؕ

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ محی الدین میرے فقر سے ہے اور میں محی الدین کا فخر ہوں۔

یہ بھی جان لو! کہ جو کوئی محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کا اسم مبارک آپ کی حیات میں بے وضو لیتا تھا اس کا سر اس کی گردن سے جدا ہو جاتا تھا۔ لوگوں کی یہ آزمائش ان مراتب فقر کی وجہ سے تھی جو حضرت محی الدین کو قرب خدا سے حاصل تھے۔ جن کے بھاری بوجھ کو سر تا قدم ابتداء سے انتہا تک آپ نے اٹھا رکھا تھا۔ جان لے اور آگاہ ہو جا کہ لال تقلید مثل حجام بال

Marfat.com

کاٹنے والے زن مرید پیرو مرشد تو بہت مل جاتے ہیں۔ لیکن مرشد تو قادری ہونا چاہیئے جو ایک ہی نگاہ سے طالب کو حاضر (حضوری) ناظر (آلہ) بنا کر اس کے دل سے دنیا مردار کی محبت کا (نقش) کھرچ ڈالے۔

معراج کی شب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت پیرو دستگیر کی روح کو علم (فقر) تعلیم کیا۔ علم حلم کی تلقین کی۔ معرفت حضوری شرف عنایت کیا۔ دست بیعت کر کے ان کو متفخر و سربلند فرمایا اپنا قائم مقام (نائب) مقرر کیا۔ اور شاہ عبدالقادر کا خطاب دیا۔

حضرت پیر دستگیر مادر زاد ولی تھے۔ چونکہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے دست بیعت کی تھی۔ اس لئے اگر کسی نے ظاہر میں کسی مرشد سے دست بیعت کر رکھی ہو لیکن وہ ابھی طلب میں ہی ہو۔ (اپنے مقصود کو نہ پہنچا ہو) یا جو مرشد خود ابھی طلب کے ناقص مقام میں پھنسا ہوا ہو۔ حضرت پیر دستگیر ایسے طالب اور مرشد کو توجہ باطنی کے ساتھ مقام طلب سے باہر نکال کر مرشد کے انتہائی مراتب تک پہنچا دیتے ہیں۔ دوسرے مرشد تو طالب بناتے ہیں جبکہ حضرت پیر دستگیر طالبوں کو مرشدی مرتبہ و منصب عطا کر دیتے ہیں۔ ظاہر میں تو سب لوگ حضرت پیر دستگیر کے طالب اور مرید ہیں لیکن حضرت پیر دستگیر کے باطنی (مقام و مرتبہ) کو کوئی نہیں جانتا۔

الحدیث۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ۔۔۔ وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ وہ تھا۔

جان لو! کہ قادری طریقہ بادشاہ کی مثل ہے۔ اور دوسرے طریقے رعیت کی مانند فرماں بردار اور اس کے حکم کے تابع ہیں۔ ہر طریقہ میں ریاضت اور سلک سلوک کی طریقت پیشوائے راہ ہے۔ جبکہ کامل قادری پہلے ہی روز

Marfat.com

قرب اللہ میں حضوری انوار سے مشرف دیدار ہو جاتا ہے

مثنوی

سُہروردی اس فقر سے آگاہ نہیں
نقش بندی کو یہ حاصل راہ نہیں
خواجہ چشتی ریاضت راہ بر
بہر دنیا عز و جاہ حاصل نظر
ابتدائے قادری حاصل لقاء
انتہائے قادری با مصطفیٰ ﷺ

الحدیث۔۔ مَن سَکَتَ عَنِ الْکَلِمَۃِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطٰنٌ اَخْرَسٌ۔۔ جس نے حق بات کہنے کے (موقعہ) پر خاموشی اختیار کی وہ گونگا شیطان ہے۔

فقیر جو کچھ کہتا ہے از روئے حساب کہتا ہے۔ نہ کہ از روئے حسد۔ قادری فقیر کا مرتبہ لاحد۔ لاعدد ہے جو وہم و فہم میں نہیں سما سکتا۔

قادری طریقہ کا دشمن تین حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

اول یہ کہ یا تو وہ رافضی خارجی قادری سلسلہ کا دشمن ہے۔

دوم یہ کہ یا وہ ناقص کذّاب اور حاسد ہے۔

سیوم یہ کہ وہ مردود منافق ہے۔

اے جان عزیز! تجھے اتنی عقل و تمیز تو ہونا چاہیئے کہ جب راہ فقر میں قدم رکھے تو طریقت کی ابتداء و انتہاء کا(ہر) طریقہ اور مرشد کے حق و باطل ہونے کو باتوفیق ہو کر تحقیق کرے۔

Marfat.com

توفیق کی بھی چار اقسام ہیں۔

اول توفیق علم -- (جس سے راہ سلوک و طریقت کی تحقیق کی جاتی ہے) اس قسم کی توفیق مطلق (انسانی) شعور سے حاصل ہوتی ہے۔

دوم توفیق تصور اسم اللہ ذات کی ہے جو ولی اللہ اہل حضور کو نصیب ہوتی ہے۔

سیوم توفیق قلبی تصدیق سے حاصل ہوتی ہے۔ جس میں ذکر قلبی سے انوار ذات میں غرق ہو کر مشرف دیدار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح باطن معمور ہو جاتا ہے۔

چہارم توفیق وہ ہے۔ جسمیں (فناء) کے تصور سے نفس کو فناء اور (بقاباللہ) کے تصرف سے روح کو بقا نصیب ہو جاتی ہے۔ یہ عارف خدا کا مرتبہ ہے جو ہمیشہ بمد نظراللہ منظور ہوتا ہے۔ قادری طریقہ میں مرشد کے لئے فرض عین اور لازمی ہے کہ وہ طالب اللہ کو توفیق دے ان چاروں طریقوں کی تلقین کرے۔ جاننا چاہیے کہ (راہ) طریقت کا ہر طریقہ رنج و آفات میں (مبتلا) کر دیتا ہے۔ جبکہ قادری طریقہ میں پہلے ہی روز تصور (اسم اللہ) ذات سے فنافی اللہ ہو جاتے ہیں۔

قادری طریقہ مثل آفتاب ہے جبکہ دوسرے طریقہ ہائے (سلوک) مثل چراغ ہیں۔ (چراغ راچہ نسبت با آفتاب)

بعض شیطانی وسواس (کے اسیر) اور نفسانی خطرات (کے غلام) جاسوس بن کر (قادری طریقہ اختیار کر لیتے ہیں)

بعض کسی حیلہ یا وسیلہ سے قادری (سلسلہ) خلافت حاصل کر لیتے ہیں۔

Marfat.com

اس طرح ان کا ظاہری مقصود (حصول خلافت کی خواہش) تو پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن باطن میں وہ مردود ہی رہتے ہیں۔ بعض (دنیاوی شہرت کی خاطر) کہا کرتے ہیں کہ ہمیں ہر طریقہ کی خلافت حاصل ہے (اور ہم ہر طریقہ سلوک میں لوگوں کو بیعت کرنے کے مجاز ہیں) قادری طریقہ (جیسا نورالہدیٰ کے ۔۔ سے معلوم ہو گیا ہو گا) اتنا عظیم تر ہے۔ کہ قادری کو صد حیاء و ہزار شرم آتی ہے کہ وہ کسی دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے ۔۔ جو قادری سلوک کا عامل کامل) ہے۔ اور طالب مرید قادری ہے۔ نہ تو وہ کسی دوسرے طریقہ کے (مرشد) سے کوئی التجا کرتا ہے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے طریقہ کے (ذکراذکار مراقبہ) کی احتیاج رکھتا ہے۔ (لیکن جو جاہل ہے در بدر دھکے کھانا اس کا مقدر ہے)۔

طالب مرید قادری مثل شیر ہے وہ ہرگز لومڑی کا منہ دیکھنا پسند نہیں کرتا طالب مرید قادری مثل شہباز بلند پرواز (عالم) قدس کا (سیلانی) ہوتا ہے۔ وہ کبھی گدھ کی ہم نشینی اختیار نہیں کرتا۔ طالب مرید قادری مست اونٹ کی مثل ہے۔ جو کانٹے کھاتا ہے لیکن بھاری بوجھ اٹھاتا ہے۔

جو کوئی خاص اعتقاد اور اخلاص سے "یا شیخ سید عبد القادر جیلانیؒ شیئاً للہ" کہتا ہے۔ اس نام مبارک کی برکت سے (راہ سلوک) کی ابتدا اور انتہا اس پر روشن ہو جاتی ہے۔ معرفت ہدایت ولایت اور فقر تمام اسے حاصل ہو جاتا ہے وہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ جب فقر تمام ہوتا ہے تو اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے کا (مصداق بن جاتا ہے) شاہ عبدالقادر محی الدین کے معظم اور مکرم نام میں وہ تاثیر ہے جس سے مشاہدہ معراج نصیب ہو جاتا ہے۔ جس کسی کو

Marfat.com

آپ کا معظم نام پکارنے سے حضوری مشاہدہ معراج کی معرفت نصیب ہو جائے اسے ریاضت 'چلہ کشی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے ؟

ہر طریقہ میں طالب مرید کو ذکر فکر مراقبہ میں کوشش کرنا ہوتی ہے۔ اور مرشد کے لئے باطنی توجہ کی کشش سے (اپنے مرید کو روحانی مناز طے کروانے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ قادری طریقہ میں نہ تو کوشش کی ضرورت ہے نہ کشش کی حاجت ۔کیونکہ (قادری مرشد) طالب اللہ کو اسم اللہ کی ذات کے تصور کی تلقین کر کے ایک ہی توجہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

مثنوی

نہ ہی کشش نہ ہی کوشش کا ثواب
غرق فی التوحید فی اللہ بے حجاب
نفس و روح و ہوا سب کچھ گیا
غرق فی التوحید ہوں دیکھوں خدا

غرق کیا ہے ؟ اور توحید کسے کہتے ہیں ؟

غرق اور توحید غیر مخلوق ہے۔ جو اسم اللہ ذات سے نظر آتا ہے۔ یہ حق کے مراتب ہیں اور حق کے ساتھ ہیں۔۔ جب کوئی تصور اسم اللہ ذات سے (حق) کی حضوری حاصل کر لیتا ہے۔ تو اس کا باطن نور حق سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا وجود مغفور ہو جاتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (پ ۲۶ ع ۹) اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دے گا۔پس اہل مغفور کا وجود اسم اللہ ذات لا زوال کی قید میں

Marfat.com

آ جاتا ہے۔ جس سے وہ باوصال ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصور اسم اللہ ذات سے صاحب وصال صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے بھی سلب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کی تقویت اسم اللہ ذات لازوال سے ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو کوئی سر تا قدم اسم اللہ ذات کے تصرف میں آ جائے اس کا (وجود) نور ہو جاتا ہے۔ (بعد ازاں) جو کوئی علم نور کا سبق پڑھتا ہے (اور اس پر مداومت اختیار کرتا ہے) اس کا نفس نور۔ قلب نور۔ روح نور۔ سر نور اس کی بینائی نور شنوائی نور اور گویائی نور ہو جاتی ہے۔ اس کی قال نور اس کے افعل نور اعمال نور ۔احوال نور وصال نور۔ جمال نور ہو جاتا ہے۔ اس کا کھانا پینا نور بن جاتا ہے۔ اس کی خواب نور ہو جاتی ہے۔ وہ دیدار میں بھی مشرف نور ہوتا ہے۔ اس کا تصور تصرف نور توجہ نور۔ اس کا قرب معرفت نور اس کو نور جمعیت با ایمان نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہر عضو نور بن جاتا ہے۔ طالب مرید قادری با ایمان باطن معمور کے یہ ابتدائی مراتب ہیں۔ حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ اَلْمُرِیْدِیْ لَا یَمُوْتُ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ۔۔ میرا مرید نہیں مرتا مگر ایمان پر کیونکہ جانکنی کے وقت حضرت شاہ محی الدین کی رفاقت سے بالتحقیق کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کی توفیق (طالب مرید قادری) کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اور کلمہ طیب اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

پس نور کیا ہے؟ اور نور کسے کہتے ہیں

(صاحب تصور کو) اسم اللہ ذات کے حروف کے درمیان سے نور ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ انوار ہی دیدار کا وسیلہ ہیں۔ جو شریعت میں ہوشیار ولی اللہ کو

Marfat.com

نصیب ہوتے ہیں۔(ایسے لوگوں کے لئے) دنیا مردار بدبودار ظلمات کا درجہ رکھتی ہے۔

قولہ تعالیٰ ۔۔۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ ۳ ع ۲)

اہل ایمان میں سے اللہ تعالیٰ جس کو اپنا ولی بناتے ہیں اسے ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر دیتے ہیں۔ طالب مرید قادری اہل نور اولیاء اللہ ہمیشہ مجلس محمدی ﷺ کے حضوری اور بہ نظر اللہ منظور ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ قرب اللہ کی قید میں آ جاتا ہے۔۔ پھر وہ اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے ۔ اور اپنی ذات کو کبھی بھی درمیان میں نہیں لاتا جو کوئی قرب اللہ حیّ و قیوم سے معرفت اور تصوف کے علم علوم کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ وہ تصوف میں وصال کے حال احوال سے بے خبر رہ کر سیاہ دل اور شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اسے حروف میں نور کی صورت کی (بھی خبر نہیں ہوتی) وہ حضوری توفیق سے بھی (بے بہرہ) رہتا ہے۔

یہ کلام سخن خدا عطائے خدا تعالیٰ ہے۔ اور جو کچھ سر اسرار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے باعث باقی رہ گئے تھے۔ آج بھی ان کا ظہور ہو رہا ہے۔ یہ تصنیف محمد رسول اللہ ﷺ کے ان معجزات کا (بیان) ہے۔ جو باقی رہ گئے تھے جنہیں فقیر باھُو نے حضوری علم سے حاصل کیا ہے۔اس تصنیف کے مطالعہ سے سر اسرار کے منور معجزات کا علم بالیقین و با اعتبار ظاہر ہو جاتا ہے۔ اکثر بزرگان (دین) اور مصنفوں کی کتابیں الہامی ہوتی ہیں۔ لیکن اس فقیر کی تصنیف قرب اللہ اور حضوری محمد رسول اللہ ﷺ سے مشرف ہو کر الہامی

Marfat.com

گئی ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کم بخت بد طالع کو نیک طالع بنادیتا ہے۔ اس لئے اس کتاب کا شب و روز مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔اللہ بس ماسوی اللہ ہوس یہ کتاب نہ تو علم وارادات پر مبنی ہے۔ نہ ہی نفی اثبات کی ابتداء کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ ذات کی طرف سے (عطائے الٰہی) ہے۔ جو(ذات)باذات کر دیتی ہے۔ یہ(حیّ وقیوم)کی طرف سے(درس)حیات ہے جو(مردہ دل کو)حیات بخش دیتی ہے۔ یہ(منجانب اللہ وسیلہ) نجات ہے جو نجات عطا کر دیتی ہے۔ یہ قرآن مجید کی ناسخ آیات کی طرح (باطل راہوں)کو منسوخ کرنے والی اور(محکم) آیات کو واضح کرنے والی ہے۔ اس(کتاب اوراس کی تعلیمات)کو اس قسم کے اعلیٰ درجات اس لئے حاصل ہیں۔ کیونکہ اس کی ابتداء میں ہی قرب حق تعالیٰ بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت و سعادت صرف عاشقوں اور واصلوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ فَنَافِی اللّٰہِ کے یہی مراتب ہیں۔

ابیات

کوئی گر پوچھے کہ کیا ہے قرب حق
ترک کر جملہ خلق اور ہر طبق
جز خدا دیگر نہ دیکھ گر بینا ہے
گر دیکھتا نہیں تو حاسد لائق کینہ ہے

فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب کی رو سے کہتا ہے نہ کہ حسد کی راہ سے بعض طریقوں میں بدبوداردنیامردار درم و دینار بے شمار حاصل ہوتے ہیں بعض

Marfat.com

طریقوں میں ریاضت سے تقویٰ بہشت گلشن گل بہار (کی امید) ہو جاتی ہے۔ جبکہ قادری طریقہ سے (دنیا میں ہی) معرفت اللہ دیدار حاصل ہوجاتا ہے۔

الحدیث:۔ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْكُلُّ ------ جس کا مولیٰ ہے اسی کا سب کچھ ہے۔

الحدیث:۔ اَلسَّاكِتُ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ شَيْطَانٌ اَخْرَسٌ ---- جو کوئی حق بات کہنے سے خاموشی اختیار کرلیتا ہے وہ گونگا شیطان ہے۔

دنیا کا طالب مخنث ہے۔ عقبیٰ کا طالب مونث ہے۔ مولیٰ کا طالب مذکر ہے۔ ہر طریقہ (کا طالب مرید دنیا کا) تارک اور (خواہش جنت) سے فارغ مرد مذکر ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ معرفت اور توحید تمام میں توجہ سے کل مخلوقات ہر ایک منزل مقام کو طے کیا جاتا ہے۔ ہر خاص وعام ہر دو جہان کو توحید کے ایک حرف میں طے کرلیتے ہیں۔ راہ معرفت کی انتہا تجرید و تفرید ہے۔ معرفت کی انتہاء توحید تفرید ہے (کامل مرشد) ابتداء میں محبت کا سبق بغیر محنت بخش دیتا ہے۔ وہ طلب بے طاعت۔ راز بے ریاضت۔ مشاہدہ بے مجاہدہ۔ معرفت بے مراقبہ۔ گنج بے رنج۔ توفیق بے طریق۔ قرب بے قوت۔ آگاہ بے نظرنگاہ۔ ذکر بے فکر۔ بقاء بے فناء۔ لقاء بے جفا۔ دیدار بے قلب بیدار۔ معراج بے استدراج۔ بخش دیتا ہے۔ وہ حضوری باجسم نور۔ علم باحلم۔ حکمت باحکم۔ دم بے غم۔ وجود باکرم۔ پاس باانفاس۔ صدق باتصدیق۔ اقرار باصدیق۔ ترک باتوکل۔ رحمت با روح۔ زندگی باقلب۔ تصفیہ نظر باچشم عیان۔ تزکیہ بانفس امارہ۔ سر بااسرار۔ مجلس بااعتبار۔ یقین بادیدار۔ جمعیت باجمال۔ وحدت باوصال

Marfat.com

۔ وصال لازوال۔ قال باحوال۔ تصرف باتصوروتوجہ۔ تفکروغرق بامشاہدہ حضور۔ کشف وکرامات بااہل قبور۔ حیات بامَمات۔ سیری باگرسنگی۔ عنائیت باعنایت۔ ہدایت بانہایت۔ ادب باحیاء۔ رضاء با قضاء۔ وصل با اصل۔ توفیق با علم دقیق کے جملہ مراتب قرب خدا اور مجلس محمدی ﷺ سے بخش دیتا ہے۔ یہ سب مراتب بھی مبتدی قادری کے ہیں۔ ان پر غرور نہ کرنا چاہیے۔ فقر کی راہ اس سے بہت آگے ہے۔

چنانچہ فقر(فخر) محمدی ﷺ جسکا فیض فضل قادری (طالب مرید) کو عطا کرتا ہوں وہ بیان کرتا ہوں۔ اے طالب جان فدا سن لے اور اے مرشد فیض فقر نما تو بھی سن لے! اکثر کہا جاتا ہے کہ فقر کی انتہا ایک توجہ ہے دوسرے رضا۔(ان ہر دو مقامات) کے حصول پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنا چاہیے۔

آخر فقر کیا ہے؟

فقر کے چار مراتب ہیں۔

اول یہ کہ تصور اسم اللہذات سے وہ ہمیشہ (نور ذات) میں غرق رہے۔ اور کونین ہر دو جہاں اس کے قدموں کے نیچے ہوں۔ اور جملہ فرشتے غلاموں کی مانند اس کے حکم کے تابع ہوں۔ یہ بھی فقر تمام ہے۔ لیکن فقر خام ہے۔ اس پر مغرور نہ ہونا چاہیے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنا چاہیے۔

دوم یہ کہ (فقیر) پر بھی یہ فرض عین اور لازم ہے کہ عرش تا تحت الثری نظر سے طے کرے۔ اور نظر سے ہی اہل قبور کو زندہ کر کے (قلب و روح) کی زندگی بخش دے۔ لوح محفوظ کا ہمیشہ مطالعہ کر کے لوگوں کو ان کی قسمت

Marfat.com

نیک و بد بتاتا ہے۔ پانچوں وقت کی نماز حرم طیبہ میں حاضر ہو کر ادا کرے حلال کھائے اور حرام کو ترک کر دے۔ یہ بھی فقر تمام ہے لیکن فقر خام ہے۔ اس پر بھی مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اور آگے بڑھنا چاہیے۔

یہ سب ناسوتی مراتب ہیں اور محتاج کے (درجہ میں ہیں) جبکہ فقیر لایحتاج ہوتا ہے۔ اور لایحتاج اسے کہتے ہیں جس نے سات خزانے اور سات قسم کے معراج کا مشاہدہ حاصل کر لیا ہو۔

الحدیث:۔ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔ فقر لایحتاج ہوتا ہے (ہر ایک سے) سوائے اللہ کی ذات کے۔

وہ سات خزانے حسب ذیل سات قسم کے معراج سے تعلق رکھتے ہیں۔

اول معراج علم۔ دوم معراج حلم۔ سوم معراج محبت۔ چہارم معراج معرفت۔ پنجم معراج مشاہدہ حضور۔ ششم معراج ہم مجلس صحبت انبیاء و اولیاء اللہ۔ ہفتم معراج فقر۔ فقر کے یہ مراتب الحدیث:۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ۔ جب فقر تمام ہوتا ہے (تو فقیر کے وجود میں) اللہ ہی رہ جاتا ہے۔ کے مطابق حاصل ہو جاتے ہیں۔ فقر تمام کو پہنچے ہوئے فقیر کی شناخت اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ ایسے فقیر کی تلقین سے بھی (طالب مرید) پہلے ہی روز تمامیت فقر کے مرتبہ پر پہنچ کر کونین پر امیر ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا فقر اور فقیر قادری طریقہ میں ہی ہو سکتا ہے۔ قادری طریقہ کو کسی دوسرے طریقہ والا سلب نہیں کر سکتا کیونکہ طالب مرید قادری سب طریقوں پر غالب ہوتا ہے۔ قادری طریقہ اور قادری فقر خدا تعالیٰ کے امر میں سے ایک غالب امر ہے۔ قولہ تعالیٰ

Marfat.com

-- وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ -- اللّٰہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے--(پ ۱۲ ع ۱۴)

سن لو! کہ قادری کو (سنگ) پارس کے سات خزانے حاصل کرنا ہوتے ہیں --جو کوئی انہیں حاصل کرلیتا ہے اسے مرتبہ فقر میں غنی فقیر کہتے ہیں - وہ لا یحتاج ہوتا ہے- جو نبی ﷺ کی مجلس کا حضوری ہوتا ہے- جو فقیر اس صفت سے موصوف نہ ہو وہ اہل شکایت بن جاتا ہے- وہ روٹی کی طلب میں زبان کھولتا ہے- اور اپنی قسمت پر نہ تو شاکر ہوتا ہے -اور نہ ہی (اپنا رزق) منجانب اللہ ہونے پر (یقین) رکھتا ہے- اس قسم کے فقیر کو اہل شقی کہتے ہیں-

شرح کامل عامل مکمل

نور الہدیٰ و معشوق خدا جامع عاشق محمد مصطفیٰ ﷺ

کامل کل کے یہی جملہ مراتب ہیں- کہ اسے کامل مکمل- اکمل جامع--نور الہدیٰ- عاشق و معشوق کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے - اسی لئے اس کو کامل کل اہل توحید کہتے ہیں- کیونکہ اس کی نظر اور توجہ مثل کلید ہوتی ہے- وہ اس چابی کو جس مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی تالے میں لگاتا ہے- اسے کھول کر دکھا دیتا ہے-

کامل بھی کئی قسم کے ہیں- بعض اہل تقلید - بعض اہل توحید- بعض خلق پسند اہل زندیق- بعض کامل خالق پسند ہوتے ہیں- اسی طرح کامل بھی بہت سے ہیں - اور ناقصوں کو کامل کہنے والے لوگ بھی بہت سے ہیں-

Marfat.com

دراصل کامل تین ہی قسم کے ہیں۔

کامل حیات اہل نفسانی

کامل ممات اہل روحانی

کامل ذات صاحب قرب ربانی ۔ جیسا کہ سلطان عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز(کامل ذات) ہیں۔

پس کامل حیات۔کامل ممات اور کامل ذات کس کو کہتے ہیں۔ ؟ کامل حیات اس کو کہتے ہیں جو اپنی ظاہری زندگی میں اپنی طالبوں اور مریدوں کو تلقین کر کے فیض یاب کردیتے ہیں۔اوراس کے ہر مطلب تک پہنچادیتے ہیں ۔ ایسے کامل کو توجہ توفیق میں(کامل) کہتے ہیں۔

کام ممات اس کو کہتے ہیں ۔جو اپنی زندگی میں توکسی کو طالب مرید نہ کرے لیکن جب وہ فوت ہو کر عالم ممات میں چلا جائے تو لوگوں کو خواب میں طالب مرید کر کے فیض سے بہرہ ور کردے۔ اور (باطن میں) جو کچھ بھی اپنے طالب مریدوں سے کہے ظاہر میں ان کو وہ مطلب حاصل ہو جائے۔ ایسے (کامل)کو کامل تصدیق کہتے ہیں۔

کامل ذات وہ (فقیرہوتا) ہے جس کیلئے حیات و ممات ایک ہو۔ جس کے لئے ظاہر باطن اور باطن ظاہر ایک ہو۔ وہ اپنے طالبوں اور مریدوں کو ہر قسم کے درجات سے بہرہ ور کردے۔ ہر قسم کے مطلب و مطلوب مرغوب القلوب تک پہنچادے۔

قولہ تعالیٰ۔۔۔۔۔۔ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

Marfat.com

اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (پ ۲ ع ۳)

اور جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں۔ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔ اس قسم کے کامل قاتل نفس ہوتے ہیں۔ نفس کے قتل کی شہادت اور تحقیق ان کے (زندہ) قلب ہونے سے ملتی ہے۔ وہ شہید اکبر روح اور شہید اکبر سر فقیر صاحب اسرار ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ مشاہدہ دیدار میں غرق ہوتے ہیں۔اس قسم کے کامل فقیر کو اگر کوئی طالب مرید بااخلاص یا دوست آشنا اعتقاد خاص سے یاد کرتا ہے تو وہ اسی وقت روحانی توفیق سے جُثہ نفس یا جثہ قلب یا جُثہ روح یا جُثہ سر یا جُثہ نور سے حاضر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی کامل (ذات) کا نام لیتا ہے۔ بے شک وہ حاضر ہو جاتا ہے۔بلکہ طالب مرید سے ہم سخن ہو جاتا ہے۔ وہم یا دلیل یا الہام یا خیال یا آواز یا خوشبو سے اپنی (آمد کی اطلاع) دے دیتا ہے۔ یا تسبیح کا حکم دیتا ہے۔ یا اپنے جمال (باکمال) کا دیدار کروا دیتا ہے۔ لیکن دیکھنے والا بھی صاحب معرفت قرب و وصال کا مرتبہ رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ اگر مرشد ظاہر باطن اور باطن ظاہر میں (قوت) نہ رکھتا ہو اور اس صفت سے موصوف نہ ہو۔اس کا وجود عظیم ظاہر نہ ہو اور وہ ظاہر میں (طالبوں) سے ہم سخن نہ ہو سکتا ہو۔ تو ایسا زن سیرت اور مخنث صورت (کامل) مرشد کیسے ہو سکتا ہے۔؟ کیونکہ وہ مردہ دل چارپائیوں (حیوانوں) سے بد تر نفس کا قیدی اور ظالم ہے۔ مرشد اور پیر ہونا طالب اور مرید ہونا آسان کام نہیں۔ بلکہ سراسرار کا مشاہدہ ہے۔ اس قسم کا کامل فقیر تمام ہوتا ہے۔جس کے لئے حیات اور ممات برابر ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ وہ نور معرفت اللہ سے آب حیات کا جام پی لیتا ہے۔ ایسا فقیر ہی کامل فقیر ہے۔ جو فقر کے لئے تمام ہے۔

الحدیث ـــــ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ

تمامیت فقر لا زوال ہے۔ جو کسی قسم کے گناہ سے بھی سلب نہیں ہوتی۔ وہ بعد نظر اللہ (منظور) بارگاہ ہوتا ہے۔ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ تمامیت فقر و کاملیت فقر و معرفت و قرب حضوری فقر و مشاہدہ انوار دیدار فقر طریقہ قادری میں ہی ہے۔ اگر کوئی دوسرا ایسا دعوئی کرتا ہے تو وہ لاف زن جھوٹا مردہ دل اہل حجاب ہے۔ لیکن مثل آفتاب روشن اور فیض بخش کامل قادری بھی جہان میں (مثل عنقا) کمیاب ہیں۔ کامل قادری کو اس بات سے شناخت کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے طالب مرید کو ظاہر میں تلقین ارشاد نہیں کرتا بلکہ توجہ باطنی

یا حاضرات اسم اللہ ذات

یا کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کی کُنہ سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو تعلیم تلقین۔ ہدایت ولایت کا منصب اور حکم اجازت سے سرافرازی عطا کر دیتا ہے۔ اور طالب کو خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر کے خود کو درمیان سے نکال لیتا ہے۔ قولہ تعالیٰ ـــ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ (پ ۲۴ ع ۱)

کامل قادری جو باطنی طریقہ سے حضوری مجلس صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا نہیں سکتا اور

Marfat.com

اس قسم کی توفیق نہیں رکھتااور محمد رسول اللہ ﷺ سے فیض نہیں دلا سکتا وہ شخص قادری طریقہ کے کاملوں کی راہ سے واقف نہیں۔ اور قادری کو جو حقیقی قرب حاصل ہوتا ہے اس سے آگاہ نہیں۔ کامل سے تلقین لینا ہی مقصود حقیقی ہے۔ ورنہ ناقص سے تلقین لینا تو طالب کے لئے حرام ہے

بیت

میں ہوں قادری کامل ہوں قرب از کرم
قادری کی دشمن ہے دنیا درم

مطلب یہ کہ قادری طریقہ میں قدرت و قرب و توفیق و جمعیت با لتحقیق الرحمٰن(کی رحمت) شریعت کی (پیروی) کی برکت قرآن مجید کی تفسیر با تاثیر نص حدیث(کی راہ سے) روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے۔ کہ دنیا کو جمع کرنا اور اس سے جمعیت حاصل کرنا فرعونی خصلت اور متاع شیطان ہے۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ دین و دنیا دونوں مجھ پر عطا و بخشش ہیں۔ یہ سب شیطانی حیلہ اور نفسانی خواہشات (کی کثرت) کی وجہ سے ہے۔

قادری کے لئے لازم ہے کہ اول تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آئے۔ چنانچہ جس طرح اپنے(تصرف میں) لائے اسی طرح اسے چھوڑ دے۔ (اور یہ بھی یاد رکھے) کہ دنیا کو اپنے تصرف میں لانے کا عمل صرف اس لئے ہے کہ دنیا سے اس کا دل سرد ہو جائے اور بعد ازاں اسے دنیا کبھی یاد نہ آئے۔

مصرعہ۔ دنیا جسے ملی نہیں دیتا ہے پارسائی کا فریب

Marfat.com

شرح دعوت

انتہائی دعوت وہ ہے کہ جس کے پڑھنے سے عرش و کرسی لوح و قلم۔ کعبۃ اللہ و حضرت مدینہ از ماہ تا ماہی جنبش میں آ جاتے ہیں۔ گویا کہ بود سے نابود ہو گئے۔ گویا کہ قیامت قائم ہو گئی۔ حشرگاہ کی مثل اٹھارہ ہزار عالم حیرت عبرت کھا جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ صاحب دعوت اس دعوت سے فارغ نہیں ہوتا کہ (اس کی جملہ مہمات انجام پذیر) ہو جاتی ہیں۔اس دعوت پڑھنے والے کو (مندرجہ ذیل امور) مد نظر رکھنا چاہیئے۔

i۔ قبر (پر دعوت حسب دستور پڑھی) جائے۔

ii۔ قرآن مجید پڑھا جائے۔

iii۔ صاحب (دعوت) قرب (اللہ) سے دعوت پڑھنا جانتا ہو

iv۔ (صاحب دعوت) کا قلب قالب زندہ ہو

ایسی دعوت پڑھنے والے کو یہ مراتب (حاصل) ہوتے ہیں۔کہ وہ دائرہ دل میں (زندہ) دم کے ساتھ ذکر (اسم ذات یاذکر کلمہ طیّب) سے شروع کرتا ہے۔ جس سے ذاکر کو ہمیشہ فرحت روح نصیب ہوتی ہے۔جس سے وہ بے غم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے (دعوت پڑھنے والے) ذاکر اس جہاں میں بہت کمیاب ہیں۔

بیت

سارا عالم ایک دم ہے کرلے دم در دم فناء
زندہ اس سے ہو گا ذاکر باخدا

Marfat.com

الحدیث۔۔۔ ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ ۔۔۔اللہ تعالیٰ کا ذکر سب فرائض سے پہلا فرض ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ابیات

ہر حرف کلمہ سے حاصل ذکرش ہزار
ہر حرف سے حاصل ہو وحدت نگار
ذکر کروا دیتا ہے دیدار خدا
دیدار نہ ہو تو ذکر کیسے روا
ذکر حق تو نور ہے اور بے آواز
ایسا ذکر کرتے ہیں عاشق جانباز
غرق فی اللہ غرق سے دیدار ہو
ذاکروں کی نظر پر دیدار ہو

قولہ تعالیٰ ۔۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (پ۱۵ ع ۲) اپنے رب کا ذکر اپنے آپ کو بھول کر (استغراق فی اللہ میں) کیا کرو۔

ایسا ذکر پہلے تو ذاکر کو حضوری مشاہدہ میں لے جاتا ہے۔ بعد ازاں ذاکر اپنے جُثہ کو بھول کر (نور اللہ) میں غرق ہو جاتا ہے۔

ابیات

ذکر با نور ہے جو لے جائے حضور
کس طرح ذاکر بنیں اہل الغرور

Marfat.com

ذکر تو اک ذوق ہے بس لازوال
ذاکروں کو ذکر کر دے با وصال
ذکر با موت ہے یعنی موت معرفت
مردہ کو زندہ کرے عیسیٰؑ صفت
ذکر حبس اور روکنا دم سر ہوا
کیسے ذاکر ہو سکیں یہ بے حیاء
ذکر با عین ہے ذاکر با عیان
ذاکروں کی موت ہے بس لامکان
ذکر جس کو جانتا ہے ہر گز نہیں ذکر
دیدار اللہ کے بغیر کوئی نہیں ذکر

قولہ تعالیٰ۔۔ مَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
جو اس جگہ اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہے۔ (پ۱۵ ع۸)

ابیات

ذاکروں کا چہرہ تو ہے خوب تر
کس طرح ہوں گے یہ ذاکر گاؤ خر
آنکھیں بند کرنا رسم ہے اندھوں کا
مجھ کو چہرہ نظر آئے از وحدت لقاء
دیکھتا ہے جو وہی ہے قادری
کامل و عامل بود حاضر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جس کو حاصل ہے ذکر با توفیق حق
پاؤں اس کے چومے گی جملہ خلق
با حضوری ذکر ذاکر خاص دین
ذاکر خدا خوش ہو کے دیکھیں اہل از یقین
ذاکروں کو بے سر ہونے سے حاصل اسرار
پہلے تم خود دیکھ لو پھر اعتبار
پیر میرا محی الدین وہ نیک نام
ہم عرب ہم عجم ہندی سب غلام

جاننا چاہیئے کہ پیر (غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ) کو پیغام کی آمدورفت پیغمبر علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ جو لا زوال ذکر بخشنے والے اور معرفت وصال میں پہنچانے والے ہیں۔

ابیات

ذکر اک توفیق ہے تحقیق از خدا
ذکر اک تلقین ہے از مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بے پیر بے مرشد تو ہے شیطان صفت
طالبوں کا راہزن ہے بے معرفت
جس کو حاصل ہے ذکر وہ ثانی خضر
جو کوئی بے ذکر ہے مردود تر

احوال حاضرات

نقش دائرہ (حروف تہجی) کی وجود یہ شرح ہے کلیہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اور اس کو(رقم) مرقوم کرنے سے کل و جز معلوم ہو جاتے ہیں۔وجود میں موجود طلسمات کے معما کو صاحب معما ہی کھول سکتا ہے۔ یہ محبت۔ معرفت۔ اِلَّا اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہونے کی کلید ہے۔ جو کوئی باتوفیق مرشد کامل یا طالب (مولیٰ) ہے تو وہ اس سی حرفی کی حاضرات سے حق و باطل کی تحقیق کر سکتا ہے۔ بالیقین اس(سی حرفی) کا ہر ایک دائرہ روشن آئینہ کی مانند ہے۔ جس میں قرب خدا جل و علیٰ شانہ و عز اسمہ کی معرفت سے (تجلیات نور ذات) کی رونمائی ہو جاتی ہے۔ وہ دائرہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصرف ج حاضرات	تصرف ث حاضرات	تصرف ت حاضرات	تصرف ب حاضرات	تصرف ا حاضرات
تصرف ر حاضرات	تصرف ذ حاضرات	تصرف د حاضرات	تصرف خ حاضرات	تصرف ح حاضرات
تصرف ض حاضرات	تصرف ص حاضرات	تصرف ش حاضرات	تصرف س حاضرات	تصرف ز حاضرات
تصرف ف حاضرات	تصرف غ حاضرات	تصرف ع حاضرات	تصرف ظ حاضرات	تصرف ط حاضرات
تصرف ن حاضرات	تصرف م حاضرات	تصرف ل حاضرات	تصرف ک حاضرات	تصرف ق حاضرات
تصرف ی حاضرات	تصرف ء حاضرات	تصرف لا حاضرات	تصرف ھ حاضرات	تصرف و حاضرات

Marfat.com

ان حروف سے بیان(یعنی علم دعوت) لور (عین) العیان کے (دونوں مراتب حاصل ہو جاتے ہیں) جس سے معرفت مکشوف ہو کر روشن ضمیر بن جاتے ہیں - ہر دائرہ میں دولت کے دائمی خزانے علم کیمیاء اکسیر کا مکمل عمل موجود ہے۔ جس سے ہر موکل قیدی اور غلام ہو جاتا ہے۔

لیکن طالبوں کے لئے کھلی کھلی خوشخبری ہے کہ وہ(یہی سب کچھ) بطور نعم البدل(اللہ تعالیٰ) کے ننانویں(صفاتی) اسماء سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔اور اسم اعظم کو بھی اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں۔ ننانویں اسمائے پاک کا دائرہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصرف یامالک حاضرات	تصرف یارحیم حاضرات	تصرف یارحمٰن حاضرات	تصرف یااللہ حاضرات
تصرف یامؤمن حاضرات	تصرف یاسلام حاضرات	تصرف یاسبوح حاضرات	تصرف یاقدوس حاضرات
تصرف یامتکبّر حاضرات	تصرف یاجبّار حاضرات	تصرف یاعزیز حاضرات	تصرف یامھیمن حاضرات
تصرف یاغفّار حاضرات	تصرف یامُصوّر حاضرات	تصرف یاباری حاضرات	تصرف یاخالق حاضرات

Marfat.com

تصرف **یاقہّار** حاضرات	تصرف **یاوہاب** حاضرات	تصرف **یارزّاق** حاضرات	تصرف **یاشکور** حاضرات
تصرف **یاعلیّ** حاضرات	تصرف **یاکبیر** حاضرات	تصرف **یاحافظ** حاضرات	تصرف **یامقیت** حاضرات
تصرف **یاجلیل** حاضرات	تصرف **یاکریم** حاضرات	تصرف **یارقیب** حاضرات	تصرف **یامجیب** حاضرات
تصرف **یاواسع** حاضرات	تصرف **یاودود** حاضرات	تصرف **یامجید** حاضرات	تصرف **یاباعث** حاضرات
تصرف **یاشہید** حاضرات	تصرف **یاحق** حاضرات	تصرف **یاوکیل** حاضرات	تصرف **یاقویّ** حاضرات
تصرف **یافتّاح** حاضرات	تصرف **یاعالم** حاضرات	تصرف **یاقابض** حاضرات	تصرف **یاباسط** حاضرات
تصرف **یاحفیظ** حاضرات	تصرف **یاربّ** حاضرات	تصرف **یارافع** حاضرات	تصرف **یامعزّ** حاضرات
تصرف **یامُذِلّ** حاضرات	تصرف **یاسمیع** حاضرات	تصرف **یابصیر** حاضرات	تصرف **یاحکم** حاضرات

Marfat.com

یاعدل	یاخبیر	یاحلیم	یاعظیم
یاعلیم	یاغفور	محمدؐ	فقر
ھو	جمعیت	کل	یامتین
یاولیّ	یاحمید	یاخفی	یابدیع
یامحی	یاممیت	یاحیّ	یاقیّوم
یاواحد	یااحد	یاصمد	یاقادر
یامقتدر	یامقدم	یامؤخر	یااوّل
یاآخر	یاظاھر	یاباطن	یاوالی

Marfat.com

تصرف تصور یامتعالی کلید حاضرات کل	تصرف تصور یابرّ کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاتوّاب کلید حاضرات کل	تصرف تصور یامنعم کلید حاضرات کل
تصرف تصور یامنتقم کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاعفوّ کلید حاضرات کل	تصرف تصور یارؤف کلید حاضرات کل	تصرف تصور یامالك کلید حاضرات کل
تصرف تصور یاذوالجلال کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاجامع کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاغنی کلید حاضرات کل	تصرف تصور یامغنی کلید حاضرات کل
تصرف تصور یامعطی کلید حاضرات کل	تصرف تصور یامانع کلید حاضرات کل	تصرف تصور یارافع کلید حاضرات کل	تصرف تصور یانور کلید حاضرات کل
تصرف تصور یاهادی کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاباقی کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاوارث کلید حاضرات کل	تصرف تصور یارشید کلید حاضرات کل
تصرف تصور یاصبور کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاصادق کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاستّار کلید حاضرات کل	تصرف تصور یاضار کلید حاضرات کل
تصرف تصور یاصابر کلید حاضرات کل	تصرف تصور یانافع کلید حاضرات کل	تصرف تصور فنافی الله کلید حاضرات کل	تصرف تصور بقابالله کلید حاضرات کل
تصرف تصور الذی کلید حاضرات کل	تصرف تصور لیس کلید حاضرات کل	تصرف تصور کمثله کلید حاضرات کل	تصرف تصور شیءٌ کلید حاضرات کل

Marfat.com

تصرف تصور وعداللہ کلید حاضرات کل	تصرف تصور العلیم کلید حاضرات کل	تصرف تصور السمیع کلید حاضرات کل	تصرف تصور وھو کلید حاضرات کل
تصرف تصور المیعاد کلید حاضرات کل	تصرف تصور لاتخلف کلید حاضرات کل	تصرف تصور انک کلید حاضرات کل	تصرف تصور الحق کلید حاضرات کل
تصرف تصور ھوس کلید حاضرات کل	تصرف تصور اللہ کلید حاضرات کل	تصرف تصور ماسوی کلید حاضرات کل	تصرف تصور اللہ بس کلید حاضرات کل

سن لو! کہ ہر قسم کے احوال میں آدمی کو باعلم اور باشعور رہنا چاہیے۔ خواہ وہ عالم ناسُوت میں پھنسا ہوا ہو خواہ وہ لاھُوت لامکان میں حضوری ہو۔ وہ ہر ذکر مذکور سے خواہ غرق میں فنافی اللہ بہ نظراللہ منظور ہو خواہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سرور کائنات فخر موجودات کی حضوری مجلس میں جُثۂ نور سے (مقام) عین القرب میں حاضر ہو۔ خواہ وہ طالب مبتدی ہو۔ صاحب حاضرات اہل مراقبہ واہل عیال یا اہل خواب ہو کہ جب وہ اشتغال (اللہ) میں مصروف ہو کر تصرف و تصور، توجہ و تفکر اختیار کرے۔ تو چاہیے کہ اول درود یالاحول۔ یا کُنہٖ سے کلمہ شہادت اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھے۔ اس طرح جب وہ ذکر مذکور سے آورد برد (آمدورفت) کرے گا۔ اور حضوری مجلس سے مشرف ہو گا۔ اور حقیقی مجلس اپنے حال پر قائم رہے گی۔ اگر (وہ مشاہدہ) اور احوالات نفسانی شیطانی جنات کی طرف سے یا پریشان خیالی کے باعث ہوں گے تو وہ زائل ہوجائیں گے۔ وہ

Marfat.com

کونسی راہ ہے۔ کہ جس میں تصور اسم اللہ ذات سے حضوری حق اور تصور اسم
محمد ﷺ کے تبرکات سے مجلس محمد رسول اللہ علیہ افضل
الصلوٰتہ واکمل التحیات حضرت سرور کائنات (کی حضوری داخل
ہو جاتی) ہے اور اہل تصور کو اسم ذات اور حضوری مجلس کی تاثیر اس طرح
اپنے قبضہ میں لے آتی ہے۔ کہ وہ اسم اللہ ذات کی گرمی اور مجلس محمدی علیہ
الصلوات والسلام کی عظمت سے وہ جان سے بے جان ہو جاتا ہے گویا کہ
(مصنوعی موت) سے مرگیا ہے۔ اگر وہ دیکھتا ہے تو جان سے جاتا ہے اگر وہ نہیں

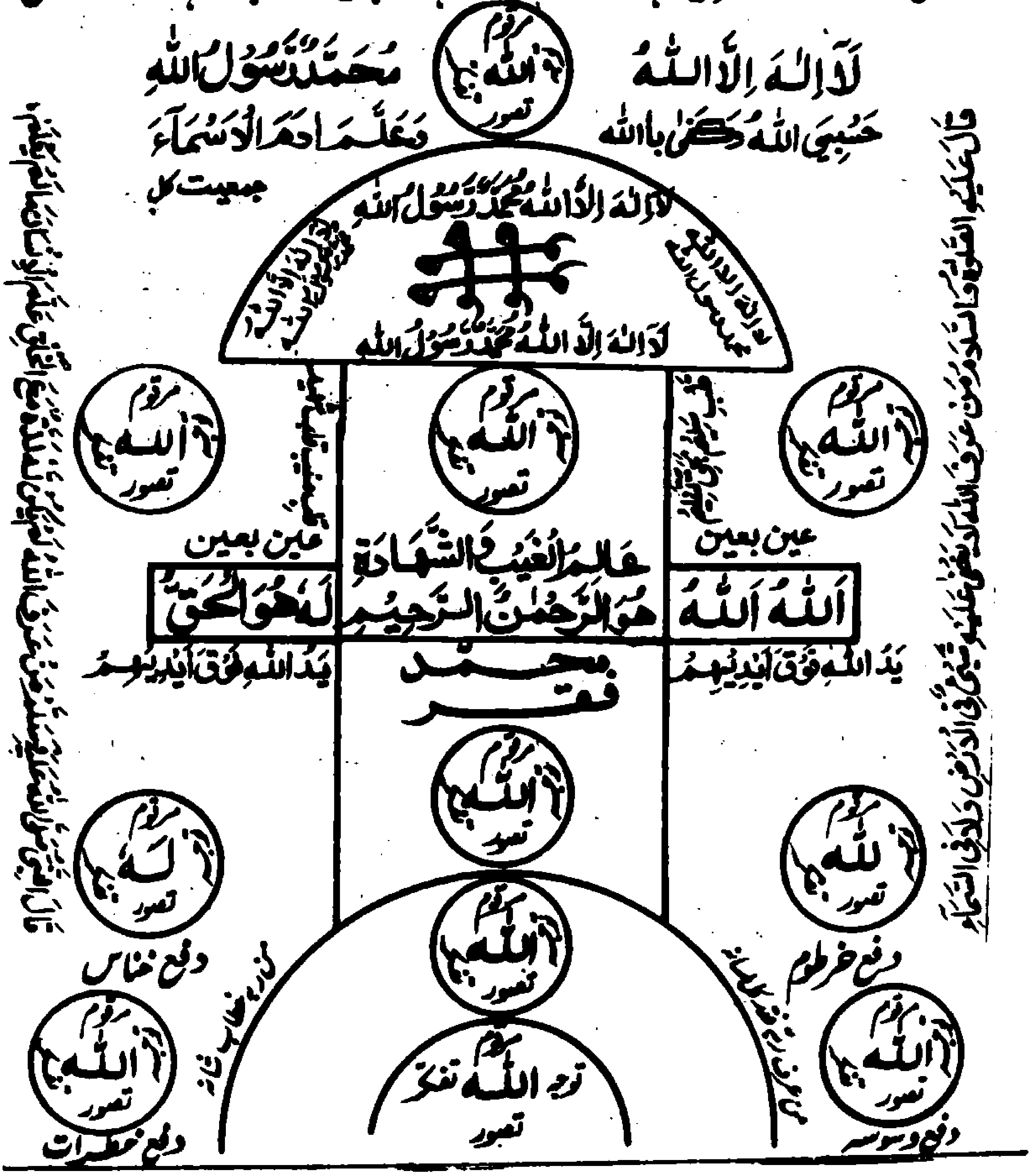

Marfat.com

دیکھاتو حیرت سے پریشان ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ جس کسی کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ اس کے وجود کے ساتوں اعضاء نور ہو جاتے ہیں وہ حضوری کے لائق ہو جاتا ہے۔ جب ساتوں اعضاء پر یہ نقش (مرقوم) ہو جاتا ہے تو وہ مجسمہ نور ہو کر لائق حضور ہو جاتا ہے۔

مثنوی

باتصور اسم اللہ جثہ میرا نور ہے
باطن میرا معمور ہے جان بھی مغفور ہے
یہ مراتب قادری کے از خدا
عزو شرف حاصل ہوا از مصطفیٰ ﷺ

حضور پاک ﷺ کی صحیح مجلس جس میں ذکر مذکور۔ یعنی حدیث (کابیان) اور (ذکراللہ) کی تسبیح خوانی ہوتی ہے۔ میں داخل ہونے کیلئے کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کی قاتل تلوار سے (نفس کو قتل کر کے) داخل ہو جاتے ہیں۔ اور درود پاک پڑھنے سے مقصود اصلی حضور پاک محمد ﷺ نبی الکریم پیشوائے امت کے دیدار انوار سے مشرف چشم اعتبار اور یقین سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ اور وصال (حضوری) میں جواب با صواب سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ یہ محض خام خیالی نہیں۔ عارف باللہ کو عین جمال میں (حضوری دیدار) نصب ہو جاتا ہے۔ حدیث پاک میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اسم بیاض للون
گندم گون بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

راحۃ الجبھۃ
کشادہ پیشانی بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بر پشت مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہر نبوت بود

افلج الاسنان
کشادہ دندان بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اقنی الانف
بلند بینی بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسود العین
سیاہ چشم بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

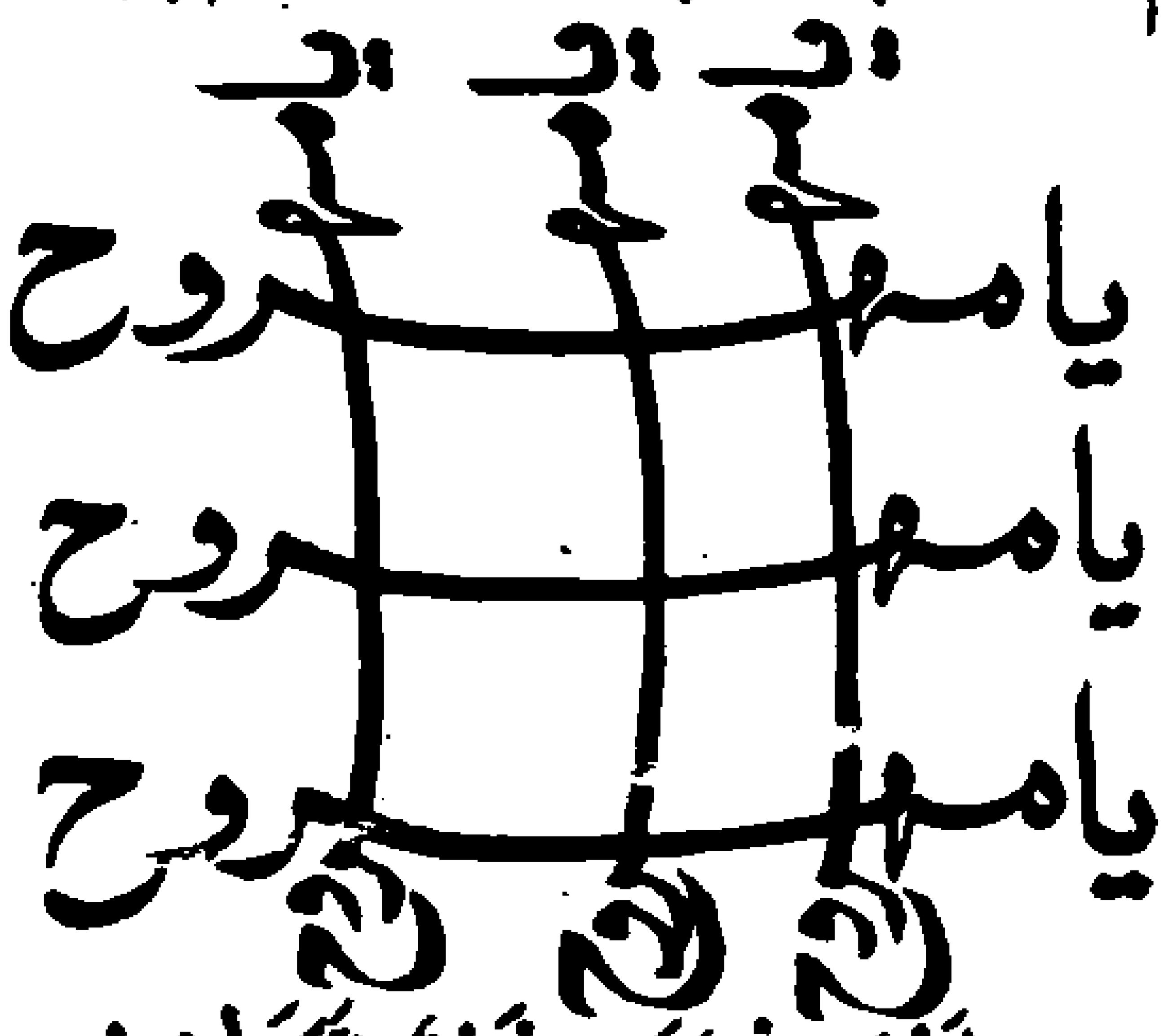

ملیح
تمکین بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مجمع اللحیۃ
انبوہ محاسن بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

طویل الیدین
دراز دست بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مِنۡ صدرہٖ اِلٰی سُرَّۃٖ
کشیدہ شدہ از سینہ مبارک تا ناف

لَیۡسَ فِیۡ بَدَنِہٖ شَعۡرٌ اِلَّا کَالۡخط
نبود بر تن مبارک آنحضرت موی مگر ہمچون خط صلی اللہ علیہ وسلم

بیت
ہر کہ بیند روی نبوی مصطفیٰ ؐ عالم و عارف شود قرب از اللہ

بِسم اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم ٥

بیاض اللون حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم گندمی رنگ رکھتے تھے۔

واسعۃ الجبہ۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔

افلج الانسان حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کشادہ تھے

اقنی الانف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک بلند تھی

اسود العین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک سیاہ تھیں۔

محمۃ اللحیہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی

طویل الیدین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک لمبے تھے۔

رقیق الانامل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک پتلی تھیں

تام القد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک میانہ تھا۔

Marfat.com

ولیس فی بدیہ شعرٌ الا کالخط من سدرہ الی سرۃ ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک پر بال نہ تھے۔ صرف ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا ہوا تھا۔

حدیث۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ بِیْ وَلَا بِالْکَعْبَۃِ اَیْ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰی تَحْقِیْقًا" لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَۃِ النَّبِیِّ وَاِنْ تَصَوَّرَ عَلٰی ھَیْئَۃِ الشَّیْخِ الْکَامِلِ وَلَا یَصِیْرُ عَلٰی صُوْرَۃِ کَعْبَۃُ اللّٰہِ فَمَنْ اَنْکَرَ عَنْ رُؤْیَۃِ النَّبِیِّ بِمُوَافِقَہِ الْحُلْیَۃِ فَقَدْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثَ النَّبِیِّ عَنْ وَجْہِ الْاِنْکَارِ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیُّ وَمَنْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ فَقَدْ اَنْکَرَ اللّٰہَ وَمَنْ اَنْکَرَ اللّٰہَ فَقَدْ کَفَرَہ

حضور پاک ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے (خواب مراقبہ مکاشفہ یا عین العیان) دیکھا' تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور نہ ہی کعبہ کی (صورت بن سکتا ہے)۔ جس نے مجھے خواب میں بھی دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ نبی ﷺ کی صورت شیخ کامل کی ہیئت اور کعبتہ اللہ کی صورت اختیار کر سکے۔ جس کسی نے حلیہ [illegible] ک کے موافق حضور پاک ﷺ کی [illegible] ث کا انکار کیا اور آپ کے چہ [illegible] انوار کے [illegible] سے انکار کیا۔ اس نے نبی علیہ السلام کا انکار کیا۔ جس نے نبی [illegible] انکار کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔

Marfat.com

ابیات

میں نے دیکھا ہے اور دیکھتا ہو ہردوام
دیدار میرا ورد ہے ہر صبح و شام
جو کوئی منکر ہو از دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کاذب و مردود ہو گا رو سیاہ

حدیث قدسی

عِبَادُ الَّذِیْ قُلُوْبُهُمْ عَرْشِیَّةٌ وَ اَبْدَانُهُمْ وَ حَشَنَةٌ وَ هِمَّتُهُمْ سَمَاوِیَةٌ وَ ثَمَرَةُ الْمَحَبَّةُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَقْدُوْسَةٌ وَخَاطِرُ هُمْ جَاسُوْسَةٍ وَسَمَاءُ سَقْفُهُمْ وَالْاَرْضُ بِسَاطُهُمْ وَذِکْرُ اَنِیْسُهُمْ وَ رَبُّ جَلِیْسُهُمْ اللہ کے بندے ایسے ہیں جن کے قلوب (اللہ تعالیٰ) کا عرش ہیں۔ جن کے بدن پراگندہ (نظر آتے ہیں) لیکن ان کی ہمت آسمانوں جیسی (بلند) ہے۔ ان کے دلوں میں (اللہ تعالیٰ کا نور) ان کی محبت کا پھل ہے۔ اور ان کی طبع (باطن) کی جاسوس ہے۔ آسمان ان کے گھر کی چھت ہے اور زمین ان کی سیرگاہ (صحن) ہے۔ ذکر ان کا انیس ہے اور رب کریم ان کا ہم مجلس ہے۔

حدیث قدسی عِبَادُ الَّذِیْ اَجْسَادُهُمْ فِی الدُّنْیَا کَمَثَلِ الْمَطَرْ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ یُنْبِتُ الْبَرَّ وَاِذَا اَنْزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرَّ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اللہ کے بندے ایسے ہیں جن کے جسم دنیا میں اس بارش کی مانند ہیں (جس کی رحمت سے) زمین پر بناتات اگتی ہے اور

Marfat.com

جب وہ بارش سمندر پر گرتی ہے تو موتی پیدا ہوتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (پ۱۹ ع ۴)

اور رحمان کے بندے وہی ہیں جو زمین پر آہستہ روی سے (اس کے منکسر بندوں کی طرح) چلتے ہیں۔ اور جب جاہلوں سے مخاطب ہوتے ہیں (تو ان کے ساتھ بحث میں الجھنے یا ان سے مزاحم ہونے کی بجائے) ان کو سلام کہتے ہوئے (چل دیتے ہیں

قولہ تعالیٰ۔۔لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (پ۲۰ ع۶) (یا الٰہ العالمین) تو جو کچھ بھی میری طرف نازل فرمائے (میں تیری بارگاہ) میں اس کے لئے سب سے بڑا فقیر ہوں۔

الحدیث۔۔۔۔۔لَوْ لَا الْفُقَرَاءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِیَاءُ۔ اگر فقراء نہ ہوتے تو اغنیاء ہلاک ہو جاتے

الحدیث۔۔۔۔۔لَوْ لَا الْفُقَرَاءُ لَبَرَصَ الْاَغْنِیَاءُ۔۔۔۔۔اگر فقراء نہ ہوتے تو اہل دنیا زحمت سے ہلاک ہو جاتے۔ فقیر وہی ہے جو انوار دیدار میں غرق فی التوحید ہو جائے

فرد

دیدار میں جان جاتی ہے جب
جان چلی جائے تو دیدار کیسے کروں
حیران اسی بات پر ہوں کہ
دیکھوں یا جان دے دوں

Marfat.com

قطعہ

جس نے دیکھا ہو گیا کامل تمام
دنیا عقبیٰ ہوگئے اس کے غلام
ہر مرتبہ کی حد سے بڑھ کر ہے لذت دیدار
مرتبہ دیدار دیا ہے تو طاقت دیدار عطا کر

اگر تو آئے تو (رحمت) کا دروازہ کھلا ہے اور اگر تو نہ آئے تو (تیرا ہی نقصان ہو گا) اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز ہے

شرح دعوت روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

اگر کوئی شخص علم دعوت پڑھنا چاہے تو وہ اول چولستان کے علاقے میں پاک ریت پر حرم روضہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ با ترتیب بنائے۔ اس (چاردیواری کے) اندر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک بنائے اور قبر مبارک کے اوپر انگلی سے خوش خط محمد بن عبداللہ لکھے۔ بعد ازاں قبر مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد انگشت شہادت سے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۲۲ ع ۴)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (محمد رسول اللہ) پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی آپ پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

پھر تین بار (حضور پاک ﷺ پر) درود و سلام بھیجے پھر تصور اسم اللہ ذات سے حضور پاک ﷺ کی جانب متوجہ ہو کر (سورا مزمل۔ سورت ملک یا سورت

Marfat.com

یٰسین) کی دعوت پڑھے۔اور مراقبہ میں (مستغرق ہو جائے) تو بیشک ارواح مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مع جمیع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و با جمیع لشکر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم و با امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و با حضرت شاہ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہو جائیں گے۔ (اور زندہ قلب کو قلبی وجود سے زندہ اہلِ روح کو روحی وجود سے زندہ سری وجود کو سری وجود سے اور نوری وجود والے کو نوری وجود سے نظر آ جائیں گے۔ لیکن نفسانی کو جسے باطنی آنکھ کا مشاہدہ حاصل نہیں اسے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ پھر حضور پاک ﷺ کمال مہربانی سے (صاحب دعوت کو) سرفراز فرمائیں گے۔ (جس پر وہ ہمیشہ مفتخر رہے گا) ابھی وہ اپنے ورد دعوت سے فارغ نہ ہوگا کہ اسی وقت وہ اپنا مقصود حاصل کر لے گا۔بعد ازاں روح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ایصال ثواب کے لئے دوگانہ پڑھے اور (ہر رکعت میں) سورت ملک ختم کرے۔اور فاتحہ پڑھ کر حضرت خاتم النبین رسول رب العالمین کے طفیل اور وسیلہ سے جملہ اصحاب و مومنین کی ارواح کو ہدیہ کیا کرے۔ تا کہ اس کی دعوت کا علم و عمل روز بروز ترقی کرے۔اور قیامت تک اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو خواہ وہ کسی کو نواز دے خواہ وہ کسی کو (اس کے مقام مرتبہ) سے گرا دے۔ خواہ وہ کسی ملک کو آباد کر دے خواہ وہ کسی ملک و ولائت کو ویران کر دے۔روضہ پاک اور حرم پاک یہ ہے۔(لیکن اس کامیابی کی شرط یہ ہے) کہ اہل دعوت صاحب عمل۔عامل کامل۔با اعتبار عصمت بردار صاحب (مراتب) یقین ہونا چاہیے۔(وہ

Marfat.com

بالضرور) بالیقین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (کی برکت سے
حضوری دیدار سے) مشرف ہو جائے گا۔

روضۃ المبارک

طالب اگر خواہشمند ہو کہ وہ جس وقت بھی چاہے قرب دیدار خدا کی حضوری سے مشرف ہو جائے۔اور جس وقت بھی چاہے حضوری مجلس محمد رسول اللہ ﷺ میں داخل ہو جائے اور جس وقت بھی چاہے ہر ایک انبیاء اولیاء اللہ کی ارواح سے ملاقات کرے (اور معلوم کرنا چاہے کہ) اس قسم کی

Marfat.com

راہ راستی اور قرب انوار کی معرفت کے حصول کے لئے کون سا علم راہنما پیشوا وسیلہ اور گواہ ہے۔ تو اسے جان لینا چاہیے کہ ایسا سلک سلوک جس میں کوئی غلطی نہیں جو بغیر سلب رجعت لا زوال ہے حسب ذیل ہے۔

اول حضوری خواب میں ہوتی ہے۔ اس قسم کی خواب میں غفلت مسلط نہیں ہوتی بلکہ باتوفیق ہو کر تحقیق کے طریقہ سے حضوری سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ ایسا خواب خلوت (با خدا) معرفت وصل سے ہوتا ہے۔ نہ کہ محض خواب خیال۔

دوم حضوری قرب اللہ کی معرفت سے ذکر اللہ میں باتوفیق ہو کر تصور اسم اللہ ذات کی تحقیق سے الہام ہونے لگتا ہے۔ یہ الہام خاص ہے جو قرب اللہ سے وصل میں ہوتا ہے۔ نہ کہ محض خام خیال۔

سیوم حضوری مراقبہ میں نصیب ہوتی ہے۔ جس میں معرفت الٰہی سے روشن ضمیر نفس پر امیر باتوفیق ہو کر تصور اسم اللہ ذات کی تحقیق سے عین جمال کے ساتھ (حضوری مشاہدہ) کرتے ہیں۔ نہ کہ محض خام خیالی سے۔

چہارم حضوری با عیاں کی جاتی ہے۔ یہ اس شخص کو نصیب ہوتی ہے۔ جس کا قلب زندہ اور روح کو مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ جس سے اس کا نفس (ہر دم) پریشان رہتا ہے۔ یہ باتوفیق شخص تصور اسم اللہ ذات کی تحقیق اور فنا فی اللہ بقا باللہ وصل (میں حضوری) ہوتا ہے۔ نہ کہ خام خیال میں۔

پنجم حضوری با تصدیق کو معرفت کی موت یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

Marfat.com

میں باتوفیق ہونے اور تصور اسم اللہ ذات سے حاضرات کی تحقیق کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ باجمعیت وصال (کامقام) ہے نہ کہ خام خیال (کا وہم)

مثنوی

طالبا جو بھی طلب ہے باھُوؒ سے طلب کر
دین و دنیا بخش دے وہ بہر رب
دین تو توحید ہے دیکھوں لقاء
دنیا ساری چھوڑ دے بہر خدا

نیز شرح ذکر اللہ

جب کوئی ذاکر ذکراللہ کے شغل میں مصروف ہوتا ہے۔تو (گویا وہ) انبیاء و اولیاء اللہ کی صف میں ان کے حلقہ میں اور مجلس میں داخل ہو جاتا ہے۔(حتیٰ کہ) از سر تا قدم ساتوں اعضاء اور اس کے وجود کا ایک ایک بال زبان بن کریا اللہ کا ورد کرنے لگتا ہے۔ یہ ذاکر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ ذاکر کے متوسط مراتب فنا فی اللہ اور ذاکر کے انتہائی مراتب بقاء باللہ حضوری قرب دیدار پروردگار کے ہیں۔

جسم کے ہر بال دیگر اعضاء اور دل جو گوشت کا ایک لوتھڑا ہے کی جنبش کو ذکر نہیں کہہ سکتے۔ناسوتی قلب قالب کو اس قسم کی حرکت دیناھوائے نفسانی کے باعث ہوتا ہے۔

تصور اسم اللہذات اور ذکر اللہ سے آدمی کے وجود میں قرب اللہ سے چودہ قسم کے انوار (نوری لطائف) پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور تصور کی (کثرت سے)

Marfat.com

نور حضوری کی تجلی ہونے لگتی ہے۔ جس سے مشرف دیدار ہوجاتے ہیں۔ یہ چودہ لطائف غیر مخلوق (سر) پروردگار سے وجود میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ سر عنایت ۔ ولایت ہدایت کا (نور) ہے۔ یہ لطیف شریف لطف اللہ مشرف الانسان (حقیقی) ذاکر کو نصیب ہوتا ہے۔ جس سے ذاکر کو سر تا قدم ذکر اللہ (اپنی لپیٹ میں) لے لیتا ہے۔ اور اس کے وجود میں خطرات وسواس اور واہمات باقی نہیں رہتے۔ ذکر تو قرب اللہ کا راز اور حضوری مشاہدے کا نام ہے۔ افسوس صد افسوس جو (مختلف) قسم کی آوازیں نکالنے کو ذکر کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی ذکر نہیں۔ اگر ذکر میں (محض) آواز نکالنا کافی ہوتا تو اس قسم کا ذکر تو کبوتر بھی کرتا ہے ۔ جو (غٹر غوں کی آوازیں نکالتا) ہے۔ اور اس قسم کا ذکر اللہ تو طوطے فاختہ اور دوسرے پرندے بھی کرتے ہیں۔

بیت

دل سے ذکر حق کرو ورنہ پرندے بھی
صوت و حرف سے خدا کو کریم کہتے ہیں

ذاکر انسان کو جب ذکر نصیب ہوتا ہے تو وہ مراقبہ میں فنا ہو جاتا ہے۔ گویا کہ مردہ ہے۔ اور لاھوت لامکان میں سکونت اختیار کر لیتا ہے۔ روح کے اشغال ذکر سے جان کو جمعیت حاصل ہوجاتی ہے۔ حضوری ذکر سے وصال معرفت میں انوار کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ صرف قیل و قال گفتگو کو ذکر نہیں کہہ سکتے۔ خاص ذکر اور ذاکر فنا فی اللہ مشرف دیدار کو کہتے ہیں۔ اور اخلاص کلمہ طریقہ کامل مرشد سے قادری و قادری سروری کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا

Marfat.com

ذاکراس قسم کے ذکر کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور اہل حجاب ہے۔ وہ ناموس کی خاطر (ذاکر بنا بیٹھا ہے) اس کا نفس اسے خراب کررہا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (پ ۸ ع ۱۴)

اپنے رب کو زاری کرتے ہوئے خفیہ طور پر پکارو

بیت

ابتدائے ذکر مجلس انبیاء

انتہائے ذکر کر دے با خدا

اے جان عزیز! اے عالم باللہ با تمیز جاننا چاہیئے کہ اگر تمام عالم جن وانس چنانچہ جو کوئی بھی عبادت گذار دنیا میں موجود ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پ ۲۷ ع ۲)

اور ہم نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا سوائے اس کے کہ وہ ہمارے عبادت گذار بندے بنیں۔ (اور یہ کہ) میری پہچان کریں یہ کام عبادت گذار اور تمام عارف اہل تفکر ہی کرتے ہیں۔ اور یہ تفکر اس قسم کا ہے جسمیں ہمیشہ (تفکر) سے انوار دیدار اللہ سے مشرف رہتے ہیں۔ جس کو ایسا تفکر حاصل نہیں (اس کو اہل تفکر نہیں کہ سکتے)

الحدیث۔ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ط

ایک گھڑی کا تفکر عبادت ثقلین سے بڑھ کر ہے۔

تفکر کی دوسری اقسام بھی ہیں۔

مبتدی کا تفکر ایک سال کی عام عبادت کے برابر ہوتا ہے۔

Marfat.com

متوسط کا تفکر ستر سال کی خاص عبادت کے برابر ہوتا ہے۔
منتہی کا تفکر فکر سے تعلق نہیں رکھتا نہ ہی تفکر الہام مذکور سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ یہ تفکر از خود فناء باخدا بقا باللہ مشرف تعالیٰ ہونے سے تعلق ہے۔

بیت

از خود گم ہو کر پالے خدا
درحقیقت معرفت میں ہو لقاء

پس معلوم ہوا کہ منتہی کی تلقین سے صاحب تصور کا تفکر قرب اللہ کے تصرف سے ہوتا ہے۔ اور اس کا تصرف قرب اللہ کی توجہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کی توجہ قرب توحید سے ہوتی ہے۔ اہل توحید اس قسم کے تصور (تفکر) سے سات روز میں از سر تا قدم پارسائی کا نور حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے اہل قرب پارسا فقیر کی زبان پارس۔ اسکی روح پارس اس کی نظر و توجہ پارس۔ اس کا تصور پارس اور تصرف پارس ہو جاتا ہے۔ فقیر (یکتائی) میں یک رنگ ہو کر سنگ پارس سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

نقش اسم اللہ ذات کے اس دائرہ حاضرات میں باتوفیق ہو کر جو کوئی اسم نقش دائرہ کا تصور کرتا ہے۔ ہر طرف اور ہر مقام کی حاضرات کر لیتا ہے۔ باتحقیق اسم کا یہ نقش دائرہ حاضرات کے ہر درجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ حاضرات کا دائرہ و نقش یہ ہے۔ جس میں ذات و صفات کے ہر (مقام) پر پہنچ سکتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الله ناظرات	لله ناظرات	لہٗ ناظرات	هو ناظرات	محمد ناظرات	فقر ناظرات
ازل ناظرات	ابد ناظرات	دنیا ناظرات	عقبیٰ ناظرات	معرفت ناظرات	انوار ناظرات
دیدار ناظرات	قرب ناظرات	حضور ناظرات	نور ناظرات	جمعیت ناظرات	ایمان ناظرات
رجا ناظرات	خوف ناظرات	توحید ناظرات	سوما ناظرات	سویدا ناظرات	هویدا ناظرات
نفس ناظرات	قلب ناظرات	روح ناظرات	سرّ ناظرات	لاهوت ناظرات	لامکان ناظرات
عیان ناظرات	غرق ناظرات	کلید ناظرات	قفل ناظرات	کل ناظرات	جُز ناظرات

نقش وجودیہ مراتب غوث قطب کہ از ذکر قربانی جان فانی بند بند میشود از یکد

(ذکر قربانی)

اس نقش کی مشق وجودیہ سے غوث قطب کے (مراتب) حاصل ہو جاتے ہیں۔ جسمیں ذکر قربانی سے جان مردہ ہو جاتی اور وجود کا ایک ایک بند علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک بند سے ایک (نورانی) جثہ (اسی بند کے مثل) باہر نکل آتا ہے۔ جب صاحب ذکر قربانی اس ذکر سے فارغ ہوتا ہے تو وہ دو

Marfat.com

جثے دوبارہ ایک جثہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان مراتب کو "قرب وجدانی" کہتے ہیں۔ فقیر کیلئے یہ بچوں کی مانند ابتدائی قاعدہ خوانی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی عرش کے اوپر تیس ہزار مقامات کی طلب میں مصروف ہوتا ہے۔ اور ان مقامات کی خواہش ہوائے نفسانی پر مبنی ہوتی ہے۔ جس سے اسے بارگاہ حق سے الہام اور لوح محفوظ کا مطالعہ نصیب ہو جاتا ہے۔ نقش وجودیہ جسمیں ذکر خدا سے بند بند جدا ہو جاتا ہے۔ جس سے نفس کو عذاب روح کو ثواب اور جسمیں قرآن مجید (کی تلاوت وذکر) سے بالیقین قلب کو بے حجاب ثواب ہو جاتا ہے یہ ہے۔

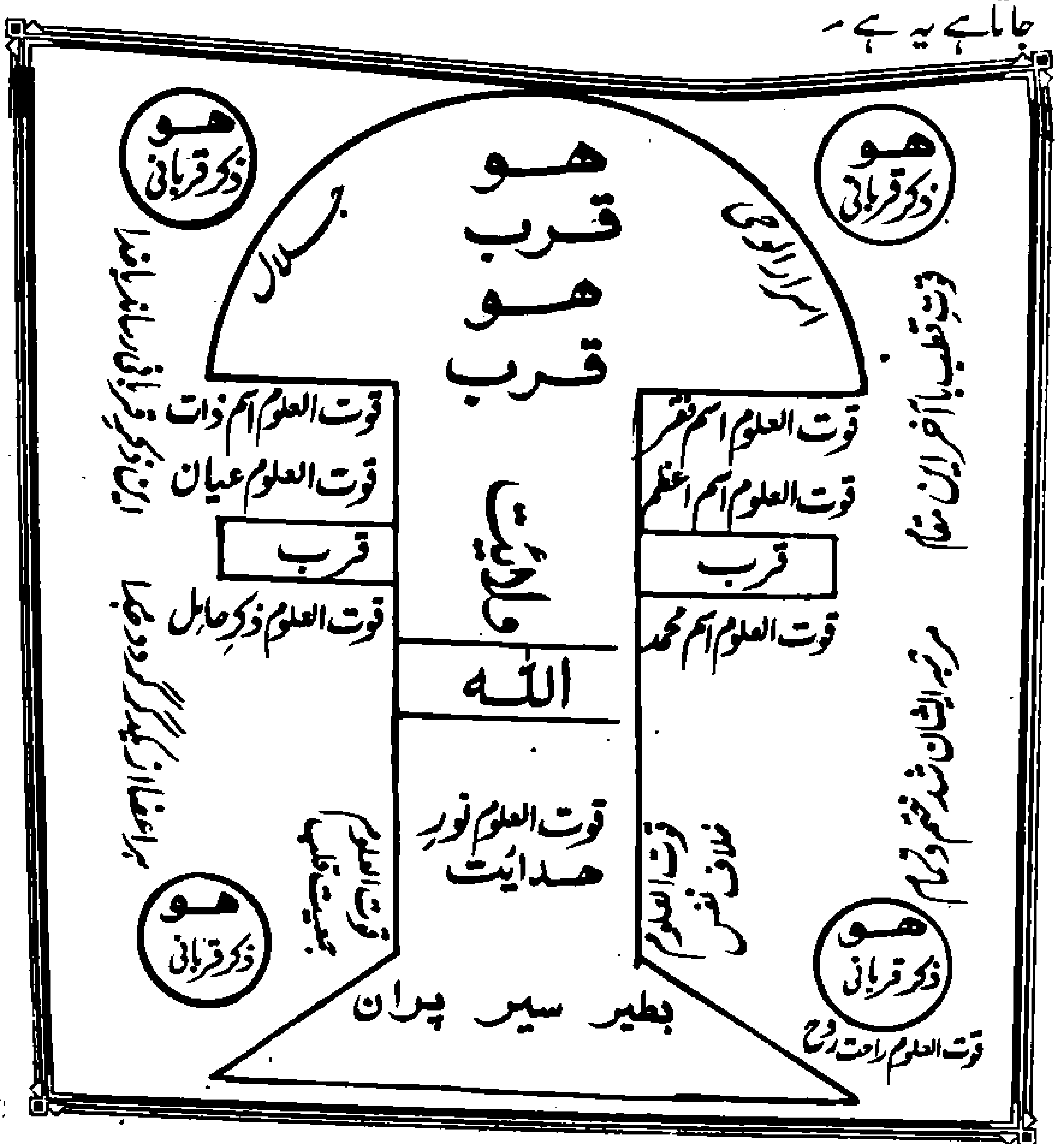

Marfat.com

ذکر قربانی کے یہ مراتب جس میں وجود کا ایک ایک بند علیحدہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب نفسانی ہیں جو غوث و قطب دہقانی کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو عارف فقراء کے نزدیک (محض) بازی گری اور معرفت اللّٰہ توحید سے دور تر ہیں۔ اگر کوئی ہوا میں پرواز کر کے فلک کے طبقات اور ستاروں سے اوپر عرش سے بالا پہنچ جائے۔ تو ایسے فقیر کو بھی مکھی اور پروانہ کہتے ہیں۔ جو دنی دریا کی گہرائیوں میں اتر جائے یا پانی کے اوپر سے اس طرح بھاگتا چلا جائے کہ اس کے پاوں بھی خشک رہیں۔ اور دریا کے پانی سے اس کے پاوں تر نہ ہوں تو اس مرتبہ والا فقیر تنکا کی مانند ہے۔ یہ مراتب بھی معرفت اللّٰہ اور توحید سے بعید تر ہیں۔ جو کوئی کشف و کرامات (دکھانے کے لئے) انانیت نفس سے قم باذنی کہہ کر مردہ کو زندہ کر دے تو یہ بھی معرفت اللّٰہ توحید سے دور تر مراتب ہیں۔ ایسا کرنے والا فقر محمدی ﷺ کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی دل کو ہاتھ میں لانا چاہے فقر کے نزدیک وہ بھی خام ہے۔ اور جو کوئی نظر سے ذکر اللّٰہ کے لئے دل کو زندہ کرنے کا (دعوی کرتا) ہے وہ بھی ناقص ناتمام ہے۔

پس فقر کیا ہے؟ فقر کسے کہتے ہیں؟ فقر سے کیا چیز حاصل ہوتی ہے؟ اور کس عمل سے فقر میں واصل ہوتے ہیں؟

(جان لو!) کہ فقر کی ابتداء اور تمامیت کلمہ طیب کی طے میں ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

Marfat.com

بیت

گر کروں شرح میں نفقرش کی تمام
حاجت نہیں گنتی کروں فقر کے مقام

کیونکہ ہر قسم کے درجات ہر قسم کے منزل مقام پر قرار و جمعیت حاصل کر کے (اس منزل مقام) پر ساکن ہو جانا فقراء کے لئے حرام ہے۔

مثنوی

بے قراری اور عشق بے قرار
باجھ مرنے کے کہاں پکڑے قرار
عاشق مست جب پی لیتے ہیں یہ جام
بعد مرنے کے بھی انکو حاصل نہیں ہوتا آرام

الحدیث:۔ اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ
اولیاء اللہ کے قلوب کے لئے ام ہے
قولہ تعالیٰ:۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی (پ ۲۷ ع ۵)
نہ تو آپ ﷺ کی آنکھ (شب معراج بوقت دیدار) بہکی نہ ہی بھٹکی۔
فقیر اولیاء اللہ کے ابتدائی مراحل یہ ہیں کہ وہ بلند ہمت۔ حق پسند اور صاحب توفیق الٰہی ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور انتہائے فقر میں سراسرار نافنانہی کی تحقیق کی جاتی ہے۔ فقر کو حاصل کرنا ہر دو جہان کی بادشاہی ہے۔ اور یہ مراتب کونین پر حاکم امیر فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔

کیا تو جانتا ہے کہ فقر کے تین مراتب ہیں۔

اول اَطِیْعُوْ اللّٰہ۔ جس میں فقیر اللہ کی بندگی اختیار کر لیتا ہے اور لَاسِوٰی اللّٰہ جو کچھ بھی ہے اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کو فنافی اللہ کہتے ہیں۔

دوم مراتب فقیر واطیعو الرسول ایسا فقیر سنت محمدی ﷺ کر پیروی اختیار کر لیتا ہے اور شب و روز دیدار محمدی ﷺ سے مشرف رہتا ہے۔ ایسے فقیر کو فنافی محمد ﷺ کہتے ہیں۔ سوم مراتب فقیراولو الامر کا مرتبہ ہے۔ جو فنافی الشیخ کے مراتب ہیں جس میں ہر غالب پر غالب ہو جاتے ہیں۔ یہ حکم اور نظری توجہ کے مراتب ہیں۔ جس میں کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی برکت سے حیات و ممات (برابر ہو جاتی) ہے۔ پس علماء ہی فقراء ہیں۔ جیسا کہ اَلْعُلَمَآءُ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ علما ہی انبیاء کے (علم) کے وارث ہیں کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے نفس کو حرص طمع۔ عجب۔ کبر ہوا سے روک لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ابتداء میں جو عالم ہوتا ہے۔ انتہا میں ولی اللہ بنتا ہے۔ جو کوئی ابتداء میں عالم ہے۔ وہی انتہامیں کامل فقیر ہو گا۔ پس جو کوئی علماء سے راہ فقر طلب کرے گا۔ اور ان کی غلامی اختیار کر لے گا۔ تو وہ اسے روایت سے نفس کو قتل کرنے کی (تلقین) کریں گے۔ جو سر ہدایت ہے۔ اور

Marfat.com

صاحب روایت کو اسی سے ہدایت حاصل ہو جائیگی۔ الحدیث۔ اَلنِّهَائِيَتُ الرُّجُوْعِ اِلَى الْبَدَائِيَتِ۔ انتہا (درحقیقت) ابتداء کی طرف رجوع کرنے کا نام ہے۔ مراتب کی انتہا اور معرفت فقرہدایت کا علم بدائیت میں ہی ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ پ ۱۶ ع ۱۱ اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

اگر کوئی چاہیے کہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز فقر کا مرتبہ کا فیض فضل لطف سے بخش و عطا کر دے اور اس حقیقت کو جاننا چاہیے کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔ تو سب سے پہلے طالب کو دیکھنا چاہیے کہ وہ انسان ہے یا حیوان۔ پھر کامل مرشد حاضرات اسم اللہ ذات اور حاضرات اسم محمد رسول ﷺ اور کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کی حاضرات سے اسم اللہ ذات کے تصور اور ہاتف غیبی سے الہام اور آواز سنائی دینے لگے۔ کہ اے طالب اللہ اگر تجھے طلب مولیٰ ہے۔ تو موت اختیار کر لے۔ اسے موت کا ساغر بھی نظر آنے لگے گا۔ اور اسے کہا جائے کہ یہی موت کا پیالہ ہے اسے پی لے۔ ساغر موت یہ ہے۔

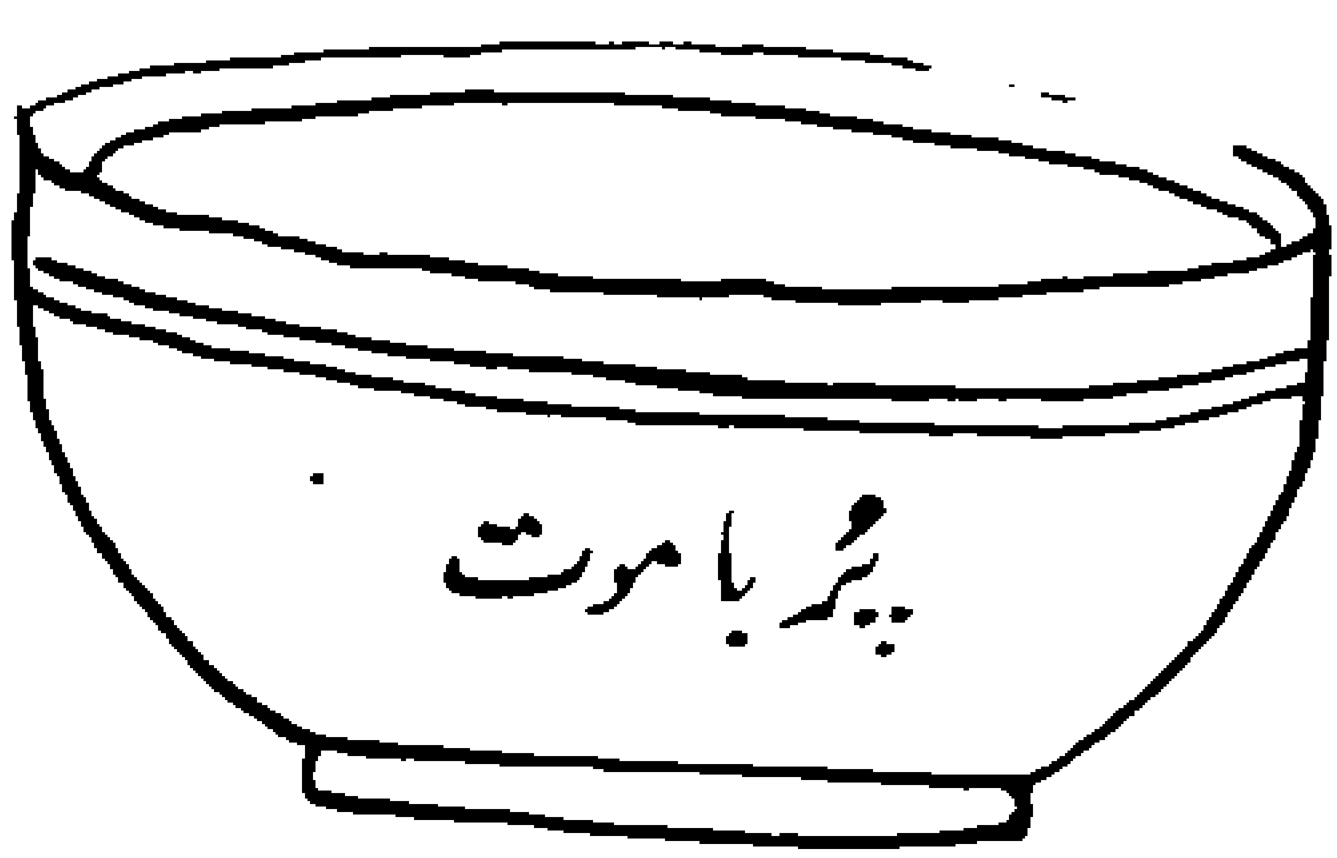

Marfat.com

جب طالب اللہ موت کا پیالہ پی لیتا ہے تو اس کا نفس مردہ ہو جاتا ہے اس کا قلب زندہ ہو جاتا ہے اس کی روح قبر سے نجات پا جاتی ہے۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ (معنوی موت) جب طالب اللہ اس مرتبہ (موت سے پہلے مرنے) تک پہنچتا ہے تو وہ ایک دروازہ دیکھتا ہے جس کے دائیں بائیں دو شیر کھڑے نظر آتے ہیں۔ تب مجھے غیب الغیب سے الہام ہوتا ہے اور آواز آتی ہے کہ اے طالب اللہ اگر ان دو معنوی شیروں کے درمیان سے (سلامتی) کے ساتھ گزر جائے گا تو فقر کے مرتبے کو پہنچے گا یہ معنوی شیر یہ ہیں۔

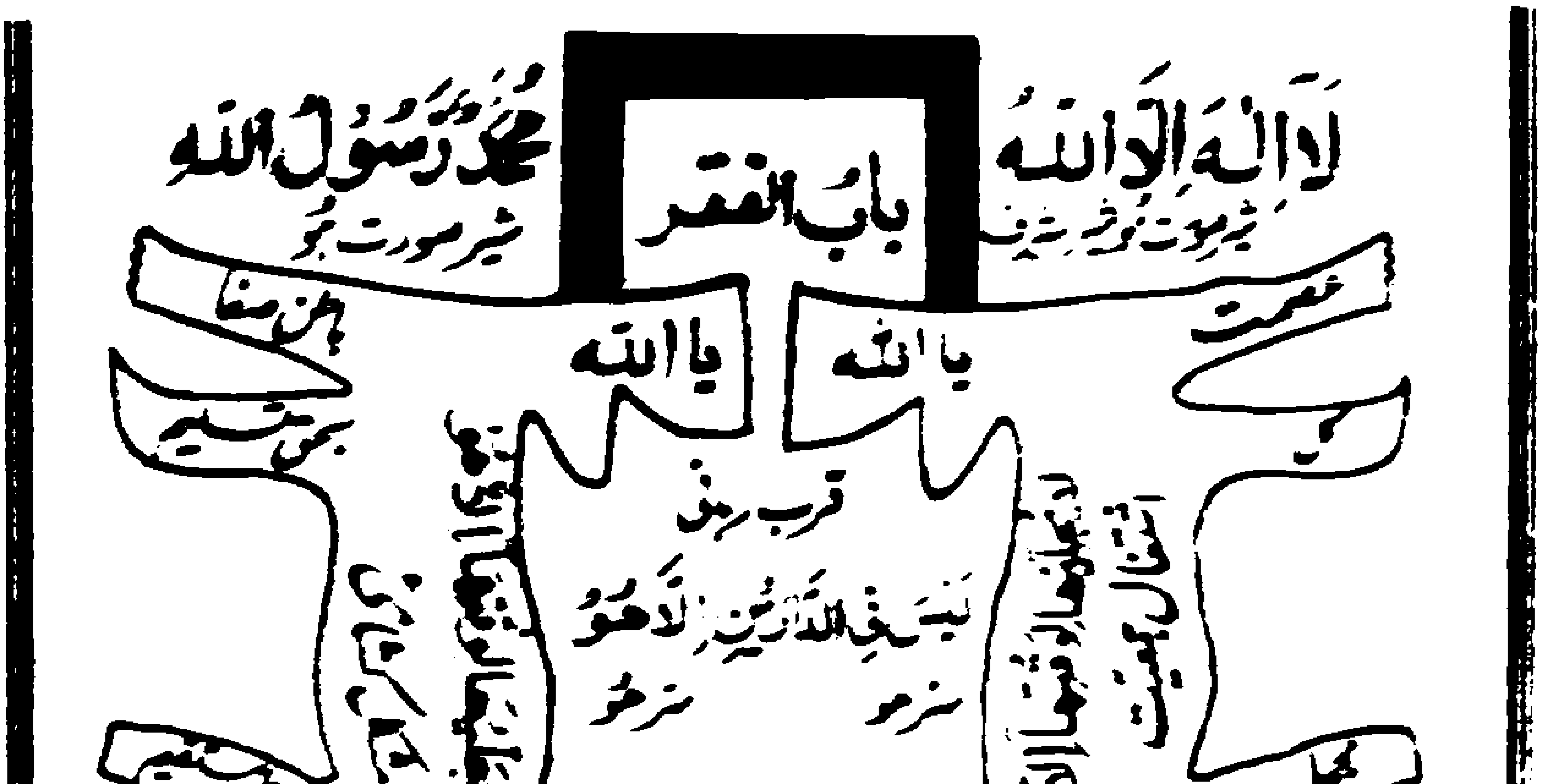

Marfat.com

جب طالب اللہ دو معکوس شیروں میں سے سلامتی کیساتھ گذر جاتا ہے۔ تو آگے بڑھ کر دیکھتا ہے کہ ایک دوسرے دروازہ پر دائیں بائیں دو شخص ہاتھوں میں ننگی تلواریں پکڑے ہر آنے والے کی گردن قلم کرنے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ غیب الغیب سے ہاتف غیبی آواز دیتا اور الہام کرتا ہے کہ اے طالب اللہ اگر تو فقر کا طلبگار ہے۔ تو اپنے سر کی طمع نہ کر اپنا سر تن سے جدا ہونے دے اور بے سر آ۔ جب تک بے سر نہ ہو گا اس وقت تک فقر خدا حاصل نہ ہو گا۔ وہ دروازہ جس پر دو موکل تیغ زن برہنہ ہاتھوں میں لئے کھڑے

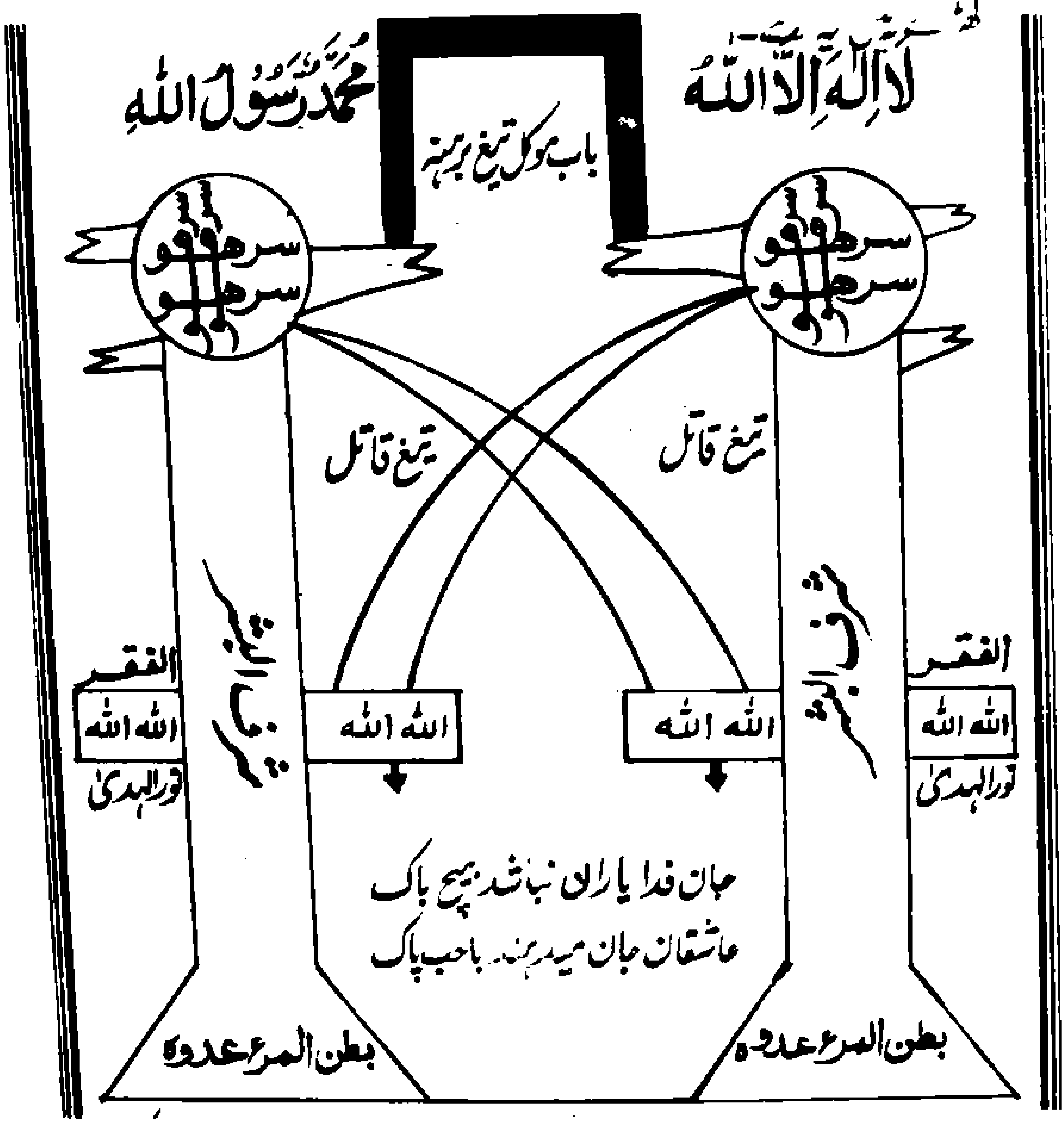

Marfat.com

جب طالب اللہ سرفدا کرکے سر حاصل کرلیتا ہے تو اس مقام پر واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ ہزار میں سے کوئی ایک شخص ہی گا جو اس مرتبہ تک پہنچتا ہے۔ اس کیلئے کوئی جان فدا کرنے والا عاشق ہونا چاہیے۔

بعد ازاں وہ چشم نور سے چار چشمے دیکھتا ہے۔

اول چشمہ ذوق

دوم چشمہ شوق

سوم چشمہ صبر

چہارم چشمہ شکر

چہار چشمے یہ ہیں۔جب وہ ان چاروں چشموں سے آب رحمت۔ آب جمعیت۔ آب آبرو۔ آب کرم پی لیتا ہے۔ تو ان چشموں کا نوری پانی پینے سے اس کے وجود سے ہر قسم کی ناشائستہ باتیں بد خصلت بیماری دور ہو جاتی ہے۔

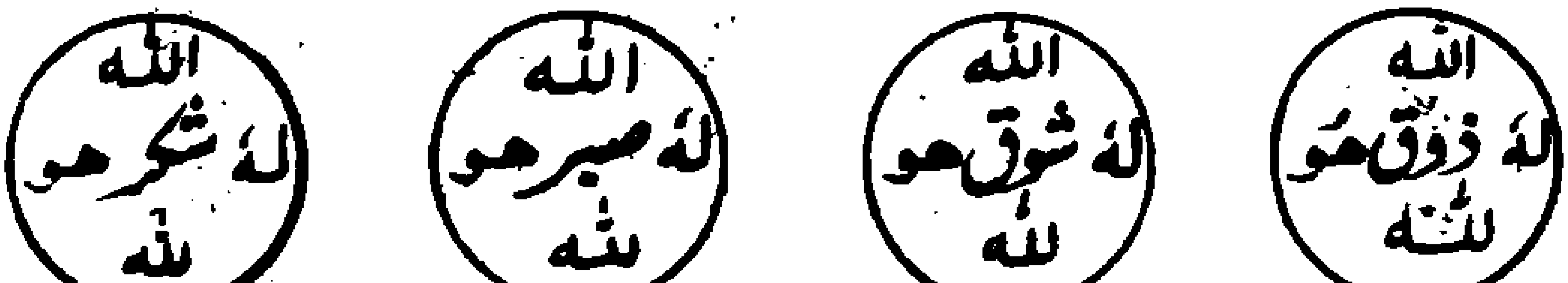

جب وہ ان چاروں مقامات سے آگے بڑھ جاتا ہے تو پروردگار کے کرم کے دو نوری چشمے سامنے آجاتے ہیں۔ ان چشموں کے نام چشمہ رضا اور چشمہ قضاء ہیں۔ جو یہ ہے۔

Marfat.com

جب طالب اللہ رضا و قضاء کے ان مراتب سے گذر جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی وحدت لقاء کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ بعدہ قُرْبُ اللہ حضور سے ایک نوری صورت زیباتر انوار سے روشن حور و قصور بہشت بہار سے بڑھ کر محبت الٰہی میں سوختہ معرفت میں مشاہدہ دیدار سے مشرف اس صورت کا نام سلطان الفقر ہے۔ عاشق ہوشیار کے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے۔ وہ (نورانی صورت فقر) طالب اللہ کو اپنی بغل میں لے لیتی ہے۔ جس سے وہ سر تا قدم نور بن کر اور لایحتاج ہو جاتا ہے پھر بالیقین اس کے وجود میں دنیا و عقبیٰ کا کوئی غم باقی نہیں رہتا۔ صورت سلطان الفقر یہ ہے۔

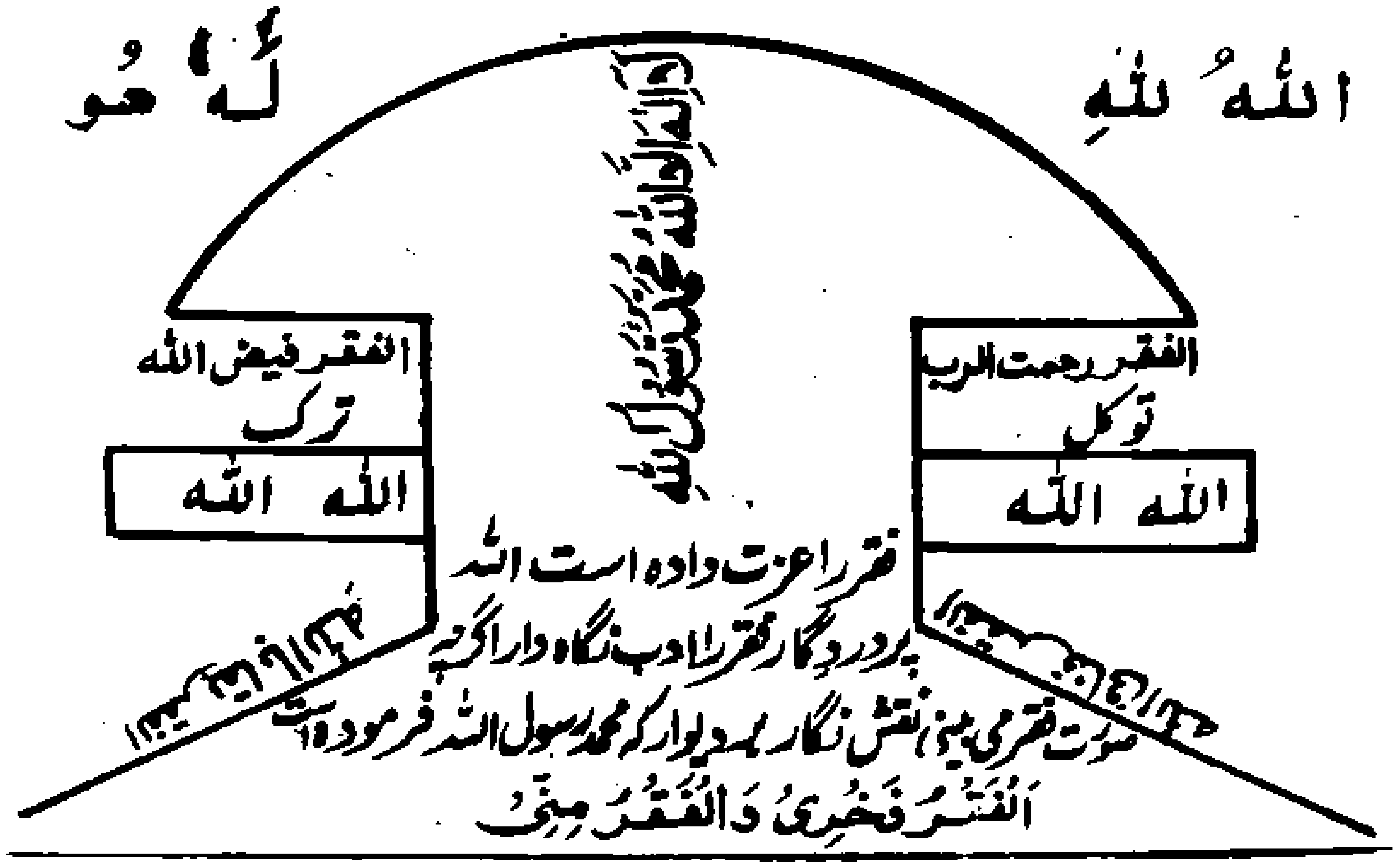

جب طالب اللہ فقر کی اس نوازش سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس کے آگے بحر ژرف کو دیکھتا ہے۔ جسے بحر انوار توحید کہتے ہیں اس (دریائے توحید) میں غیر مخلوق نور کی لہریں اس طرح موج زن ہوتی ہیں جن کی کوئی مثال دنیا ممکن نہیں۔ جس کسی کو اس مقام پر حضرت محمد ﷺ اپنے ایک ہاتھ میں اس

Marfat.com

کا ہاتھ لے کر اور دوسرے ہاتھ میں اس کی گردن پکڑ کر بحر ژرف توحید (نور) میں غوطہ دے کر غرق کر دیں تو اسے ترک و توکل و تجرید تفرید کے مراتب حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ تمامیت فقر کو پہنچ جاتا ہے۔ بالیقین دریائے ژرف یہ ہے۔

دریای ژرف جمعیت

وحدہٗ ھوالحق سِرّہٗ

جوہر فقر لازوال است

بیت

یہ مراتب ہیں نصیب عاشقاں
ابتداء لاھُوت آخر لا مکاں

جو کوئی دریائے ژرف توحید میں غوطہ کھا لیتا ہے۔ وہ پاک ہو جاتا ہے۔ وہ فقر احد لاعدد مراتب حاصل کر کے تمامیت فقر کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کا مرتبہ وہم و فہم میں بھی نہیں سما سکتا۔ اس کو اول بھی (یہ مراتب) تعلیم علم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور آخر میں بھی علم لدنی کی تلقین سے (ترقی پذیر رہتے ہیں) علم لدنی کی تختی و لوح یہ ہے۔

لوحِ قدرت

مِن لدنا عِلمًا
از علم حضور

Marfat.com

ہو جاتا) ہے۔ جب وہ اس مقام سے آگے بڑھتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ وہاں ایک چشمہ (نوری) سیاہی (روشنائی) کا ہے۔ یہ اس سیاہی کا بقیہ حصہ ہے جس سے جَفَّ الْقَلَمُ نے بِمَا هُوَ كَائِنٌ جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ (لوح محفوظ) میں تحریر کر دیا تھا۔ جس سے قدرت الٰہی نے کُنْ فَیَکُوْنَ کا (عمل) شروع کیا تھا۔ وہاں پر ہاتف غیب الغیب سے آواز اور گواہی دیتا ہے کہ لے طالب اللہ اول ازل کی اس سیاہی سے اپنی زبان پر کچھ مل لے۔ جب طالب اللہ ازل کی اس سیاہی سے تھوڑی (سیاہی) اپنی زبان پر مل لیتا ہے۔

تو اس کی زبان ظاہر میں سیاہ (باطن میں نور سے زندہ) ہو جاتی ہے۔ وہ صاحب لفظ۔ صاحب سخن بن جاتا ہے۔ اس کی زبان اللہ کی تلوار ہو جاتی ہے۔ اور وہ قائل کا خطاب پا لیتا ہے۔ الحدیث ــــــ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ فقراء کی زبان سیف الرحمان ہوتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا ہر سخن شرع محمدی ﷺ کے موافق اور (احکامات) قرآن کے مطابق نفس شیطان دنیا کے مخالف ہونا چاہیے۔ (نہ کہ وہ مخلوق خدا کو آزار پہنچانے لگے)

جب طالب اللہ ان مراتب سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ تو آگے بڑھ کر

Marfat.com

ایک اور چشمہ خون سے پُر دیکھتا ہے۔ ہاتف غیب الغیب سے آواز دیتا ہے کہ اے طالب اللہ خون سے پُر یہ چشمہ عاشقوں کا خون جگر ہے۔ جوان کی خوراک ہے۔ جس پر ان کی زندگی کا انحصار ہے۔ تجھے بھی ہمیشہ اسی (چشمہ) سے خون جگر پینا ہے۔ وہ عاشق فقیر ہو جاتا ہے۔ اسے ریاضت چلہ کشی اور خلوت نشینی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

جتنے مراتب کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ صرف قرب کے ادنیٰ و اعلیٰ مراتب تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ ابھی ناقص ناتمام فقر کے (مراتب) ہیں۔ کیونکہ یہ سب فقر بیان ہے۔ یعنی قال۔ جبکہ تمامیت فقر باعیان ہے۔ یعنی حضوری مشاہدہ باقرب وصال کیونکہ تمامیت فقر کمالیت فقر و جمعیت فقر و انتہائی فقر عیان کے مراتب میں ہے۔ اور عیان کسے کہتے ہیں؟ عیاں یہ ہے کہ قیل و قال سے گذر کر ہر بیان کو توفیق الٰہی سے عیان طور پر دیکھ لے۔ اور جو کچھ بھی وہ چشم عیان سے دیکھتا ہے۔ وہ بے شک تحقیق شدہ بات ہے۔

مصنف (باھُو) فرماتے ہیں۔ کہ جب کسی قسم کی مخلوقات موجود نہ تھی کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًا میں تھا ایک مخفی خزانہ (کے سوا کچھ موجود نہ تھا) تو ایسی حالت میں خدا تعالیٰ کی (ذات) کہاں تھی؟ اور ہم کہاں تھے؟ (جان لو) کہ ہم اس آیت کریمہ قولہ تعالیٰ۔۔وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (پ 27 ع 17) تم جہاں کہیں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں کے مصداق ہم با خدا تھے اور خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔ اور جس وقت کوئی مخلوقات موجود نہ تھی اس مقام کا کیا نام ہے؟ اس مقام کا نام نور حضور قرب توحید اللہ ہے۔

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے آپ کو (مخلوقات میں) ظاہر کروں تو اپنی قدرت کی زبان سے کُنْ فرمایا۔ سخن کُنْ سے موجودات مخلوقات پیدا ہو کر (بارگاہ کبریا) میں حاضر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت و جمالیت سے اپنے داہنے ہاتھ کی طرف نظر کی تو آراستہ و (پیراستہ) بہشت مع جملہ متعلقات (حور و قصور باغ و بہار و شرب و انہار) پیدا ہو گئے جب قہر و غضب و جلالیت کی نظر سے اپنے بائیں ہاتھ کی جانب دیکھا تو دنیا نفس شیطان اور اس کے متعلقات پیدا ہو گئے۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنی [illegible]ت کاملہ سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب ہوں ۔فرمایا یہ آواز جملہ ارواح نے سنی اور کل و جز روحوں نے قَالُوْ بَلٰی کا اقرار کیا اور اپنے اپنے (مقامات) کی طرف بھاگ کھڑی ہوئیں۔ جو روحیں داہنے ہاتھ کھڑی تھیں [illegible] ب تقویٰ اور عالم صاحب فتویٰ کی ارواح تھیں۔وہ بہشت میں داخل ہوئیں۔اور جو روحیں بائیں ہاتھ کھڑی تھیں وہ اہل دنیا ۔کذب کافر اور منافق کی ارواح تھیں۔جو دنیا میں داخل ہو گئیں۔جو روحیں اللہ تعالیٰ کے [illegible] برو کھڑی رہیں وہ بہ نظر اللہ منظور ہو کر حضوری (حق) سے مشرف ہوئیں۔ اور فقر کا خطاب پایا۔ اور انہوں نے حضوری فقر کو اپنا رفیق بنا لیا۔ اس وقت فقراء کے گروہ نے نہ تو بہشت کی آرزو کی اور نہ ہی دنیا سے کوئی احتیاج رہی وہ اشتیاق کی زبان سے اللہ اللہ کہتے ہیں۔ انہیں دنیا و عقبیٰ کی کوئی خبر نہیں۔اسی لئے وہ خاموش خون جگر نوش ہوئے ہیں۔

الحدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ جس نے اپنے رب کی

Marfat.com

پہچان کر لی اس کی زبان کند ہو گئی۔

الحدیث۔۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وہ ویسے ہی ہے جیسے کہ وہ تھا۔

الحدیث۔ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَ الْعُقْبٰی لَکُمْ وَ الْمَوْلٰی لِیْ ۔۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا ۔۔ دنیا تمہارے لئے ہے اور عقبیٰ بھی تمہارے لئے ہے اور مولا میرے لئے ہے۔

الحدیث۔۔۔ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَھُوَ طَالِبُ الدُّنْیَا وَ مَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَھُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

حضور پاک ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا کی طلب کی وہ طالب دنیا ہے۔ اور جس نے عقبیٰ طلب کی وہ طالب عقبیٰ ہے اور جو طالب مولا ہے سب کچھ اسی کے لئے ہے۔

بیت

ہر بتم عارفان ہے با ...

عارف لیکن کم ہیں اندر ...

سنو! ظاہری آنکھ تو کتے گدھے ... اور سور کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن کامل انسان وہی ہے جو عالم باللہ با عیان صاحب نظر ہو۔

بیت

نفس شہوت زیر پاء لے آ

تاکہ تو ... بن جائے (با خدا)

صاحب عیاں فقیر اس کو کہتے ہیں۔ جو کُنْ فیکون کی حقیقت احوال ازل و ابد و دنیا کی حقیقت احوال ۔ ممات و حیات ارواح اہل قبور کی حقیقت

Marfat.com

احوال-پل صراط کی حقیقت احوال- بہشت و دوزخ کی حقیقت احوال حضرت محمد مصطفی ﷺ کے دست مبارک سے شرابا" طہورا" کا جام پینے کی حقیقت احوال- مجلس محمدی ﷺ میں ملازم اور ہم صحبت ہونے کی حقیقت احوال-اور باعیان دیدار رب العالمین سے مشرف ہونے کی حقیقت احوال کی ابتداء و انتہاء کو باتوفیق ہو کر دیکھتا پہچانتا اور اس کی تحقیق کرنے والا ہوتا ہے- وہ ان تمام علوم کو پڑھ کر بھلا دیتا ہے-وہ صاحب عیاں طالبوں کو باطنی توجہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے - جس سے(متذکرہ بالا) کل و جز احوالات طالب صاحب عیاں پر مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے- یہ بھی تمامیت فقر ہے- اللہ تعالٰی کی بخش اور فیض و عطا ہے- جو مجلس محمدی ﷺ کے قرب سے حاصل ہوتا ہے-الحدیث- اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ ط

صاحب عیاں مرشد اور صاحب عیاں مرید دونوں کا مرتبہ لا یحتاج کا ہے- کیونکہ وہ (باطنی) نظر چشم عیان سے (زمین کے اندر) خزانوں کو دیکھ لیتے ہیں- جبکہ اہل بیان ہمیشہ سرداری- ریاضت اور رنج میں مبتلا رہتے ہیں- عیاں کا یہ مرتبہ کس علم سے حاصل ہوتا ہے؟ یہ(مرتبہ) تصور-توجہ- تفکر- اور حاضرات اسم اللہ ذات و مجلس حضرت محمد ﷺ یا کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (ان چاروں اعمال کو یکجا کرنے سے نصیب ہوجاتا) ہے ان تصورات سے ابتداء و انتہاء میں صاحب عیان کھل جاتا اور عین عیان نظر آنے لگتا ہے-

Marfat.com

بیت

گر تو چاہے دیکھنا عین العیان

غرق ہو توحید میں در لامکان

صاحب عیاں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوتی۔ باعیاں جس طرف بھی متوجہ ہوتا ہے۔ اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوقات اس دائرہ و نقش کی برکت سے اس کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے۔ اس دائرہ سے بالیقین باعتبار روشن ضمیر اور کونین پر امیر ہو جاتے ہیں۔ دائرہ یہ ہے

له	لله	الله
فقر	محمّد	ھو
جامع	فضل	فیض

کامل مرشد پر پہلا فرض عین یہ ہے کہ وہ طالب اللہ کو مقام خوف و رجا مقام کشف قبور اور مقام مجلس محمدی ﷺ حضور دکھا دے۔ بعد ازاں طالب

Marfat.com

اللہ کو علم معرفت تلقین فرمائے۔جو مرشد اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔لیکن باتوفیق دکھا نہیں سکتا وہ خام ناتمام مرشد ہے۔

کامل مرشد اول طالب صادق کو ذکر میں مشغول نہیں کرتا۔ کامل مرشد مراقبہ اور محاسبہ ... کی نہ تو راہ جانتا ہے اور نہ ہی طالب کو سمجھاتا ہے۔

(کامل مرشد) تصور اسم اللہ ذات حضور و تصرف یقرب اللہ بہ نظر اللہ منظور توجہ اسم اللہ باذکر مذکور اور باتفکر اسم اللہ باطن معمور کے سوا کوئی دوسری راہ نہ تو جانتا ہے اور نہ ہی اس کی تلقین کرتا ہے۔

کامل مرشد اسم اللہ خوشخط لکھ کر طالب کے ہاتھ میں دے کر اسے کہتا ہے کہ اے طالب اس اسم اللہ کو اپنے دل پر لکھو۔جب طالب دل پر اسم اللہ لکھ لیتا ہے اور وہ سکونت و قرار پکڑ لیتا ہے۔ (جب تک دل پر اسم اللہ قرار نہ پکڑ لے طالب باقاعدہ اس کی مشق کرتا رہے)۔ تو پھر کامل مرشد طالب کو کہتا ہے کہ طالب (قلب کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا کر) کہ اسم اللہ ذات سے روشن تجلی آفتاب طلوع ہو رہی ہے۔اور دل کے گردا گرد زوال تک نظر آرہا ہے۔ دل کا میدان اس قدر وسیع ہے کہ اس کے اندر کونین کے چودہ طبق رائی کے دانہ برابر ہو سکتے ہیں۔ اس میدان کے اندر ایک روضہ کا گنبد طالب کو نظر آتا ہے۔اس روضہ مبارک کے دروازہ پر کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کا قفل لگا ہوا ہے۔جس کی کلید بھی کلمہ طیب ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جس کے پڑھنے سے وہ قفل کھل جاتا ہے۔اور

Marfat.com

طالب روضہ مبارک میں داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی نسیم مجلس دیکھتا ہے۔ اور اس صراط مستقیم سے اس مجلس اقدس میں داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہو جاتا ہے۔ حبیب (اللہ) کا ایسا قرب حق تعالیٰ کے حکم سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ کامل باتوفیق مرشد اس راہ میں طالب صادق صدیق کے ہمراہ رہتا ہے۔ جس سے وہ مجلس کے حق و باطل ہونے کی تمیز کر لیتا ہے۔ قلب سے طالب خدا عقل کی قوت سے باشعور رہ کر حق حضور کی پہچان کر لیتا ہے۔ باجمعیت طالب مجلس نبوی ﷺ اور شیطانی مجلس کی تمیز کر لیتا ہے۔ اور پریشان نہیں ہوتا۔ وہ درود پاک لا حول 'سبحان اللہ' اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہے۔ اگر وہ مجلس خاص محمد رسول اللہ ﷺ یا مجلس انبیاء اولیاء اللہ کی ہو گی تو وہ زوال مجلس ---- اپنے حال پر باجمعیت برقرار رہے گی۔ اگر وہ مجلس باطل (اور شیطانی کارروائی ہوگی) تو زائل ہو جائے گی۔ جب طالب اللہ باتوفیق طریق سے باطن میں حقیقی مجلس محمدی ﷺ میں پہنچتا ہے۔ تو وہ مجلس ذکر مذکور سے باطل نہیں ہوتی۔ اس طرح جب بھی طالب کو حق و باطل کی مجلس کی پہچان ہو جاتی ہے تو اسے لاحول پڑھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ اس کا باطن حق تک پہنچ جاتا ہے اور جو کچھ بھی باطن میں مشروعاً دیکھتا ہے۔ وہ ظاہر میں پورا ہو جاتا ہے۔ كُلُّ بَاطِنٍ يُخَالِفُ الظَّاهِرَ فَهُوَ بَاطِلٌ جو ظاہر باطن کے مخالف ہو وہ باطل ہوتا ہے۔ جب وجود اس طرح پاک ہو جاتا ہے تو اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں طالب اللہ جس وقت بھی چاہتا ہے حضوری

Marfat.com

مجلس سے مشرف ہو جاتا ہے۔وہاں کا باادب ملازم بن کر حضرت نبی اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب باعیان طالب اللہ صاحب ذکر مذکور۔ظاہرو باطن برحق تحقیق جو ہمیشہ(مجلس نبوی ﷺ) کا ناظر اس میں حاضر رہتا ہے کے ہیں۔

بیت

شک کرنے والا مشرک ہو گیا
منکر نبی کا آخر کافر ہو گیا

مجلس محمدی میں داخل ہونے اور جملہ انبیاء علیہ السلام نبی اللہ سے ملاقات کرنے کی شرح

علم تصوف میں حاضرات اسم اللہ ذات سے باطن میں حاضر ہو کر حضور کی مجلس میں داخل ہونا اور انبیاء علیہ السلام اولیاء اللہ سے مشرف ہونے کا راہ بھی حضوری ہے۔اور حضوری کی راہ مرشد کی نگاہ و توجہ ہے جو ہمیشہ طالب کے ہمراہ رہتی ہے۔اس (حضوری) راہ کو وہ شخص جس کا نفس زندہ اور دل سیاہ ہے کیسے جان سکتا ہے؟ مطلب یہ کہ جس کا نفس علم تصوف میں اسم اللہذات کی تاثیر سے پاک ہو جائے اور بد خصلتوں سے مردہ ہو کر زندہ قلب سے جواب باصواب اور قرب اللہ حضور سے الہام پیغام حاصل کرے اس کا نفس شاد ہو کر اسم اللہذات سے ۔۔۔ جاتا ہے۔(اس کی پہچان) یہ ہے کہ اس کے وجود میں نہ ہوا باقی رہتی ہے نہ ہوس۔ جو کوئی باطن میں باتوفیق (داخل ہونا) تحقیق کرنا چاہتا ہے۔اس کو کیا غم اور کونسی حاجت ہے۔کہ وہ

Marfat.com

دعوت پڑھے؟ صاحب تصوف فیض بخش اہل معرفت فقیروہی ہے اور دعوت میں عامل کامل وہی ہے جو کل و جز کے علم کو اپنے عمل میں لے آیاہو۔ ایسے عامل کی سنت یہی ہے کہ وہ حضوری میں با تصور دعوت پڑھتا ہے۔ وہ قرب اللہ کی بارگاہ سے نصیب دلوا دیتا ہے۔ بے نصیب کو نصیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی برکت اور آپ کے (حضور) التماس کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ (اللہ تعالیٰ) کے حبیب ہیں۔اس قسم کی دعوت پڑھنے والا جس کسی کو چاہتا ہے۔ مشرق و مغرب ہر ملک کی ولائت ہر اقلیم کی بادشاہی عطا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فقیراور رسول اللہ ﷺ کے(حضوری)اس قسم کے گنج بخش ہوتے ہیں۔ یہ مراتب دعوت شہسوار قبور اور اہل تصور نز شیر حضور کے ہیں۔ کیونکہ ان فقیروں درویشوں کا ہر سخن از مہد تا لحد ابد الاباد قیامت تک جاری رہتا ہے۔ بلکہ وہ قیامت برپا ہونے سے پیشتر ہی صاحب نفس مطمئنہ کو بہشت میں داخل کر دیتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ۔۔۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔(پ 30ع 14)

اے مطمئنہ نفس اپنے رب کی طرف راضی خوشی رجوع کر لے۔اس کے بندوں میں داخل ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔

نفس مطمئنہ بندگی کا بوجھ اٹھنے والا معرفت انوار دیدار پروردگار میں باتوفیق باطن مست ظاہر ہشیار ہوتا ہے۔ اس کو کبھی خوف اور کبھی رجاء لاحق ہوتا

Marfat.com

ہے۔ بکہ خوف و رجاء کے دونوں (مقامات) فقراء کی قید و تصرف میں ہوتے ہیں۔(کیونکہ) فقراء کا سخن قرب خدا کُنہ کُنْ سے ہوتا ہے۔ یعنی فقیر وہ ہے کہ جس چیز کو کہے ہو جا وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہو جائے خواہ وہ جلدی ہو جائے یا قیامت پر (موقوف ہو جائے) ایک دم کے لئے یا ہمیشہ کے لئے ہو جائے۔ ایک ساعت میں ہو جائے یا سالہا سال میں پورا ہو۔ لیکن (یہ بات لازمی) ہے کہ فقراء کا سخن کبھی رد نہیں جاتا۔ جو فقیر قرب اللہ اور فنا فی اللہ کی کُنہ کو پالیتا ہے وہ لاحد و لاعد (بے حد و حساب) کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ الحدیث۔۔۔لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ فقراء کی زبان سیف الرحمن بن جاتی ہے۔اس قسم کے فقیر طریقہ قادری میں ہی ہوتے ہیں جو ظاہر میں محبوب باطن میں مجذوب ہوتے ہیں۔ظاہر میں ہشیار بطن میں بادیدار ہوتے ہیں۔

بیت

قادری کو دیکھنے والی ملیں آنکھیں دوام
غرق ہو دیدار میں وہ صبح و شام

صاحب سخن فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ معرفت اسرار کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے۔

ابیات

سخن مرداں جاں سے جاں ہے زندگی
ناقصوں کو در بدر ہر جگہ شرمندگی

Marfat.com

جو بھی چاہے دم سے ہو جائے حضور
غرق فی التوحید گم ہو اندر ذات نور
جس کو حاصل ہو حضوری ہر دوام
اس کو حاجت ہی نہیں ہو خاص و عام
دو روز کی دعوت سے حاصل ہو جائے دم

اس راہ سے واقف نہیں جو اہل غم
گر پڑھوں دعوت با جذب و قہر
ہر طبق جنبش میں آئے زیر و زبر
قادری کے یہ مراتب از خدا
قادری کامل مشرف با لقاء
قادری ہوں سروری ہوں سرمدی
ہم صحبت ہوں با مصطفیٰ حاضر نبی ﷺ
جثہ با جثہ مقام از مقام(ہم خاص و عام)
ان مراتب فیض پر ہو گیا فقرش تمام

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ جب فقر تمام حاصل ہو جاتا ہے تو(وجود میں) اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے

ابیات

فقر کامل فقر کے ایک دم سے ہو جائے تمام
ہر مقام کو وہ طے کر لے ہر دوام

Marfat.com

یہ قوت و توفیق از کامل طلب
کامل تو کیا کمیاب ہے کامل راز رب
بہت سے کامل طلب گار زر
ہو ہزاروں میں کوئی کامل نظر
کامل عارف صاحب نظر عامل طالب زر

کاملوں کو قرب (رب) سے حاصل نظر
ان کی نظر میں ہے برابر خاک و زر
عارف و عامل ہوں ثانی خضر
میں غلام قادری ہوں جاں نثار
قادری قائل صاحب سخن ہوں شہسوار
نقش بندی کو نہیں قدرت کہ دم بھرے
سہروردی کو کہاں طاقت کہ پاؤں دھرے
ہر ایک ان میں ہے گدا بہر طلب
قادری تو غالب ہے با قرب رب
ہر طریقہ دیکھ لو مثل چراغ
آفتاب قادری سے طور بھی ہے داغ داغ

جاننا چاہئے کہ عالم فاضل ۔ شیخ مشائخ ہونا۔ غوث قطب ہونا اور فقیر درویش ہونا آسان کام ہے۔ لیکن مومن مسلمان ہونا بہت مشکل اور دشوار ہے ۔ قادری طریقہ میں مومن مسلمان اہل سنت

Marfat.com

جماعت سنی ہیں جن کا مسلک حنفی ہے۔ جو (حضور پاک ﷺ) کے چار یار (صحابہ کبارؓ) کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ باطن میں مست اور شریعت (کی پیروی) میں بہت ہشیار ہوتے ہیں۔

بیت

ایک قدم لاھوت میں اور دوسرا بر لا مکاں
خوشی سے دیدار اللہ کر لیتا ہے عارف عیاں

جان لو! کہ آدمی کے وجود میں فتنہ و فساد ہمیشہ نفس (کی خرابیوں کے باعث ہوتا ہے۔) جس کے خلاف (ہمیشہ) شب و روز جہاد کیا جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ یہ (نفس کی) چوں (چرا) ہے۔ چوں کی بنیاد انا ہے اور انا کی بنیاد کفر شرک ہے۔ (اسی لئے شیطان نے مقام انانیت سے کہا) قولہ تعالیٰ۔۔۔ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ (پ8ع9) میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے جبکہ اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کے وجود میں شیطانی شرک اور شر کے تیس ہزار زنار خطرات شیطان کے موجود ہیں۔ تیس ہزار زنار واہمات کے ہیں۔ تیس ہزار زنار وسوسہ کے ہیں۔ تیس ہزار زنار خناس کے ہیں۔ تیس ہزار زنار خرطوم کے ہیں۔ تیس ہزار زنار طمع حرص کمینی دنیا کے ہیں۔ اس طرح یہ کل ایک لاکھ اسی ہزار زنار ہیں۔ اور ان زناروں کا (ہر دھاگہ) یہود و نصاری) کی (مذہبی) ڈور سے بھی سخت گیر اور میدان جنگ میں کفار سے مقابلہ (سے

Marfat.com

بڑھ کر سخت) ہے۔ یہ سب زنار نہ تو ورد وظائف سے نہ صوم و صلوۃ سے نہ حج و زکاۃ سے نہ مراقبہ و مکاشفہ سے نہ مجاہدہ محاربہ سے نہ علم کے مسائل فقہ تفسیر سے نہ ذکر فکر کی تاثیر سے۔ نہ چلہ ریاضت خلوت نشینی سے۔ نہ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت سے۔ نہ شب بیداری سے۔ نہ دل کی زندگی اعتباری سے۔ نہ حبس دم سے۔ نہ جنبش دم سے ٹوٹتی اور پگھلتی ہیں۔ پس ان زناروں کو توڑنے کے لئے کیا علاج کرنا چاہئے؟

ان کو دفع کرنے کا علاج یہ ہے کہ کامل مرشد ــــــــــــــ

تصور اسم اللہ ذات

اور تصرف حاضرات از کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (سے ان کو دور کر دیتا) ہے۔

وہ حروف اسم اللہ ذات اور حروف کلمہ طیبات کو باتصور توجہ سے دل کے گرد بگرد مرقوم کرنے کی (تلقین کرتا) ہے۔ جب طالب اللہ (ان حروف) کو لکھتا ہے۔ (تو اس رقم مرقوم کی کثرت سے) ان حروف کے درمیان سے قرب معرفت دیدار پروردگار انوار توحید کی آگ پیدا ہو جاتی ہے جو یکبارگی سر تا قدم ان تمام زناروں کو جلا ڈالتی ہے۔ بعد ازاں طالب اللہ حقیقی مسلمان۔ صفات القلب میں (داخل) صاحب تصدیق۔ باعیان۔ باطن صفا غرق فی التوحید (مشرف) دیدار اور کفر و شرک سے بیزار ہو جاتا ہے۔

جو مرشد کہ پہلے ہی روز طالب اللہ کو کفر شرک سے باہر نہ نکالے اور تصدیق القلب مسلمانی کے مرتبہ کو نہ پہنچا دے اس کا مطلب مقصود پورا نہ کر دے

Marfat.com

اور دیدار رب العالمین سے مشرف نہ کر دے تو معلوم ہوا کہ طالب ابھی تک مردود ہے۔ اور مرشد کا مقصود و مطلوب جیفہ مردار (دنیا ہی) ہے۔ طالب تو (وہ تبھی) ہو گا جب اسے عین دیدار خاص ہو جائے گا۔ اسی لئے "المرید لا یرید" مرید وہی ہے جو رد نہ کیا جائے وارد ہوا ہے۔

جاننا چاہئے کہ وہ کونسا علم ہے؟ وہ کونسی حکمت ہے؟ وہ کون سا غالب ہے؟ وہ کون سا قرب حضور ہے؟ وہ کون سی دعوت قبور ہے۔ وہ کون ساذکرو فکر معمور ہے؟ (جو سیف الرحمٰن) ہے۔ وہ کونسا (ذکر) ہے جس سے وجود مقصود حاصل ہو جاتا ہے؟ وہ کونسا اسم اعظم ہے؟ قرآن مجید کی وہ کون سی آیات اور تفسیر ہے؟ کہ جن کے پڑھنے ورد کرنے یا توجہ سے اپنے تصرف میں لانے سے طالب اللہ کو غنایت کا خزانہ نصیب ہو تا جاتا ہے۔ جو اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے قیامت تک کافی ہو جاتا ہے۔ اور وہ ابدالاباد تک لایحتاج ہو جاتا ہے۔ حرص و ہوا سے خلاصی پا کر جمعیت حاصل کرلیتا ہے۔ وہ جہاد نفس سے فارغ ہو کر عین بعین (دیدار میں محو) ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ ہر آدمی کے وجود میں نفس شجرة الزنار ہے جس کی ہر شاخ ہر رگ میں نقصان پہنچانے والی موجود ہے اس (درخت) کے پتے بدکاری کی بوئے بد ہے۔ اور وجود کے بال اس کے کانٹوں کی مانند ہیں۔ پس اس شجر نفس۔ شجر بد آثار کا کیا علاج کرنا چاہئے؟ پس مرشد کو چاہئے کہ اسم اللہ کی قوت اور توجہ کے کلہاڑا سے اس (درخت) کو (جڑ) سے کاٹ ڈالے۔ جس کے بعد طالب کا وجود پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور طالب مرید توحید اللہ کی معرفت کو پہنچ جاتا ہے۔ جو مرشد اس راہ سے واقف نہیں اور

Marfat.com

حضوری راہ سے آگاہ نہیں وہ(کامل مرشد کیسے ہو سکتا) ہے؟ طالب مرید قادری کو کسی دوسرے طریقہ سے تلقین حاصل کرنا گناہ ہے۔ کیونکہ ہر دوسرے طریقہ کا کامل طالب مرید قادری طریقہ کی ابتداء تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اگرچہ وہ عمر بھر ریاضت و مجاہدہ کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے کیونکہ مجاہدہ تو مزدور کا مرتبہ ہے۔ جبکہ قادری کا(ابتدائی)مرتبہ قرب اللہ حضور کا مشاہدہ ہے

شرح الہام

الہام کے چند طریقے ہیں جس کی توفیق کے بھی چند اقسام ہیں۔ ہر ایک الہام سے حق و باطل کی تحقیق کی جاتی ہے۔ بعض قسم کے الہام میں دور سے پیغام ملتا ہے۔ (یا آواز سنائی دیتی ہے) دوسری قسم کا الہام قرب اللہ حضوری تمام سے ہوتا ہے۔ جو الہام تصور اسم اللہ ذات سے ہوتا ہے۔وہ الہام غیر مخلوق ہے۔ اس الہام میں آواز نہیں آتی۔وہ غیر مخلوق الہام قلب گوشت کے ٹکڑے کے اندر فواد قلب سے چسپاں ہوتا ہے۔ اور اسی مقام سے زبان پر ظاہر ہو کر سخن پیغام کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔اس سخن میں آواز نہیں ہوتی ایسا الہام پیغام با توفیق تحقیق کے (طریقہ) سے عالم باللہ عارف کو علم العلام سے لِیْ مَعَ اللّٰہِ کے مقام میں ہوتا ہے۔ جس کے درمیان نہ تو فرشتہ کو کوئی دخل ہے اور نہ ہی اس میں پیغمبران عظام کے پیغام الہام(کی کوئی نسبت) ہے۔ قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (پ 26ع 16)
تحقیق میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں

Marfat.com

قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ (پ 3 ع 2)

○ تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد کروں گا

خدا تعالیٰ سے دور بدور حفظ بحفظ ذکر اللہ کرنے سے سوال کا جواب حاصل ملنے لگتا ہے۔ اور ایسے الہام کی (آمد و رفت) پر فقر تمام ہو جاتا ہے۔

الحدیث۔۔۔۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

الہام فنا فی اللہ بقا باللہ عاشق و معشوق محبوب و مرغوب نہایت روشن ضمیر نہایت کامل فقیر کا مرتبہ ہے۔ (ہر کس و ناکس کو الہام کا یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا اور یہ الہام وحی یا وحی کی کوئی قسم نہیں) ہے۔ بلکہ الہام القاء اَلْخَيْرِ فِىْ قَلْبِ الْغَيْرِ بِلَا كَسْبٍ اس الہام سے مراد القائے خیر (منجانب اللہ) فی القلب غیر بلا کسب کا نام ہے۔

انبیاء اولیاء اللہ کی طرف سے مخلوق کی آواز میں الہام ہوتا ہے۔ شہداء کی طرف سے ہونے والے الہام میں (آواز کے ساتھ) خوشبو بھی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ فرشتوں کی طرف سے بھی اسی قسم کا الہام ہوتا ہے۔ جو سامنے یا داہنی جانب سے ہوتا ہے۔ جو الہام بائیں ہاتھ یا پشت کے پیچھے سے آواز آئے اور س میں گندی بو بھی محسوس ہو وہ الہام اور آواز جنات شیاطین کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جس الہام سے وجود میں طمع حرص پیدا ہو جائے وہ الہام دنیا کی طرف سے ہوتا ہے جس الہام سے وجود میں شہوت بے جمیتی اور بے قراری پیدا ہو جائے وہ الہام اور آواز نفس کی جانب سے ہوتی ہے۔ جس آواز اور الہام سے وجود میں فرحت ترک توکل تجرید تفرید معرفت توحید پیدا ہو جائے وہ الہام آواز ارواح مقدسہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس آواز اور الہام سے

Marfat.com

وجود میں صفائی پیدا ہو کر سودا سویدا کا نور ظاہر ہو جائے یہ آواز اور الہام قلب کی جانب سے ہوتا ہے۔ جس سے آواز اور الہام سے انوار روشن ہو کر دیدار پروردگار سے مشرف ہو جائے۔ہدایت غنایت حاصل ہو جائے اور کونین میں جو کچھ بھی ملک ولایت قاف تا قاف مشرق تا مغرب قید و تصرف میں آ جائے یہ آواز اور الہام محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا ہے۔

سنو! کہ صاحب الہام جو کچھ بھی کہتا ہے۔قرب اللہ سے کہتا ہے۔ اور اس کا سخن لازوال ہوتا ہے۔ اور ناقص جو کچھ بھی کہتا ہے وہ جھوٹ کذب اور لاف زن ہوتا ہے۔

پس کامل اور ناقص کو کس عمل کس عقل اور کس علم سے شناخت کر سکتے ہیں؟ ناقص کا کلام تقلیدی ہوتا ہے۔ جس میں کچھ لذت نہیں ہوتی اور اعتقاد پیدا نہیں ہوتا۔ کامل کی بات میں لذت(اور تاثیر) ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے وقت پر درست اور عقدہ کشاء ثابت ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں کی آزمائش و امتحان کریں (تو معلوم ہو گا) کہ جس جگہ عیان ہے۔وہاں بیان کی کیا حاجت ہے؟ صاحب عیان با جمیعت (صاحب) وصال ہوتا ہے۔ جبکہ صاحب بیان ہمیشہ محتاج و پریشان رہتا ہے۔

شرح ذکر اللہ

ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی عِمُّ الْاِیْمَانِ وَ حِصَارٌ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَ حِفْظٌ مِّنَ الْمِیْزَانِ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کا پاسبان۔شیطان سے حصار اور میزان پر حفاظت کرتا ہے۔۔

Marfat.com

بیت

ذاکرا گر چاہیے تجھ کو ذکر لا زوال
قادری سے طلب کر قربش وصال

ذکر کا مرتبہ حاصل کرنا اور ذکر سے باوصال ہو کر حضوری حاصل کرنا یہ آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ بہت ہی مشکل و دشوار کام ہے۔ ذکر کی اصل جو وصل کی بنیاد ۔معرفت کا مغز اور مشاہدہ حضوری بخشنے والا ہے۔وہ ذکر تصور اسم اللہ ذات کے انوار ہیں۔جس میں مجمل مجموعہ جملہ ذکر انوار سے حضوری مشاہدہ و دیدار پروردگار نصیب ہوتا ہے۔ دم کو روک کر (ذکر کرنا) اور حبس دم کی گنتی شمار کرنا۔احمق گائے بیل (کی مثل) بے شعور حماقت کے مراتب ہیں۔ یہ ذکر حیوانی ناسوتی نفسانی ہے۔جسے جن و انس حیوانات پرندے عوام الناس سب جانتے اور پڑھتے ہیں۔قولہ تعالیٰ۔۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
(پ 27 ع 17)

زمین و آسمان میں جو کوئی بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے کہ وہ عزیز اور حکیم ہے

ذکر فکر میں ریاضت اور کوشش کرنا عوام اہل تقلید کا مرتبہ ہے۔ جو خاص ذکر سے بے خبر اور دور ہیں۔ وہ ذکر جس میں (نور اللہ میں) جذب کی کوشش کی جاتی ہے۔ایسے خاص ذاکروں کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں ۔ اور اپنی جناب سے ہدایت بخش دیتے ہیں۔ کہ وہ بصر با بصر و سمع با سمع و عین با

Marfat.com

عین و ہدایت با ہدایت و غنایت با غنایت و فیض با فیض و فضل با فضل و نعم البدل با نعم البدل اس کو حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ذکر جانی و ذکر سلطانی و ذکر قربانی و ذکر عیانی و ذکر لاہُوت لامکان اور ذکر زندگی قلب جس سے تا قیامت قبر میں خواب (وصال) میں پڑے رہتے ہیں۔ اور موت کے عالم میں بھی ان کے جُثہ کو حیات (دائمی) نصیب ہوتی ہے۔ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی امان میں امان الامانی ہوتے ہیں۔ (اسی طرح) ذکر مشاہدہ قرب با دیدار ربانی و ذکر وحدت وجدانی و ذکر باتوجہ مطلق نفس فانی و ذکر بقاء و ذکر لقاء و ذکر دوام صحبت حضرت محمد رسول اللّٰہ ﷺ و ذکر محمود و ذکر سلطانا" نصیرا" و ذکر جہر و ذکر حامل و ذکر درود شریف و ذکر معرفت و ذکر مقصود و ذکر وصول و ذکر منطق و ذکر معانی و ذکر جلال و ذکر جمال و ذکر کمال و ذکر حال و ذکر احوال و ذکر حی و ذکر قیوم (یہ بھی مختلف قسم کے اذکار ہیں)

مطلب یہ کہ جب کوئی کامل تصور اسم اللّٰہ ذات میں غرق ہو کر فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔ مشاہدہ انوار سے مشرف دیدار ہو جاتا ہے توجہ تفکر۔ تصرف سے جان فدا کر کے با خدا ہو جاتا ہے تو اس کے وجود پر جتنے بال ہیں۔ ان میں سے ہر بال اسم اللّٰہ ذات کے (تصور کی برکت) سے اللّٰہ تعالیٰ کے علیحدہ علیحدہ اسمائے ذات سے ذکر میں زبان کھول لیتا ہے۔ اس قسم کے ذاکر ایک دم میں اللّٰہ تعالیٰ جل شانہٗ کے تین کروڑ ستر ہزار اور پچھتر ناموں کا ذکر کرتے ہیں۔ جس سے ان کا قلب زندہ اور نفس مطلق مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب قادری سروری اور سروری قادری کے پہلے ہی روز کی ابتداء سبق اور قاعدہ ہے۔ (جس کی مرشد اسے تلقین کرتا ہے) اس قسم کے ذاکر کو اسرار العظمت و کرامت المعظم و

Marfat.com

تعظیم المکرم فیض بخش سلطان الذاکرین کہتے ہیں۔ یہ مراتب اس ذاکر کے ہیں جو سلطان الفقر کا ہم صحبت اس کا شکر گزار شاگرد اور اس کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔

ابیات

ذکر کوشش سر بسر وہم و خیال
ذکر کشش کر دے حاضر لا زوال
جو دعویٰ کرے کہ میں ہوں ذاکر خدا
ہو حضوری اور ہو جائے صاحب لقاء
ذکر اک دریا ہے اس کی لہر ہے ہر دم
جب ملاح با خبر ہے کشتی کو کیا غم
میں ملاح ہوں کشتی پر سوار
کشتی اور راز موجش کا نگاہ دار
میں دریا ہوں اور دُرّے صفاتم
کہ موتی پا لیا از عین ذاتم
حضوری طلب کر ذکر حضوری
کہ اس راہ سے واقف نہیں اہل غروری

ذاکر کا وہم قبول و فہم قبول و نگاہ قبول و آگاہ قبول و نظر قبول و منظور قبول و حضور قبول و دلیل قبول و قال قبول و افعال قبول و اعمال قبول و احوال قبول و مستی حال قبول و سکر سہو قبول و قبض بسط قبول و تصور تصرف قبول و

Marfat.com

جلالیت جمالیت و علمیت معرفت قبول و اکل و شرب قبول اور ہرلباس قبول ذاکر کے ظاہری حواس فنا فی اللہ کی قید قبضہ اور تصرف میں آ جاتے ہیں۔اور باطنی حواس بقا باللہ میں کھل جاتے ہیں۔اس قسم کے ذاکر کاخطاب "سوختہ محبت" "جام کباب"ہوتا ہے۔ ان کا کھانا مجاہدہ اور ان کی خواب حضوری مشاہدہ ہوتی ہے۔۔ وہ ہر مقام کو علیحدہ علیحدہ دیکھتا ہے۔ ایسا ذاکر مقبول (بارگاہ) اور ختم الذاکرین اہل الوصول ہوتا ہے۔سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ وَ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ (جس نے ذکر میں مذکور مقام حاصل کر لیا) اس حصول وصول کے بعد اس نے (ذکر ۔ فکر ۔ مراقبہ) کی عبادت کا ارادہ کیا تو (توحید میں یکتا ہونے کے بعد) اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ شرک (ور اپنی ذات) کے ساتھ کفر کیا۔

شرح حاجی

حاجی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) حاجی صاحب کرم اہل باطن

(ii) حاجی حرم اہل بطن (پیٹ کا پجاری)

جب اولیاء اللہ حاجی اعتقاد کے ساتھ حرم کعبہ میں حج کے لئے داخل ہوتے ہیں تو قرب حضور انوار کے باعث حرم کعبتہ اللہ سے (انوار ذات) کی تجلی ہوتی ہے۔ اور جب حاجی حرم کعبہ میں داخل ہو کر طواف کرتا ہے تو مشرف دیدار ہو جاتا ہے۔ کعبہ اور دیدا میں کوئی (رکاوٹ) حائل نہیں ہوتی۔

Marfat.com

یہی اہل باطن حاجی ہے جو اہل دیدار دنیا مردار سے (شب و روز) ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ حاجی صاحب بطن روٹی نان کی طلب میں ہوتا ہے۔ جب اولیاء اللہ حاجی جبل عرفات کے میدان میں لَبَّیْکَ وَلَبَّیْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں ۔میں حاضر ہوں ۔تو وحدہ لا شریک ہے میں حاضر ہوں کہتا ہوا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو حاجی (یعنی) عبد اور (معبود) رب تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔

حاجی جب حرم مدینہ منورہ میں روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک داخل ہوتا ہے۔ بے شک حضور پاک ﷺ اپنی قبر روضہ مبارک سے باہر تشریف لا کر اس کی دستگیری ہیں۔ اس کو رخصت دیتے ہیں اس کو تلقین و تعلیم کرتے ہیں۔ اس قسم کا حاجی فرماں بردار بن کر دنیا سے تارک فارغ ہوتا ہے وہ کبھی دنیا مردار کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ وہ ظاہر میں ہشیار اور باطن میں مست ہوتا ہے۔ اللہ بس وما سوی اللہ ہوس

ابیات

با تصور کعبہ کو دیکھوں مدام
در مدینہ با نبی حاضر دوام
حاجت نہیں کیسے کھو دوں میں یہ مقام
روز و شب میں ہوں حضوی لا کلام
کیسے کروں شرح ان احوال کا
واقف احوال میرے مصطفیٰ ﷺ

Marfat.com

باھُو کو کافی ہے بس اس کا نور
دائماً با مصطفیٰ ہر دم حضور

شرح دعوت

عالم عامل جو دعوت میں کامل ہے۔وہ اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ ہرگز رجعت نہیں کھاتا اور سلامت رہتا ہے۔ اس قسم کا کامل ایک ہفتہ میں خوارج کا ملک۔روافضی کا ملک۔دار حرب ۔یہود و نصاریٰ کے ملک کو خاک و خاکستربود سے نابود کر سکتا ہے۔

وہ کونسی دعوت ہے؟ وہ کونسا نقش ہے؟ وہ کونسا علم ہے؟ایسی دعوت پڑھنے کے لئے قبرو قرآن اور صاحب دعوت کا قلب قوی اور مقرب سبحان ہونا ضروری ہے۔ اس قسم کا عامل صاحب دعوت اہل قبور و اہل حضور اگر لوہے اور پتھر کے قلعہ پر دعوت پڑھے تو وہ بھی موم ہو جائے۔اس طرح کسی لشکر پر خزانہ اور دولت خرچ کرنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔

بیت

جس کو دعوت حاصل ہو یک دم تمام
آسان اس کے کام ہو جائیں دوام

اس قسم کے عامل کو بادشاہ اور امراء (کی خوشنودی) کے لئے دعوت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔وہ جس کسی کے لئے دعوت پڑھتا ہے۔ عنداللہ پڑھتا ہے۔اور اسی کے لئے پڑھتا ہے۔ جس کے لئے حکم اجازت اور رخصت حضرت محمد ﷺ کی حضوری سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

ابیات

لوگ جانتے ہیں قبر میں زیر خاک
با حضوری روح ان کا جثہ پاک
گم قبر گمنام بے نام و نشان
قبر میں ہے جثہ ان کا در لامکاں
نام جو بھی لیتا ہے ناکش حضور
ہم سخن باعارفاں ذکرش ضرور
ان مراتب موت کو کہہ دو حیات
قید دنیا سے خلاصی و نجات

الحدیث۔۔۔ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِیْنَ۔۔دنیا مومنین کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کے لئے جنت ہے۔

بیت

جو بھی کوئی قیدی ہے عاجز تمام
بعد مرنے کے وہ واصل ہو مدام

اس مرتبہ میں مردہ دل کو تو موت ہے۔ اور مردہ نفس کو موت سے حیات نصیب ہو جاتی ہے۔

بیت

ہے جو بھی محرم وہ محروم نہیں
موت سے جو بے خبر ہے مخدوم نہیں

Marfat.com

عارفوں کی موت سات طریقوں سے ہوتی ہے۔ جو وصال کے سات مراتب۔۔احوال کے سات مراتب۔مشاہدہ جمال کے سات مراتب ہیں۔یہ قرب حضوری انوار میں باتوفیق موت ہے۔ جس سے بالتحقیق مشرف دیدار ہو جاتے ہیں۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ عطا کرے یہ بخشش مشق وجودیہ سے ہو جاتی ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ مردہ دل زندیقوں کے گروہ سے ہے۔ بعض عارفوں کو اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ۔۔۔ اولیاء اللہ مرتے نہیں (کا مقام حاصل ہو جاتا) ہے۔ وہ موت سے مشرف دیدار ہو جاتے ہیں۔ وہ ازل سے ابد تک باخبر ہوتے ہیں۔وہ خواب غفلت میں بیدار ہوتے ہیں۔ کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ کَمَا تُحْشَرُوْنَ تَمُوْتُوْنَ جیسے تم مرو گے ویسے ہی تم زندہ کئے جاؤ گے۔جیسے تمہیں زندہ کیا گیا ہے۔۔ویسے ہی تمہیں موت آئے گی۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً فَھُوَ مِنْہُ جو کوئی جس شے سے محبت کرتا ہے۔وہ اسی کا ساتھی ہے۔

بیت

ساتوں اعضاء میرے کہتے ہیں آلہ

بعد مرنے کے یہی ہے وصل کی راہ

جس کسی کی اصل (بنیاد) وصل پر ہے۔ اس کو درس موت پر (عمل) کرنے سے کیا خوف ہو سکتا ہے۔ جو فصل جوانی میں بوئی جاتی ہے وہ فصل بہار کا نظارہ دیتی ہے۔ جس کسی کے ساتوں اعضاء مشق تصوراسم اللہ ذات سے پاک ہو جائیں اس کو جان کنی کی تلخی و عذاب قبراور حساب قیامت کا کیا

Marfat.com

خوف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سر تا قدم مشق تصور اسم اللہ ذات کا کشتہ ہے۔ اور اس کی جان اس طرح چاک چاک ہے۔ اگرچہ اس نے اپنے جسم پر اربع عناصر خاک کے سات لباس پہن رکھے ہیں۔ لیکن اسے پاکیزگی کے مراتب (کی انتہاء) کا کوئی اندازہ نہیں۔ سات قسم کی معنوی موت کے (مراتب) حسب ذیل ہیں۔

اول موت سے محبت کرنا حاصل کرنا۔

دوم موت سے معرفت حاصل کرنا۔

سیوم موت سے مشرف مشاہدہ موئی ہو جانا۔

چہارم موت سے موذی نفس کو قتل کر کے دونوں جہان کا تماشہ پشت ناخن پر کرنا۔ ایسے شخص کو لکھنے پڑھنے او ہاتھ میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے ہاتھ کی تین انگلیوں (کے تصرف میں) ہر ملک کی ولایت ہوتی ہے۔

پنجم موت سے دائمی طور پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس کے ملازم ہو جاتے ہیں۔

ششم موت سے نبی اللہ اصفیاء ولی اللہ سے دست مصافحہ کرتے ہیں۔

ہفتم موت سے محرم اسرار۔ پردہ بردار ہو جاتے ہیں۔ جان لو کہ مراتب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ جمعیت کے (مراتب) اور پریشانی (کے مراتب) (متذکرہ مراتب) اور دو قسم کی مرادیں معنوی موت میں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کامل مرشد اسم اللہ ذات "جثیٰ" سے ان کو کھول کر دکھا دیتا ہے۔ بعد ازاں اسم

Marfat.com

قیّوم کی (طے سے) اس کو ماضی حال مستقبل (ہر زمانہ میں) حق و باطل کے حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے نجم تقویم کے مطالعہ کی حاجت نہیں رہتی۔ اس پر ہر مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

اے صاحب باطن سن لے! کہ تو نے بھی اپنی (قیمتی) عمر نام و ناموس ،خلافت کا خطاب حاصل کرنے میں ضائع کردی۔ دروازوں کو کھولنے والا "مفتح الابواب" توحید کا علم ہے۔ جو دونوں جہان اپنے ہاتھ میں لانے کی کلید ہے۔ اس کے سوا جو (علم) بھی پڑھاجاتا ہے۔ اس کا مقصود دنیوی روزگار اور نفس کی (خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ) ہے۔ مطلق علم جو کلید کل ہے وہ دعوت کا علم ہے۔ (ایسی دعوت پڑھنے والے کو) دعائے استجاب الدعوات کہتے ہیں۔ وہ علم کونسا ہے؟ اور معرفت و حکمت کے اس علم کا کیا نام ہے؟ کہ جس میں کل و جز علم ایک ہی دعوت میں ختم ہو جائے۔ اور ایسی دعوت پڑھنے والے کو قرب سبحانی سے یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ (پ 22 ع 3) (کی دعوت) سے ہی جمعیت کا اہتمام ہوتا ہے۔

مثنوی

کل و جز طے میں حاصل ہو تمام
طے سے ہی کھل جاتا ہے ہر اک مقام
طے توفیق ہے تحقیق از خدا
طے حاصل ہو جائے از مصطفیٰ ﷺ

دعوت کا وہ علم کون سا ہے کہ جس میں ورد وظائف ایک بار پڑھنے سے

Marfat.com

ہی اس کا عمل قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے۔ اور ہرگز نہیں ٹلتا۔اور ایسی مہمات جو مشکل ہوں اور جن کو حل (کرنے) کے لئے عقل و فکر کام نہ کرتی ہو ایک رات دن میں حل ہو جائیں۔جو کوئی اس قسم کی دعوت پڑھنے کا عمل نہیں جانتا وہ بے عمل احمق ہے۔ کہ (پھر بھی) علم دعوت پڑھتا ہے۔ یہ دعوت مشکل کشاء ہے۔ جس کے شروع میں ہی مطالب(عام کا نتیجہ) نظر آنے لگتا ہے۔ یہ دعوت عامل کامل شہسوار ہی پڑھ سکتا ہے۔ جو قبر قبور پر(سوار) ہو کر قرآن مجید کی آیات پڑھتا ہے۔ اور اس دعوت کی اجازت مجلس محمدی ﷺ کی حضوری سے حاصل کرلیتا ہے۔ جس سے وہ زبان قلب۔ زبان روح زبان سر اور زبان نور سے توجہ و تصور تصرف دوام و تفکر مدام سے دعوت پڑھنے لگتا ہے۔دعوت کا وہ کون سا علم ہے کہ جس سے(دشمن) کا تمام اسلحہ اور بارود خانہ باندھ دیتے ہیں۔ (کہ وہ ہرگز کام نہ کرے بلکہ بیکار ہو جائے) اور جملہ شجاعت پیشہ میں سے ہر ایک کی دونوں کی آنکھوں کو موکلات فرشتے اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیں کہ ان کو کچھ سجھائی نہ دے اور ان کے منہ اور کان اس طرح بند کردیں کہ "صُمٌّ بُکْمٌ"ہو جائیں۔ یا دعوت پڑھنے سے ان میں سے ہر ایک مجذوب دیوانہ ہو جائے۔ یا یہ کہ دعوت پڑھنے سے اس ولایت کا ہر چھوٹا بڑا (غلامانہ) حاضر ہو جائے۔ یا دعوت پڑھنے سے ہر بہادر کی دلیری اس کے دل سے نکل جائے(اور اس کی ہمت پست ہو جائے) اہل دعوت حضوری فقیر کو اس قسم کی سب توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ فقیر باطن میں با تحقیق ہوتا ہے۔ علم دعوت یہاں تمام ہوجاتا ہے۔ ایسی دعوت پڑھنے والے کی زبان بالیقین و باعتبار موذی کفار کو قتل کرنے کے لئے سیف

Marfat.com

اللہ ذوالفقار بن جاتی ہے۔ ایسی دعوت پڑھنے والا مجلس نبی ﷺ پر جان قربان کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ شرک و بدعت سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ دعوت کے یہ مراتب اس فقیر کو حاصل ہوتے ہیں جو اپنے جسم پر شریعت کا لباس پہن کر شب و روز شریعت میں کوشاں رہتا ہے۔ وہ باطن میں اللہ تعالیٰ کی محبت میں خون جگر پیتا ہے۔ وہ معرفت توحید (میں کامل ہوتا) ہے۔ وہ تکلیف اور تکلید کو چھوڑ دیتا ہے۔ قادری مرید طالب اللہ کو پہلے ہی روز حضرت بی بی رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزیدؒ سے بڑھ کر مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ (لیکن ہر کس و ناکس نام نہاد اس کا اہل نہیں ہوتا) اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔

شرح ظاہر و باطن

جان لو! کہ ظاہر باطن کے لئے ہے' ظاہر جہاں فنا ہونے والا' نفسانی لوگوں کے خواب خیال کی مثل ہے اور باطن کا (جہان) جاودانی روحانی لازوال ہے۔ اہل علم کے درمیان قرآن مجید کلام اللہ منصف ہے۔ ظاہری اعمال ثواب کا (درجہ) رکھتے ہیں اور ان کی حقیقت احوال کے موافق ہوتی ہے۔ جبکہ باطن اصل ہے کیونکہ اس میں معرفت اللہ وصل ہے۔ ظاہر تو موسم گرما سرما کی مانند آنے جانے والا ہے اور ربیع و خریف کی فصل (کی مانند ایک روز ختم ہوجانے والا) ہے۔ پس غیب یعنی (باطن) پر بلا شک و شبہ ایمان لانا (فرض) ہے۔

قولہ تعالیٰ الٓمّٓ○ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (پ۱ ۲۲٤) الم ایہ خاص

Marfat.com

کتاب (قرآن مجید) ہے جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ ہدایت دیتی ہے متقی لوگوں کو جو غیب پر ایمان لاتے ہیں' جو کوئی غیب (پر ایمان نہیں لاتا) اور صاحب باطن اہل غیب اولیاء اللہ کی غیبت اور گلہ کرتا ہے وہ اپنے سگے بھائی کا گوشت کھاتا اور خون پیتا ہے ایسا شخص کسی طرح مومن مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔

باطن کے بھی کئی طریق ہیں اور ان عالی مشکل مراتب کا ظاہر حاصل کرنا عالی ہمت اور باتوفیق کا کام ہے۔

بعض لوگ ظاہر میں برحق صاحب تحقیق ہوتے ہیں لیکن باطن میں باطل (پرست) زندیق ہوتے ہیں۔

بعض کا ظاہر باطن بر باطل زندیق ہوتا ہے۔ بعض ظاہر باطن میں با تحقیق ہوتے ہیں یہ مومن مسلمان (کا مرتبہ) ہے۔ بعض (ظاہر باطن اپنے درجات کے متعلق) جھوٹ بولنے والے بعض (ظاہر باطن) میں مشرک (خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے والے) بعض (ظاہر میں دیندار باطن میں) منافق (اللہ و رسول کے گستاخ ہوتے ہیں) بعض ظالم کافر ہوتے ہیں۔

نیز شرح ظاہر و باطن

ظاہر کس کو کہتے ہیں اور باطن کیا ہے؟ ظاہر و باطن دونوں قرآن مجید کے علم میں موجود ہیں بلکہ کل مخلوقات قرآن مجید کی تفسیر کی طے میں ہے۔ اس طے کو عالم باللہ صاحب تاثیر عارف ولی اللہ روشن ضمیر کھول لیتا ہے کیونکہ اہل نظر کونین پر امیر ہوتا ہے۔

Marfat.com

ابیات

چشم پوشی جو کرے وہ چشم کور
جو بھی دیکھے دائیں بائیں مثل ڈھور
باعیان بینا ہے پس انسان صفت
باعیان ہی دیکھنا ہے طریقت معرفت
گر تو چاہے ہو جائے عارف خدا
وہ آنکھ تو ہے دوسری لائق لقاء
وہ آنکھ دیدہ نور ہے دیکھے حضور
جو بھی غیر حق وہ بے شعور
باھُوؒ کو ھُو لے گیا در لامکان
حضوری دید کھل گئی قرب از عیان

جان لو! کہ ایسا قادری جس کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے جو تجلی رفیق ہو اور جس کا ظاہر و باطن باتحقیق ہوجائے وہ کسی سے کوئی حاجت نہیں رکھتا۔ پس معلوم ہوا کہ کامل قادری عارف باللہ صاحب نظارہ ہمیشہ تماشہ بیں، صاحب حق الیقین، غرق فی التوحید انوار، اہل استغراق عین باعین صاحب دیدار ہوتا ہے۔ پس اس قسم کے اہل قادری کو ذکر فکر، وردو وظائف اور مراقبہ مکاشفہ کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ قادری باعیان ساکن لاھوت لامکان بالیقین و باعتبار ہوتا ہے۔

باطن کے اور بھی بہت سے طریق ہیں، باطن کی بے شمار توفیق ہیں اور

Marfat.com

باطن از حد زیادہ باتحقیق ہے۔

شریعت کے ظاہر طریق کے دو گواہ ہیں۔

ایک دیکھنا اور دوسرا سننا۔

باطن کے بھی دو گواہ ہیں۔

ایک علم تصوف کا مطالعہ ایک دوسرے سے سننا اور سنانا۔

دوسرا گواہ باعیان دیکھنا۔اس راہ کو مرشد رفیق راہ ہمراہ ہو کر دکھا دیتا ہے۔

بعض کو باطن کے طریق میں دلیل باتوفیق حاصل ہو کر (آگاہی ہونے لگتی ہے) جو ظاہر میں درست ثابت ہوتی) ہے۔اس طرح ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بعض باطنی طریق میں وہم خیال(باوصال) سے باتوفیق ہوتے ہیں۔ان کو(وحدانیت سے وہم)ہوتا ہے جو باطن ظاہر میں ایک ہو جاتا ہے۔

بعض کو باطن میں الہام کا طریقہ حاصل ہوتا ہے۔باطن میں ہونے والا الہام ظاہر میں پورا ہو جاتا ہے۔اس طرح ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔بعض کو باطن میں توجہ کا طریقہ حاصل ہوتا ہے۔وہ توجہ میں باتوفیق ہوتے ہیں۔اس طرح ان کے ظاہر باطن کی توجہ ایک ہو جاتی ہے۔

بعض کو باطن میں تصور اسم اللّٰہ ذات کا باتوفیق طریقہ حاصل ہو جاتا ہے جس سے وہ ظاہر باطن میں باتوفیق ہو جاتے ہیں۔

بعض کو کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی حاضرات

Marfat.com

کا تفکر و تصرف حاصل ہوتا ہے اس میں باتوفیق ہو کر ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بعض کو باطن میں (حضوری) کے طریقہ سے اہل قبور کی مجلس سے پیغام ملنے لگتا ہے وہ ہر ایک انبیاء اصفیاء خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جملہ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہ اجمعین و ازاں جمیع المجتہدین اور صاحب مراتب غوث قطب اولیاء اللہ سے (پیغام حاصل کرتے ہیں۔)جب وہ باطن میں باتوفیق ہوجاتے ہیں تو ظاہر میں (اس پیغام کے مطابق)ظہور ہونے لگتا ہے۔

بعض کو باطن میں عیاں طریقہ کھل جاتا ہے۔ اور صاحب عیان کی نظر سے کوئی چیز بھی مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔چانچہ کونین اور ہردو جہان میں جو کچھ باطن میں با عیان دیکھتے ہیں ظاہر میں بھی اس طرح نظر آنے لگتا ہے۔بعض فقیر غرق فی اللہ ہوکر قرب خدا میں حاضر ہوجاتے ہیں۔ان کو وصال میں الہام جواب باصواب حاصل ہونے لگتا ہے۔بے مثل بے مثال اللہ کی بارگاہ سے وہ باتوفیق ہوجاتے ہیں اور (بالآخر)ان کا ظاہر باطن ایک ہوجاتا ہے۔

بعض فنا فی اللہ فقیر باطن میں روشن ضمیر بر کونین امیر ہوتے ہیں ۔وہ باطن میں باتوفیق ہوتے ہیں۔ آخر ان کا ظاہر باطن ایک ہوجاتا ہے۔

اس قسم کے جملہ باطن کہ جس کے موافق ظاہر بھی بن جاتا ہے تحقیق شدہ بات ہے۔جو رفیق برحق قادری مرشد جو حق پر حق سے اور حق کے ساتھ ہوتا ہے(طالب حق) کو بخش دیتا ہے۔

Marfat.com

جو شخص باطن میں تو باتحقیق ہے (الہام پیغام روشن ضمیر دیدار سے مشرف ہے) لیکن ظاہر میں ایسا نہیں ہے (اور نہ ہی اس کے یہ اثرات ظاہر ہوتے ہیں) وہ ظاہر میں بے توفیق ہے۔اس کا کیا علاج ہے؟اس کا علاج یہ ہے کہ وہ علم نعم البدل کا مطالعہ کرے جس سے اس کا ظاہر باطن ایک ہو جائے گا۔

جاننا چاہئے کہ باطن کے تین طریق' تین قسم کی توفیق اور تین ناموں سے تحقیق ہے۔

اول بعض کو باطن میں (روحانی پرواز حاصل ہوتی ہے)۔جس سے وہ طبقات طبق عن طبق۔سات زمین۔نو فلک اور ستر ہزار مراتب (مقامات) جن میں سے ہر مرتبہ عرش سے اوپر ہے اور جس میں سے ہر ایک مرتبہ کے درمیان ستر سال کی راہ ہے کو آنکھ جھپکنے میں طے کر لیتے ہیں۔اس راہ کو طے کرنے والے کو اہل طبقات غوث قطب کے درجات حاصل ہوتے ہیں۔لیکن یہ مراتب ہوا (خواہش پر مبنی) ہوا پر قائم (بے اصل) قرب خدا سے دور ہیں۔فقیر (جو طالب اللہ) ہے۔ان کمینے اور کمتر مراتب کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

دوم باطن مقام محمود کا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس سے مشرف ہوتے اور جملہ روحانیوں سے ملاقات کرتے ہیں۔

الحدیث

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه جب فقر تمام ہوتا ہے (تو وجود میں) اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

الحدیث

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

الحدیث

لَوْ عَرَفْتُمُ اللّٰهِ بِحَقِّ مَعْرِفَتِهٖ لَزَالَتْ الْجِبَالُ بِدُعَائِكُمْ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے پہچان لیتا ہے تو اس کی دعا سے پہاڑ بھی ٹل جاتے ہیں۔

الحدیث

مَنْ اَخْلَصَ اللّٰه تَعَالٰی اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ لَهٗ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةَ فِیْ لِسَانِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جوارم۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کو چالیس روز صبح کے وقت خالص ہو کر پکارتا ہے تو اس کی زبان، قلب اور اس کے دیگر اعضاء میں حکمت کے چشمے جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

بیت

علم حضوری کو ہوں عالم فاضل بھی ہوں فضل از خدا
طالبوں کو سبق دے کر دکھا دوں مصطفیٰ ﷺ

شرح ذکر

جان لو! کہ ذکر کے آٹھ طریق باتوفیق ہیں جن میں ہر ایک ذکر کے طریقہ سے پیغام اعلام نام بنام تحقیق شدہ ہے۔

چنانچہ ذکر جنونیت کہ جس میں بوقت اشتغال ذکر اللہ ذاکر جن و انس سے ہم مجلس ہو جاتا ہے اور اس کے وجود میں جنونیت، جہولیت اور جلالیت کے تمام احوال ظاہر ہو جاتے ہیں وہ بد طبع اور بد خصال ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

بعض (فقیر) اشغال ذکر اللہ میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ پیغمبران عظام سے ہم صحبت ہوجاتے ہیں۔اس میں پیغمبروں جیسے وصف اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں۔وہ قدم بر قدم پیغمبران علیہ الصلوت و السلام چلنے لگتا ہے۔ یعنی فقر و معرفت توحید و علم و کرامت و التفات اور ان احوالات کی تحقیق کرنے لگتا ہے۔

بعض (فقیر (جب اشغال ذکر اللہ میں آتے ہیں تو ہم صحبت اولیاء اللہ ہوجاتے ہیں۔ان پر باطنی توحید اور (ذکر) مذکور کھل جاتا ہے۔یہ اولیاء صفات ذکر ہے۔

بعض کو ملکی صفات کا ذکر حاصل ہوجاتا ہے۔جب وہ اشغال ذکر اللہ میں مشغول ہوجاتے ہیں تو فرشتوں سے ہم صحبت ہوجاتے ہیں۔توجہ سے ان کی زبان پر الہام جاری ہوجاتا ہے۔

بعض کو ذکر مجلس محمدی ﷺ اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی جانب سے حاصل ہوتا ہے۔جب وہ اشتغال ذکر اللہ میں مشغول ہوتے ہیں تو بے حجاب ہوجاتے ہیں۔

بعض ذاکروں کا ذکر قرب اللہ حضور سے ہوتا ہے۔جب وہ اشغال ذکر اللہ میں مصروف ہوتے ہیں تو ان کے وجود کے ساتوں اعضاء نور ہوجاتے ہیں۔

ابیات

عارفوں کو اہل دنیا سے کوئی سروکار نہیں
نظر سے وہ زرکریں ان کو کچھ دشوار نہیں

Marfat.com

نظرناظر بانظر دار سیم و زر اہل زعیاں
ایسے عارف کم ہی ہیں اندر جہان
کسی سے حاجت نہیں ہے جز خدا
مجھ کو نعمت حاصل ہوئی از مصطفٰی ﷺ
باھُوؒ نے ہر منزل ہرمقام دل سے پایا
دل کو کبوتر قمری نے ذکر اپنا بنایا

معلوم ہونا چاہئے کہ عالم دنیا کیمیا سیم و زر کی (دنیا) ہے۔جو خطرات سے پر اور راہزن ہے۔زمین و آسمان کے درمیان سیم و زر کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے۔یہ بھی جان لو! کہ سیم و زر کا یہ مرتبہ ایک بھاری بوجھ ہے جو اہل دنیا کی پشت پر گدھے بیل کی مانند لادا گیا ہے۔(کیونکہ آخرت میں ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا۔) اسی لئے عارف باللہ ولی اللہ اس پر ہرگز نظر نہیں ڈالتے۔چنانچہ اسی لئے کہا گیا ہے۔

حُبُّ الدُّنْیَا رَأسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَّ تَرْکُ الدُّنْیَا رَأسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ دنیا کی محبت سب گناہوں کی جڑ ہے اور دنیا کا ترک کرنا سب عبادتوں کی چوٹی یعنی انتہا ہے۔اہل عبادات اور اہل خطرات کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔

جان لو! کہ ذکر اور مراقبہ کرنے والے کہتے ہیں کہ ذکر اور مراقبہ حاصل کرنا بہت مشکل ودشوار کام ہے کیونکہ ذکر و مراقبہ حضوری عطا کرنے والا معرفت دیدار کا (وسیلہ) اور قلب بیدار کا (ذریعہ) ہے۔ذکر توفیق کا نام ہے۔اور مراقبہ سے حضوری (کا طریقہ) تحقیق شدہ ہے۔تو یہ بھی جان لے! کہ اسم اللہ

Marfat.com

نظرناظر بانظر دار سیم و زر اہل زعیاں
ایسے عارف کم ہی ہیں اندر جہان
کسی سے حاجت نہیں ہے جز خدا
مجھ کو نعمت حاصل ہوئی از مصطفیٰ ﷺ
باھُوؒ نے ہر منزل ہرمقام دل سے پایا
دل کو کبوتر قمری نے ذکر اپنا بنایا

معلوم ہونا چاہئے کہ عالم دنیا کیمیا سیم و زر کی (دنیا) ہے۔جو خطرات سے پر اور راہزن ہے۔زمین و آسمان کے درمیان سیم و زر کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے۔یہ بھی جان لو! کہ سیم و زر کا یہ مرتبہ ایک بھاری بوجھ ہے جو اہل دنیا کی پشت پر گدھے بیل کی مانند لادا گیا ہے۔(کیونکہ آخرت میں ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا۔)اسی لئے عارف باللہ ولی اللہ اس پر ہرگز نظر نہیں ڈالتے۔چنانچہ اسی لئے کہا گیا ہے۔

حُبُّ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ خَطِئَةٍ وَّ تَرَكُ الدُّنْيَا رَاسَ كُلِّ عِبَادَةٍ دنیا کی محبت سب گناہوں کی جڑ ہے اور دنیا کا ترک کرنا سب عبادتوں کی چوٹی یعنی انتہا ہے۔اہل عبادات اور اہل خطرات کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔

جان لو! کہ ذکر اور مراقبہ کرنے والے کہتے ہیں کہ ذکر اور مراقبہ حاصل کرنا بہت مشکل ودشوار کام ہے کیونکہ ذکر و مراقبہ حضوری عطا کرنے والا معرفت دیدار کا (وسیلہ) اور قلب بیدار کا (ذریعہ) ہے۔ذکر توفیق کا نام ہے۔اور مراقبہ سے حضوری (کا طریقہ) تحقیق شدہ ہے۔تو یہ بھی جان لے! کہ اسم اللہ

Marfat.com

ذات کے (ذکر) اور تصور مشق مرقوم سے وجود کے ہر عضو میں ہر ایک مقام حی و قیوم کی نور تجلی سے روشن ہو جاتا ہے اس طرح باطن کے حواس میں نور کھل جاتا ہے۔ عین نظر آنے لگتا ہے جس سے نفس فنا اور قلب زندہ ہو جاتا ہے اور خرطوم خناس شیطان بے حیا کی قید سے خلاصی پا لیتا ہے' روح کو بقاء حاصل ہو جاتی ہے۔ جو کوئی ان مراتب کی مشق کی اس راہ سے واقف ہے وہ کامل مخدوم ہے اور جو کوئی مشق کی اس راہ سے واقف نہیں وہ باطن میں حضوری سے محروم رہتا ہے۔ کل و جز اسم اللہ ذات کی حاضرات کی طے میں ہے۔ جو کوئی حاضرات کی اس راہ کو جانتا نہیں اور طالبوں مریدوں کو حاضرات سے حضوری میں نہیں پہنچاتا وہ شخص احمق ہے کہ اپنے آپ کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔

بیت

جس کا راہبر ہو گیا حق پیشوا
چھوڑ دے وہ حرص طمع اور ہوا

جو مراقبہ اور ذکر حضوری میں پہنچا دے اور مشاہدہ معراج کروا دے وہی (اصل مراقبہ و ذکر ہے) اور جس ذکر و مراقبہ سے حضوری میں نہ پہنچ سکیں وہ استدراج (شعبدہ بازی اور دھوکہ) ہے۔ اہل استدراج اور اہل معراج کبھی ہم مجلس نہیں ہوتے۔

شرح انسان

انسان آدم کو کہتے ہیں جو کوئی حضرت آدم کے مرتبہ کو پہنچ گیا وہی انسان ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ فرزند آدم کو کیا قدرت ہے کہ وہ حضرت آدم

Marfat.com

علیہ السلام کے مرتبہ پیغمبری تک پہنچ سکے۔اس آیت کریمہ کے بموجب وہ انسان کا یہ مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔

قولہ تعالیٰ ۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ(پ ۱۵ ع ۷) بے شک ہم نے نسل آدم کو مکرم بنایا ہے۔یہ شرف و عزت انسان کو ہی حاصل ہوتی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کا (مرتبہ) ہے۔پس امت کے مراتب تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔

امت کس کو کہتے ہیں؟خاص امتی وہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے آپ ﷺ کے قدم بقدم چل کر رفتہ رفتہ خود کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس تک پہنچا دے۔ اور حضور پاک ﷺ اپنی زبان مبارک سے اس کو خاص امتی فرما دیں۔مجھے ان لوگوں یا اس احمق قوم پر تعجب آتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقام تک نہیں پہنچا سکتے اور باطن میں معرفت کی راہ سے محروم رہتے ہیں اور جو کوئی حضوری مجلس محمدی ﷺ تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو حسد کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ فنا فی الشیخ ایک عظیم الشان مرتبہ ہے۔بعض احمق طالب(ناقص مرشد کے تصور فنا فی الشیخ سے) فنا فی الشیطان ہو کر ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔فنا فی الشیخ کا مرتبہ یہ ہے کہ شیخ کا جسم طالب کا جسم بن جائے۔شیخ کا کلام طالب کا کلام بن جائے۔شیخ کے احوال کے مطابق طالب کے احوال ہو جائیں ۔مطلب یہ کہ طالب میں شیخ کی صورت سیرت خو بو خصلت پیدا ہو جائے۔شیخ اور طالب سرتا قدم ان کے ساتوں اعضاء ایک وجود میں تبدیل ہوجائیں۔اسی لئے اَلشَّيْخُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ(تصور) شیخ (طالب کے

Marfat.com

قلب کو) زندہ اور اس کے (نفس) کو مردہ کر دیتا ہے۔ کہا گیا ہے۔ يُحْيِي الْقَلْبَ وَ يُحْيِي الرُّوحَ وَ يُحْيِي الشَّرِيعَةَ وَ يُمِيتُ النَّفْسَ وَيُمِيتُ الشَّهْوَةَ وہ قلب و روح اور شریعت کو زندہ کر دیتا ہے وہ نفس اور (ناجائز) شہوت کو مردہ کر دیتا ہے۔ وہ (غیر ضروری) خواہشات حرص طمع کو روک دیتا اور وَ يُمِيتُ الْبِدْعَةَ وہ بدعت کو بھی مٹا دیتا ہے۔ جس وقت بھی کوئی طالب اپنے ظاہر و باطن میں (کامل مرشد) کے متعلق کوئی برا خیال (دل میں یا زبان پر) لاتا ہے۔ اسی گھڑی اور اسی دم وہ طالب مردود ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں (کثرت سے) استغفار کرنا چاہئے۔

بیت

(تصور) شیخ کی اک شرط ہے جس سے ہو طالب تمام
شیخ و طالب ایک ہوں در ہر مقام

جاننا چاہئے کہ شیخ و طالب ہر دو پر فرض اور سنت عظیم (کی پیروی لازم) ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی آل کی خدمت (میں حاضر رہیں) اور سادات کے سامنے صدق اخلاص ارادت سے سرنگوں رہیں۔ جو کوئی سادات کو رضا مند نہیں کرتا اس کا باطن کبھی صاف نہیں ہوتا اور وہ معرفت الٰہی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اگرچہ تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ مخدوم ہی سادات کے خادم ہوتے ہیں جو کوئی آل نبی اولاد حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا اور حضرت علی صلوٰۃ اللہ علیہ و السلام کا منکر ہے وہ (راہ فقر) میں محروم رہتا ہے۔

Marfat.com

قولہ تعالیٰ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا (پ ۷ ع ۱۶) فرما دیجئے یا رسول اللہ ﷺ کہ میں تم تک دین اسلام پہنچانے کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ سوائے اس کے کہ میرے اہل بیت کی مودت (غیر مشروط غلامی و محبت) اختیار کریں۔

مثنوی

سیدوں کو دوست رکھ کہ ہیں وہ آل نبیؐ
نور دیدہ فاطمہؓ (حسنؓ و حسینؓ) و علیؓ
دشمن سید ہے دشمن مصطفیٰ ﷺ
جو بھی دشمن مصطفیٰ وہ دشمن آلہ

لیکن سیدوں کو کن احوال کون سے افعال کیسے اعمال اور کس قسم کی بات چیت سے پہچان سکتے ہیں؟ وہ شریعت کے (پابند) ہوتے ہیں۔ وہ قدم محمدی ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ خلق محمدی ﷺ (کا نمونہ) ہوتے ہیں۔ وہ صدیق اکبرؓ کے صدق۔ حضرت عمرؓ کے عدل' حضرت عثمانؓ کی حیاء' حضرت علیؓ کی شجاعت اور حضرت محمد ﷺ کے غزوات' حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ترک دنیا۔ حضرت امام حسن و حسین رضوان اللہ تعالیٰ کی رضا ارادت و شہادت کی صفات سے متصف ہوتے ہیں۔ آدمی کے وجود میں روح بایزید اور نفس یزید کی مانند ہے۔ (نفس کو قتل کرنے سے) قلب کا قرب امام اور شہادت تمام (سے حصہ) حاصل کر لیتا ہے۔ اپنا جج آپ بن کر انصاف کر۔ اے حق شناس نفس یزید کو تیغ توحید سے قتل کیا جاتا ہے۔ جو کوئی توحید کی

Marfat.com

تلوار کو ہاتھ میں لے کر اپنے نفس کو قتل نہیں کرتا وہ قوم یزید سے ہے۔

ابیات

گر تو چاہے سیدا مجلس رسول
طلب کر وحدت اللہ حق وصول

گرتو چاہے سیدا مجلس نبیؐ
طلب کر اللہ دین پر ہو قوی

گرتو چاہے سیدا فی اللہ فنا
غرق فی التوحید ہو با مصطفیٰ ﷺ

گر تو چاہے سیدا وحدت کرم
سیدوں کو جس سے ہو نہ کوئی غم

گر تو چاہے سیدا فقرش عظیم
مرشد سے تو طلب کر قلب سلیم

گرتو چاہے سیدا قربش حضور ﷺ
مرشد سے طلب کر وحدت کا نور

گر ہونا چاہے سیدا حاکم امیر
طلب کر تو بادشاہی از فقیر

گرتو چاہے سیدا گنج پنج
عاجزوں کی دستگیری کر نہ دے رنج

میں ہوں فقیر غالب ہوں برہرامیر

Marfat.com

اہل قرب معرفت میں صاحب نظیر

فقرا سادات کا لشکر ہیں جو سید فقر کو پہچان اور جان لیتا ہے وہ ابدالآباد تک دنیا و آخرت میں لامحتاج و بے نیاز ہو جاتا ہے۔فقیر کو کس علم و عمل و معرفت و جمعیت سے پہچان سکتے ہیں؟فقیر ہرگز سالکوں کے سلک سلوک (کا پابند نہیں ہوتا) وہ غالب مالک ہوتا ہے۔اس کی نظر میں دونوں جہاں عیاں ہوتے ہیں۔چنانچہ وہ صاحب کل و جز ہوتا ہے۔فقیر کے مراتب یہ ہیں کہ وہ..........

i۔تصور حضور

ii دعوت عمل قبور (میں کامل ہوتا) ہے۔

اگر کوئی شخص فقر کی گردن بھی مارے تو وہ ہرگز ذکر فکر میں مشغول نہیں ہوتا کیونکہ فقیر ہمیشہ حضوری (مشاہدہ) میں ہوتا ہے۔

فقیر کا دشمن بھی تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔

یا تو وہ سیاہ دل ہے۔

یا وہ منافق ہے جسے موت بھولی ہوئی ہے۔وہ قرب الٰہ (سے محروم) ہے

یا وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دشمن ہے۔

الحدیث

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ط فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔یہ فقر فخر محمد ﷺ ہے۔

جان لو! کہ مرشد کا مرتبہ ایک بھاری بوجھ ہے جب تک کسی کو باطن میں

Marfat.com

لوگوں کو طالب کرنے اور ان کو تلقین کرنے کا حکم اجازت و رخصت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے حاصل نہ ہو (اور وہ مرشد بن کر لوگوں کو بیعت اور تلقین کرے) تو وہ شخص احمق ہے کہ لوگوں کو بغیر اجازت طالب مرید کر کے تعلیم تلقین کرتا ہے۔ ایسے (طالب مرشد) کی عاقبت خراب اور شرمندگی کا باعث ہوتی ہے۔ مرشد اسے کہتے ہیں جو طالب کو قسم دے کر کہے کہ اے طالب تیرا جو کچھ بھی مطلب ہے مجھ سے طلب کر اور جو کچھ طالب طلب کرتا ہے مرشد اس کی طلب کے موافق طالب کو عطا کرتا بخش دیتا ہے۔ اس پر فیض کرتا ہے۔ جیسا کہ باران رحمت کا فیض ہوتا ہے یا موج دریا یا مرشد کی نظر کرم جس کو توفیق کہتے ہیں۔ جس سے طالب کے وجود سے نفسانی شیطانی حجاب ظلمات نفس ہوا دور ہو جاتی ہے۔ جبکہ خام ناقص مرشد اپنے طالب کی دلداری میں مصروف رہتا ہے (تاکہ طالب مرید اس کو چھوڑ نہ دے) وہ آج کل کے وعدے سے اس کو تسلی دیتا رہتا ہے۔ طالب کو بھی چاہئے کہ وہ ایام ماہ و سال شمار نہ کرنے لگے۔ بے اعتقادی اور بے اعتباری اختیار نہ کرے بلکہ اپنا اختیار مرشد کے حوالہ کر دے۔ اپنے آپ کو درمیان میں نہ رکھے اور نہ ہی۔ اپنے ہونے کا) دم مارے۔ طالب کا شیوہ طاعت و بندگی ہونا چاہئے۔ جبکہ مرشد کا پیشہ طالب کو حضوری میں غرق کر کے مشرف دیدار کرنا ہے۔

بیت

طالبا سر دے مگر سر کر طلب
سر کو بچانے والا تو ہے بس کلب

Marfat.com

(کامل) معرفت ان ... مراد کو نصیب ہوتی ہے جو مادر زاد ولی اللہ ہیں۔

ابیات

بیاں کروں گر شرح و شرط ...
طالب تو بس وہی ہے در طلب نبی ﷺ
جز حضوری کیسے ہو مرشد تمام
مرشد وہ ہے جو دکھا دے ہر مقام
مرشدوں کو جانتا ہوا اور ان سے با خبر
طالبوں کو بھی جا... ہوں با نظر
مثل صراف ہر ایک کو لوں پہچان
قیاس سے ہر ایک کی کر یوں پہچان
جو کوئی دعویٰ کرے مرشد و طالب (دلی)
ہر ایک کو میں دیکھ لوں قرب از نبیؐ
نقد و جنس جو بھی ہے کردے نثار
تاکہ ہو عارف خدا با اعتبار
ہر مطاع بے مشتری کرلے خرید
ہر مطاع با مطاع بالحق رسید
پوچھنے والا ابھی پہنچا نہیں
اور جو پہنچ گیا وہ پوچھتا نہیں۔

Marfat.com

قولہ تعالیٰ ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پ۲۸۔ع ۱۷) جس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اس کے لئے وہی کافی ہے۔طالب صادق کو مرشد کے ساتھ لَحْمُكَ لَحْمِیْ وَ دَمُكَ دَمِیْ گوشت با گوشت۔خون با خون ایک ہونا چاہئے۔اسطرح کشتہ محبت ہو کر مرشد پر جان فدا کر دینی چاہئے۔اس کا دل (مرشد) کی محبت میں چاک چاک ہونا چاہئے۔ اور چاہئے کہ وہ اپنے ہفت اندام پر خاک کا لباس پہن لے۔اگر طالب بے اخلاص بے اعتقاد روگردان ہو کر مرشد کے(فرمان) کے خلاف کام کرنے لگے تو چلو جان چھوٹی۔خس کم جہاں پاک۔وہ دنیاو آخرت(ہردو جہان میں) ہلاک ہو جائے گا۔اگر مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ طالب کو بارہ سال میں غرق انوار مشرف دیدار کردے گا۔یا یہ کہ مرشد (طلب و آزمائش) کے لئے اپنے آپ سے بے اعتبار کر دیتا ہے تو ایسی حالت میں طالب کی سلامتی کا عظیم مرتبہ یہ ہے کہ وہ مرشد سے صرف اعتقاد طلب کرے اور اعتقاد اس بات کا نام ہے جس میں (شر)شیطان اور نفس کا فساد پیدا نہ ہو۔اعتقاد کے چھ حروف ہیں۔" ا'ع'ت'ق'ا'د"

حرف "ا" سے دل آئینہ بن جاتا ہے۔

حرف "ع" سے عین بعین دیکھتا اور عین بخش دیتا ہے۔

حرف "ت" سے توفیق کو طے کر لیتا ہے۔

حرف "ق" سے اسے قرب اللہ حضوری سے قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

حرف "ا" سے وہ صادق ارادہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حرف "د" سے اسے دوام مجلس محمدی ﷺ حاصل ہو جاتی ہے۔

جو مرشد اپنے طالب کو یہ جملہ مراتب کھول کر بخش دیتا ہے۔وہ اسے اعتقاد عطا کر دیتا ہے۔ورنہ جو مرشد نفس قیدی دنیا کی محبت میں گرفتار فتنہ فساد میں مبتلا ہے(اس پر اعتبار کیسے کیا جا سکتا ہے۔)

بیت

مرشدے عنقا صفت شہباز پر
کوہ پر لے جائے نیسے مگس مرشد سر بسر

جاننا چاہئے کہ (فقر) کی اصل بنیاد وصل پر ہے۔جس میں ظاہر و باطن کے کل وجز سب مراتب اسم اللہ ذات سے کھل جاتے ہیں اور تلقین کے شروع میں ہی نیت کے دوافق بعض کو علم قیل و قال میں ملکہ حاصل ہو جاتا ہے ۔بعض کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس لازوال میں مشاہدہ حضوری کا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ان کے ظاہر و باطن کے احوال میں یک رنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

ابیات

میں تصرف کیمیاء میں عامل ہوں
میں تصرف معرفت میں کامل ہوں
میں ہدایت فقر میں عارف قادری
میں جان فدا ہم صحبت حاضریؔ
دست بیعت مجھ کو مصطفےٰ نے کیا

Marfat.com

واقف اسرار ہوں میں از کہ
طالبوں کو بخش دوں وحدت لقاء
تاکہ ہوجائے طلب لائق خدا
[illegible] طالب آ [illegible] علیٰ آ
تاکہ گردوں [illegible] دورسب نبرد و ہوا
مرشدا طالب سے طلب کر دو گواہ
نظر طالب نہ ہو دنیا (صد) گناہ
دوسرے وہ عمل و نفس کا [illegible] کرتا رہے شمار
اس قسم کے طالب ہیں جاسوس دار
طالب ہونا ہے مشکل کام سخت
کر مطالعہ موت طالب نیک بخت
ازل ابد دنیا ایک دم میں دکھا
ایک دم سے [illegible] کر وحدت لقاء
طالبا کر دے [illegible] یہ مال و تن
طالب ناقص زبان لاف زن
باھوؒ طالبوں کو پہچانتا ہے بانظر
پہچان لے صراف جیسے سیم و زر

جاننا چاہئے کہ طالب کو اخلاص سے اور مرشد کو تصدیق خاص الخاص سے پہچانا جاتا ہے۔ان دونوں کی

Marfat.com

رفاقت ایک دوسرے کو موافق آتی ہے۔کامل مرشد ابتداء و انتہا کے تمام مقامات ایک دم میں کھول دیتا ہے اور ہر مطلب کا راہبر ہوتا ہے۔جبکہ ناقص مرشد سوائے خدمت کروانے اور طلب زر کے اور کوئی راہ نہیں جانتا۔کامل مرشد لاھوت لامکان میں پہنچانے والا ہوتا ہے۔جبکہ ناقص مرشد روٹی کپڑے کی طلب میں ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔کامل مرشد طالب کو کہتا ہے کہ (اسم) اللہ پڑھ اور اسے توجہ سے باطن میں (گم کرکے) عین العیان کے مراتب کو پہنچا دیتا ہے۔اگر مرشد ناقص ہو اور گاؤ خر کا مرتبہ کرتا ہو تو ایسے اندھے مرشد سے اندھے طالب کو ہدایت درکار ہے؟ اگر کوئی عالم فاضل عاقل ہے تو وہ سن لے کہ اگر تو وہ معرفت فقر۔رحمت۔نعمت۔مشاہدہ قرب اللہ حضوری مجلس محمد رسول اللہ ﷺ کے حضوری مراتب حاصل کرلیتا ہے۔یہ (سب کچھ) تقویٰ سے ہاتھ نہیں آتا۔یہ توفیق الٰہی کی قوت ہے۔یہ بخشش و عطا مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے جو محض غرق ہے جو نہ تو غلط ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی غلاظت کو دخل ہے۔اس کی اجازت حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ سے حاصل ہوتی ہے۔غرق کے یہ مراتب بے حد

Marfat.com

بے شمار ہیں جو وہم و فہم میں نہیں سما سکتے۔

ابیات

غرق ہو بھی ہو گیا در ذات نور
عقل کل کا علم اس کو حاصل از حضور
مراقبہ موت سے حاصل ہو ذات
با نقش اثبات ہو یا لقل ذات
دیکھتا ہے جو بھی دیکھے از لقاء
چاہیے جو بھی اسے از ...
اس جگہ نہ نفس ہے نہ شیطان رقیب
خاص مجلس اس کو با محمدؐ حبیب
یہ مراتب قادری کی ابتدا
عزو شرف حاصل ہے قرب از خدا

جاننا چاہیے کہ طالب پر پہلا فرض یہ ہے کہ وہ تلقین حاصل کرنے سے پہلے اپنے مرشد کے ساتھ ظاہری علم کا مقابلہ کرے۔اور اس سے جو بھی معرفت۔ علم تصوف۔ منطق معانی۔ علم زبانی قال کے مشکل حقائق اور دقیق (نکات) ہیں وہ معلوم کر کے (اپنی تسلی کر لے) بعد ازاں اپنے مرشد سے باطنی علم توحید معرفت اللہ وصال (کے طریقے) اور علم حاصل کرلے۔ جب مرشد طالب العلم کی تسلی کر دے تو پھر اسے تلقین کرے۔ اس طرح وہ عالم فاضل صاحب شعار ہو جائے گا۔ وگرنہ ہزاروں ہزار جاہلوں کو مجنون و دیوانہ کر دینا

Marfat.com

کون سا مشکل کام ہے؟ کامل مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ تصور اسم اللہ اور اس کے ذکر کے غلبات سے طالب کو اس کے وجود میں نفس کی صورت ۔ قلب کی صورت۔ روح کی صورت۔ سر کی صورت جدا جدا دکھا دیتا ہے طالب کی ابتداء ہے۔ جس کی توفیق سے خدا تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور مرشد کی عطا سے وہ ہر ایک صورت کے ساتھ ہمکلام ہو جاتا ہے۔ اور اسے باعیاں جمعیت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب بھی شریعت محمدی ﷺ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ۔۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ ○ (پ3 ع12)

یا رسول اللہ ﷺ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو میری اتباع اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔

فقیر کا ابتدائی مرتبہ علم کے مطالعہ سے عالم بننا ہے۔ اور اس کا نہائی مرتبہ ولی اللہ (ولایت) حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ ابتدائی مرتبہ عامل کا ہے۔ اور انتہائی مرتبہ کامل کا ہے۔ جان لو! کہ قرآن مجید۔ حدیث قدسی۔ حدیث نبوی۔ جمیع اصحاب۔ اور مشائخ ایک ہی بات کا حکم دیتے ہیں کہ نفس تمہاری جان کا دشمن ہے۔ اور دنیا ایک فتنہ ہے۔ جو بے جمعیتی اور پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ جس نے ان تینوں کو عزت دی اور معرفت اللہ فقر محمدی ﷺ سے حیا کھائی (اس کو اختیار نہ کیا) وہ مسلمان مومن عالم فاضل فقیر اور درویش غوث قطب

Marfat.com

کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تو گاؤ خر ڈھور ڈانگر سے بھی بد تر ہے۔

ابیات

باھُو میاب ہیں طالب خدا
کوئی نہ دیکھا طالب جان تن فدا

مطلب یہ کہ چودہ علوم تو ظاہر کے ہیں اور ایک علم باطن کا ہے۔ چنانچہ علم معرفت و توحید۔جب اولیاء اللہ عارف اللہ کے باطن میں معرفت و توحید کا علم کھل جاتا ہے تو جملہ ظاہری علوم اسی باطنی علم(حل) میں حاصل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ پانی میں دودھ۔کھانے میں نمک اور دودھ میں شکر(ضم ہو جاتی) ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ شیطان عالم ہے یا جاہل؟حضرت آدم علیہ السلام عالم تھے یا جاہل؟ پس اہل وصال کی نظر اصل(یعنی باطن) پر ہونی چاہیے۔ نہ کہ (ظاہری) معاش و بیع و خریف کی فصل سے استفادہ کرنے پر۔ سن لے! کہ دیدار کی راہ اور علم اللہ سے معرفت توحید۔ قرب حضوری حاصل کرنا ایک علم ہے۔ نہ کہ جہالت۔ قولہ تعالیٰ۔۔۔مَا اتَّخَذَاللّٰہُ وَلِیًّا جَاھِلًا ۔اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بناتے۔

بیت

اول علم حاصل کر اور پھر اس جگہ پہ آ
جاہلوں کی حضرت حق میں نہیں کوئی جگہ۔

جب تک نہ ہو جائے از خلق پوش

Marfat.com

عارف کبھی ہوتے نہیں ہیں خود فروش

دانا بن اور آگاہ ہو جا کہ معرفت و توحید و محبت و مشاہدہ و مجلس حضرت محمد ﷺ (باطنی) علم سے ہی (حاصل ہوتے ہیں) اور قرب حضوری معراج اور فقر لا یحتاج۔ دائمی نماز۔ مراقبہ روشن ضمیر اور کونین پر امیر ہونا۔ ہر ایک انبیاء اولیاء اللہ کی روح سے دست مصافحہ کرنا۔ ظاہری علم کے مطالعہ اور وظائف۔ ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ سے ہرگز حاصل نہیں ہوتے۔ اگرچہ تمام عمر ظاہری علم کے مطالعہ میں صرف کرے۔ پھر بھی معرفت حق سے بے خبر ہی رہے گا۔ باطن کے یہ مراتب صاحب باطن مرشد سے ہی کھلتے ہیں۔ مطلب یہ کہ وہ طالب اللہ کو دونوں جہان اس کے دل میں عین العیان دکھا دیتا ہے۔ چنانچہ دنیا و آخرت کی کوئی چیز انسانی وجود سے باہر نہیں۔

ہر عمل اور علم اور جملہ جوارح جن کو ثواب کا (ذریعہ) سمجھتا ہے یقینی طور پر جان لے! کہ ثواب کے یہ جملہ درجات رب تعالیٰ اور بندے کے درمیان مطلق حجاب میں آخر کاملوں کی اصل راہ کون سی ہے جس سے یک دم لازوال حضوری وصل وصال میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہ راہ جس میں رجعت کا (کوئی اندیشہ) نہیں ہے کیونکہ ذکر فکر میں رجعت ہے۔ مراقبہ مکاشفہ میں رجعت ہے۔ صوم صلوٰۃ میں رجعت ہے ورد وظائف میں رجعت ہے۔ حج و زکوٰۃ میں رجعت ہے۔ تلاوت میں رجعت ہے اور جو کوئی لا سویٰ اللہ کسی دوسرے (عمل یا مخلوق) کی طرف رجوع کرتا وہ سب رجعت ہے۔ بلکہ تصور توفیق حاضرات اسم اللہ ذات کا مرتبہ رجعت کو دور کر دیتا ہے اور طالب

Marfat.com

اللہ کو لازوال حضوری میں پہنچادیتا ہے۔جس کے لئے ولی اللہ مرشد کی توجہ۔اسم اللہ ذات کا تصور فنا فی اللہ کا تفکر اور بقا باللہ کے تصرف کی ضرورت ہوتی ہے۔پس معلوم ہوا کہ بعض فقیر اہل تحقیق صاحب معرفت معراج میں باتوفیق ہوتے ہیں۔بعض مکمل طور پر نفسانی طالب دنیا شیطان کے قیدی اہل استدراج (شعبدہ باز) زندیق کے مراتب رکھتے ہیں۔اہل تحقیق کو اہل زندیق کی مجلس کبھی راس نہیں آتی۔

ابیات

پیشوا جس کے محمد مصطفیٰ ﷺ
نظر نبی سے دیکھ لے وہ حق لقاء
دیکھنے والا ہرگز نہیں کہتا خدا
درمیان سے خود گیا حاضر مصطفیٰ ﷺ
جب وجود ہو گیا نوری راز و نور
ہو گیا مجھ کو دیدار با وحدت حضور
جز خدا ہرگز نہ دیکھوں ہیچ کس
اولیاء اللہ کو معرفت اللہ ہے بس

عقل مند وہی ہے جو وجود میں آمد و رفت کے وقت حق و باطل کی تحقیق کے لئے لاحول اور درود پاک پڑھے۔کیونکہ شیطان اور نفس دنیا کو یہ طاقت نہیں کہ وہ مجلس خاص میں داخل ہو سکیں اور اپنے حال پر قائم رہ سکیں۔دیدار کرنے کی چار اقسام ہیں کہ اس جگہ نہ جسم ہے نہ جان۔نہ ٹھکانا

Marfat.com

پینا ہے نہ رسم رسوم ہے(وہاں)نور بانور لامکان حیّ القیوم میں فنا فی اللہ ہوتے ہیں۔کیونکہ خدا تعالیٰ کو کسی مکان سے تشبیہ دینا شرک و کفر کا موجب ہے۔بعض اہل بدعت سنت و جماعت کے خلاف (عمل کرنے والے)جھوٹے لاف زن' بے انصاف 'حماقت شعار'بد آثار' آنکھ کے اندھے' آسیب شیطانی سے رجعت خوردہ تصور اسم اللّٰہ ذات کے بغیر مراقبہ کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی (باطن)میں دیکھتے ہیں وہ جناتی آگ دیکھنے کا مرتبہ ہے اور لوگوں کو کہتے پھرتے ہیں کہ میں نے دیدار کر لیا ہے۔وہ دنیا و آخرت میں خوار ہیں۔اہل بدعت (و شریعت کی پابندی نہیں کرتے) ان پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے بلکہ ہزار بار استغفار کرنا چاہئے۔جو کوئی مرتبہ حیات سے گذر کر مرتبہ ممات میں داخل ہوا (دیدار سے مشرف ہو گیا)اہل اللہ کو(اسی قسم کی)باطنی توفیق سے بالتحقیق دیدار ہو جاتا ہے۔(محمد رسول اللہ ﷺ) کے سوا کسی دوسرے کو یہ قدرت نہیں کہ ظاہری آنکھوں سے دیدار الٰہی کر سکے۔لیکن جب تصور اسم اللہ ذات سے وجود پاک ہو جاتا ہے تو وہ غرق فی اللہ ہو کر صاحب راز دوام نمازی بن جاتا ہے۔اس کے لئے عیاں طور پر دیدار کرنا کونسا مشکل و دشوار ہے جبکہ وہ فقیر(نور) فی اللہ میں غرق تمام ہو۔کامل مرشد طالب صادق کو پہلے ہی روز علم دیدار کا سبق دیتا ہے اور علم دیدار کی تاثیر سے اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے۔پھر اسے قیامت کے دن تک خواب نہیں آتی اور وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔وہ حیات و ممات (دونوں حالتوں میں) حضوری میں باشعور اور ہشیار رہتا ہے۔جس کسی کو دائمی دیدار حاصل ہے اس کو ذکر فکر مراقبہ ورد وظائف کی کیا

Marfat.com

ضرورت ہے؟وہ ناظر دوام حاضر عیان صاحب نظارہ ہے اسے مراقبہ و استخارہ کی طرف متوجہ ہونے کی کیا حاجت ہے؟

بیت

دیدار مجھ کو حاصل اور اس سے یقین
جس کو یقین نہ آئے وہ اہل لعین

جان لو! کہ آدمی کے وجود میں چودہ لطائف ہیں جو قرب الحق کی لطافت سے (زندہ ہو جاتے ہیں) جس سے ظاہری اور باطنی حواس نور ہو جاتے ہیں۔جس طرف بھی وہ دیکھتا ہے اسی نور کو دیکھتا ہے۔لیکن وہ اس کی مثل بیان نہیں کر سکتا۔اس کے وجود کے ہر ایک عضو سے نور ٹپکنے لگتا ہے۔اس کو سر تا قدم تجلیات ہونے لگتی ہے۔اس کے وجود میں آگ سے بھی تیز(آگ) پیدا ہو جاتی ہے جو اس کے ساتوں اعضاء کو اس طرح جلاتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی جلا دیتی ہے۔حاضرات اسم اللّٰہذات سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اس پر اسرار الٰہی کھل جاتے ہیں۔وہ جس طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھتا ہے فتوحات غیبی لا ریبی دیکھتا ہے۔چنانچہ تو بھی معرفت و توحید' قرب و حضور اور انوار دیدار دل کے صفا آئینہ میں قبر میں جانے تک دیکھتا رہ۔تاکہ تجھے حق الیقین کے مراتب حاصل ہو جائیں۔اس (مرتبہ) کو عبودیت با ربوبیت دوام کہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ(پ ۱۴ ' ع ۶)
اپنے رب کی عبادت کرو(تاکہ موت تک) تمہیں(حق) الیقین حاصل

Marfat.com

رہے۔

جملہ شرح وجودیہ

ہمیں اس بات کا (کامل) یقین ہے کہ وجود کے ہر عضو کے ہر لطیفہ کی ایک نوری کلید ہے۔جس کے قفل حجاب کو تحقیق با توفیق سے کھولنے والا کامل مرشد رفیق راہ (ہمراہ) ہے۔جو صاحب تصدیق صدیق اس علم دقیق سے واقف ہوتا ہے۔

چنانچہ پانچ علم جن کو گنج لطیفہ رحمت انوار کہتے ہیں بسر دماغ میں موجود ہیں۔جس سے سردماغ میں روحانی سراسرار ربانی کھل جاتے ہیں۔جو باعیاں نظر آنے لگتے ہیں۔اگر اس مقام پر فقیر ایک دم کے لئے بیٹھ جائے تو تا قیامت جب تک صور اسرافیل کی آواز کانوں میں نہ آئے نہ اٹھے۔لیکن نماز فرض سنت واجب مستحب کے لئے آمد و رفت کرنا ضروری ہے تاکہ شریعت نبوی ﷺ کے آداب ملحوظ خاطر رہیں۔

اسی طرح سات لطائف قلب کے اندر ہیں جو گرد قلب باقرب قلب کے لطائف ہیں۔ایک لطیفہ سینہ میں ہے (جس کے روشن ہونے سے) سینہ نفاق کینہ سے پاک ہوجاتا ہے۔جس سے خاتمہ بالخیر ہوجاتا ہے۔یہ(لطیفہ) انگوٹھی میں نگینہ کی مانند ہے۔جس کو اہل مشق عارف ہی پہچان سکتا ہے۔ایک لطیفہ ناف میں ہے جس کے اندر خلاف نفس(مشق کی جاتی) ہے اور چار لطائف ناف کے گرد ہیں جن کی صاحب انصاف حق شناس منصف تحقیق کر لیتا ہے۔

Marfat.com

دو لطیفے ہر دو پہلوؤں میں ہیں جب ان میں نور اللہ پیدا ہوتا ہے تو اسے کسی پہلو خواب اور آرام (نہیں) آتا۔ جو ان مراتب پر پہنچ گیا وہ تمام روئے زمین پر خلیفتہ اللہ ولی اللہ صاحب تصرف ہو گیا۔ قولہ تعالیٰ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (پ ا ع ۴)۔ میں اسے زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔

جب ان میں سے ہر لطیفہ وجود میں مثل آفتاب طلوع ہو کر چمکنے لگتا ہے تو طالب اللہ لَا حَدَ وَلَا عَدَّ جس کی کوئی گنتی نہیں کے مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ جو وہم و فہم میں نہیں آ سکتا۔ اس طرح وجود بری خصلتوں سے مردہ ہو جاتا ہے۔ روح کو فرحت حاصل ہو جاتی ہے۔

جان لو! کہ جو شخص شریعت سے اخلاص نہیں رکھتا اور شریعت کی فرماں برداری نہیں کرتا وہ ظاہر باطن میں کذاب اور جھوٹا ہے۔ اس لئے کسی بات پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ وہ جو کچھ بھی کہتا ہے محض لاف زنی ہے۔ کامل مرشد مقام شریعت و مقام طریقت و مقام حقیقت و مقام معرفت و مقام قرب نور الہدیٰ نفس فنا مشرف لقاء ایک گھڑی میں تصور حضور سے کھول دیتا ہے اور تصرف نور سے دکھا دیتا ہے۔ عالم ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ ہی کافی (کفایت کرنے والا) ہے۔

طالب حق پہلے ہی روز ایسا سبق پڑھتا ہے جس میں اسے حیات و ممات خوف و رجا بہشت دوزخ کا کوئی مرتبہ یاد نہیں رہتا اور لاسوی اللہ جو کچھ ہے وہ سب بھلا دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی شریعت کی برکت حضرت محمد ﷺ کی

Marfat.com

بخشش اور کامل مرشد ولی اللہ کی عطا سے حاصل ہوتے ہیں۔

بیت

دیکھنے والا کیسے کہے کیونکر ہوا
دیکھنے والے کا گواہ ہے خود خدا

عارفوں کے یہی مراتب ہیں ؎ اے احمق بے حیا' جو دیکھ لیتا ہے اس کا ہر سخن دیدار سے ہوتا ہے۔

ابیات

دیکھنے والے کی زبان کو سکوت
دیدار کرنے والا حیّ لَایَمُوْت
دیکھنے والا خود کو پنہاں رکھتا ہے
مگر اس کی آنکھوں سے خون زرد بہتا ہے
دیکھنے والا ہوجاتا ہے خود سے گم
مردہ کو زندہ کرے از سخن قُم
دیکھنے والا ہونا چاہیئے ہوشیار
راہبر حق اور قلل اعتبار
ایک دم سے سو بار دیکھوں لقاء
یہ مراتب حاصل ہوں از مصطفیٰ ﷺ

الحدیث خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسِ۔لوگوں میں بہتر شخص وہی ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

Marfat.com

مخلوق خدا کو نفع پہنچانے والی تین چیزیں ہیں۔ رحمت کی بارش' دریا کا پانی اور کھیتی باڑی اور سخاوت کرنے والے بھی تین طرح کے لوگ ہیں' عالم و فقیر و حاکم ا۔ ترس خدا پرست۔

شرح دعوت

کامل مرشد پر پہلا فرض یہ ہے کہ طالب صادق کو جمعیت نفس کے لئے علم دعوت کے خزانے کا تصرف اس کی اجازت اور رخصت عطا کرے۔ ایسی دعوت جو با تاثیر ہو' نفع پہنچائے' جاری ہو جائے اور پڑھنے والے کا دل حیرت و عبرت ملال میں مبتلا ہو کر بے جمعیت نہ ہو جائے۔

بیت

علم دعوت میں ہوں کامل عامل فقیر
در تصور باعیاں روشن ضمیر

علم دعوت کی بنیاد اور علم دعوت خزاور علم دعوت کی کلید اور مشکل کشا قفل کشا علم دعوت اور ہر مط نما علم دعوت (دعوت کی مختلف اقسام ہیں) اہل دعوت کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے نفس پر غلبہ حاصل کرے جو تمام عداوت ہی عداوت ہے۔ (بعد ازاں دعوت پڑھے) دعوت کے کل و جز علم کو اپنے تصرف میں لانا اسم اللہ ذات سے جو مطلق حاضرات ہے ہو سکتا ہے۔ جو کلمہ طیب سے کھلتا اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سے نظر آنے لگتا ہے۔

Marfat.com

عالم باللہ ولی اللہ صاحب دعوت۔ اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے کہ دو جہاں اس کی تپش سے کانپنے لگتے ہیں۔ گویا کہ ہر طبقات زیروزبر ہو گئے ہیں۔ حضرت خانہ کعبہ اور حضرت مدینہ منورہ بھی جنبش میں آ جاتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک اور روضہ منورہ سے باہر نکل کر مشروحاً (اہل دعوت) کی دستگیری فرماتے ہیں۔ جس سے اس کا کام اس وقت پورا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی دعوت پڑھنے والا عرش کو فرش بنا لیتا ہے اور کرسی پر بیٹھ کر لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس قسم کی دعوت پڑھنے والے کو چاہئے کہ دعوت پڑھتے وقت ہر قسم کی آفت رجعت بلاؤں اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات جن و انس کی دشمنی سے اپنی حفاظت کرے اور سلامت بھی رہے۔

دعوت کا اشارہ سات قسم کے "ق" میں موجود ہے۔

ق سے قرب حق حاصل ہو۔

ق سے کسی کامل ولی اللہ یا شہید کی قبر پر دعوت پڑھے۔

ق سے قرآن مجید میں سے سورہ ملک' سورہ مزمل' سورہ یٰسین پڑھے۔

ق سے دعوت پڑھنے کی قوت رکھتا ہو۔ (زندہ قلب ہو)

ق سے قدرت رکھتا ہو۔ (صاحب تصرف ہو)

ق قہر سے (اہل قبر کی روحانیت سلب کر سکتا ہو)

ق سے قوی (دعوت پڑھنے میں غالب ہو۔)

ایسی دعوت وہی شخص پڑھتا ہے جو حضوری مجلس نبی ﷺ میں حاضر ہو (حضور پاک ﷺ) کے دونوں پاؤں مبارک کے نیچے دونوں جہان ہیں۔ داہنی

Marfat.com

جانب کے پاؤں کے نیچے جمالیت اور بائیں جانب کے پاؤں کے نیچے جلالیت ہے۔(اہل دعوت جب حضور پاک ﷺ کے دائیں پاؤں کی مٹی لے کر کسی جگہ ڈال دیتا ہے تو وہ جگہ ابدلا آباد تک آباد ہو جاتی ہے اور اگر بائیں پاؤں کی مٹی لے کر کسی مقام پر ڈال دیتا ہے تو جلالیت کے باعث وہ جگہ ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاتی ہے۔) یہ دعوت اسم بامسمّٰی ہے اس دعوت سے سخت تر کوئی دعوت نہیں ہے۔یہ ایسی دعوت ہے جس میں کامل ایک دن رات میں خزانہ حاصل کر لیتا ہے اور ناقص اس دعوت کے پڑھنے سے جان سے بے جان مجذوب دیوانہ ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔

جان لو! کہ زندگی میں مراتب کمال یہی ہیں کہ ان کے جسم دنیا میں تو باخدا ہو جاتے ہیں اور آخرت میں ان کے قلوب باحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوتے ہیں۔

کیا تو جانتا ہے کہ آدمی کو یہ عمر یہ حیات زندگی کے ماہ و سال کس لئے دیئے گئے ہیں؟اور وقت کے قوت اس کے کیا احوال ہونے والے ہیں؟

قولہ تعالیٰ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ (پ ۱۱ ع ۹) وہ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔

قولہ تعالیٰ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (پ ۲۸ ع ۱۱) پس تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

جس کسی کو اس حیات میں وحدت اور ممات میں وصل حاصل ہو جائے تو دنیاوی زندگی میں اسے ثابت قدمی اور استقامت اور موت کے وقت اس کا

Marfat.com

خاتمہ بالخیر باایمان ہو جائے گا۔ ومن قال لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ جس نے کلمہ طیبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ پڑھا وہ بغیر حساب اور بلا عذاب جنت میں داخل ہوگا۔

ابیات

جس کو حاصل ہو چشم از قرب کرم
عین بینا کو نہیں ہے کوئی غم
چشم ایسی ہو کہ جو وہ بے عیاں
بانگاہ سے آگہہ اور عین دان
راہ عارف تو ہے بس توفیق لقاء
ظاہر و باطن رہ دیکھے بانگاہ
مادرزاد اندھے کو نہ ہو لقاء
اندھا کیسے مانے گا بے شک دکھا
اللّٰہ بس وماسویٰ اللّٰہ ہوس

پس مرشد پہلے طالب کو اثبات کا مرتبہ عطا کرتا ہے اور طالب بھی مرشد سے یہی مرتبہ دریافت کرتا ہے۔جس سے طالبوں کو اثبات حاصل ہو جاتا ہے۔طالب اس حیات میں مردہ نفس ممات کا مرتبہ طلب کرتا ہے جبکہ مرشد کا مرتبہ فنافی اللہ ذات کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

بیت

میں ہو گیا ہوں ذات حق میں فانی

طیر سیر صفات کی طلب ہمہ (ناوانی)

فقر معرفت توحید کی یہ راہ تقلید سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔چنانچہ قال(گویائی) اور اس کا سننا(شنوائی) سب تقلید ہے۔ جبکہ حال کے (موافق) دیکھنا اور دکھانا سب توحید ہے۔چنانچہ دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالٰی اپنے نفس کو چھوڑدے اور چلا آ۔(کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے)۔اہل قال اور اہل حال کی مجلس اسی لئے راس نہیں آتی۔پس مرشد کے لئے عین فرض ہے کہ طالب کو یکبارگی مشق وجود یہ میں حاضرات اسم اللّٰہذات سے حضوری میں پہنچا دے اور سلک سلوک کی ہر آفت بلا سے باہر نکال دے۔

مرشد دو قسم کے ہیں۔

مرشد حبیب جو طالب غریب کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

مرشد رقیب جو طالب کو ہر مقامات‘ریاضت‘چلہ کشی‘خلوت نشینی‘رجوعات خلق میں خراب کردیتا ہے۔ ہمیں یہ یقین بھی ہے کہ اسم اللّٰہذات جباری قہاری جو دونوں جہان سے بھاری ہے کا بوجھ اٹھانا ضعیف ناتواں انسانی وجود کے لئے بہت مشکل ہے۔مگر پروردگار کی بخشش اور لطف وعطا سے ہی یہ ممکن ہو سکتا ہے۔

قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ

Marfat.com

اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا (پ ۲۲ ر ن ۶)ہم نے اپنی امانت زمین و آسمان پر پہاڑوں پر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان پر پیش کی کہ وہ اسے اٹھالیں۔ لیکن انہوں نے اس کو اٹھانے سے عاجزی کا اظہار کیا اور انسان نے اس (بار امانت اور اسم اللّٰہذات)کو اٹھا لیا۔بے شک وہ (اس بوجھ کی گرانی) سے ناواقف اور اندھیرے میں تھا۔

بیت

ہم نے ہی اس بار گراں کو اٹھانے کی حامی بھر لی
ورنہ کوئی بھی اس کو اٹھانے پہ راضی نہ ہوا

جب تک کامل مرشد طالب صادق کے وجود میں یہ چودہ لطائف توجہ تصور' تفکر تصرف سے غیب الغیب میں غالب کرکے کھول نہ دے۔طالب اللہ ہرگز نفس کی قید سے آزاد نہیں ہوتا اور جب تک اس کے ظاہری حواس خمسہ بند نہ ہو جائیں۔اوصاف ذمیمہ مردہ نہیں ہوتے اور خناس خرطوم پژمردہ نہیں ہوتے۔اس وقت تک طالب کا معرفت مولیٰ تک پہنچنا محال ہے۔

مجھے ان احمق حماقت شعار لوگوں پر تعجب آتا ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کو جو غیر مخلوق ہے(نہ اس کو کسی نے جنا نہ اس سے کوئی جنا گیا۔)کو عکس معکوس خطوخال زلف حسن سرود آواز نغمہ مطرب ساقی' شراب (کے جام) کا نام دیتے ہیں۔جو بات بڑی بدعت ہے۔یہ سب مراتب شرک کفر کا موجب' ناقص اور خام کے مراتب ہیں۔جو ہوائے نفسانی اور راہزن شیطان کا حیلہ ہے(جس سے وہ راہ شریعت پر عمل اور اللّٰہ تعالیٰ کی بندگی سے روک دیتا ہے)یہ دنیا لذت کا

Marfat.com

وسیلہ ہے(معاذ اللہ معاذ اللہ دنیا کی کوئی شے نہ اللہ تعالیٰ کی فصل ہے اور نہ ہی اس جیسی ہے۔وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے ۔وحدت الوجودی ہی خود ہی فیصلہ کرلیں)۔

جان لو! کہ ہر شے کا ایک قفل ہے اور اس کی ایک کلید ہے اور انسان کے وجود کی کلید اسم اللہ توحید ہے جو بھی چاہے وہ (تصور اسم اللہ ذات سے) وجود کے خزانہ کے قفل اور طلسمات کو کھول لیتا ہے۔طالب اللہ جب تصور اسم اللہ کی ذات کی کلید سے (تصور اسم اللہ ذات کے نور) میں (اپنے وجود) کو طے کرلیتا ہے تو اسے قلب سلیم حاصل ہو جاتا ہے۔جب مرشد طالب کے وجود کو توجہ سے اسم اللہ ذات کے حروف میں لپیٹ کر اس کے جسم کو طے کرکے (نور) میں گم کردیتا ہے تو اس کا وجود زندہ ہوجاتا ہے اور اس کے ہفت اندام نور تمام ہوجاتے ہیں۔بعدازاں طالب کو ہمیشہ کے لئے حضوری مرتبہ نصیب ہوجاتا ہے ۔اس توجہ کو توفیق مرشد رفیق صاحب تحقیق کہتے ہیں۔جو (مرشد) طالب کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں داخل کرنا چاہتا ہے وہ پہلے طالب کے وجود کو اسم اللہ کے حروف میں پنہاں کرکے طے (وجود در اسم اللہ ذات نور) مکمل کروا دیتا ہے۔(جس سے اس کا وجود نور ہو کر حضوری مجلس کے لائق ہو جاتا ہے)۔بعد ازاں وہ طالب کے جسم کو اسم محمد ﷺ میں (طے کرواتا) ہے۔جس سے طالب اپنے جسم (عنصری) کے ساتھ ہی مجلس محمدی ﷺ کا حضوری ہوجاتا ہے ۔حضوری کی اس راہ کو طے توجہ کہتے ہیں اور فنافی الشیخ کے مراتب جس میں طالب کو شیخ

Marfat.com

کا جثہ حاصل ہو جاتا ہے۔اس کا بھی یہی طریقہ ہے۔(جس میں تصور شیخ سے اپنے وجود کو طے کرتے ہیں۔) لیکن اس (تصور طے) کے لئے شیخ انسان کامل ہونا چاہئے نہ کہ شیطان۔

یہ سب کچھ بھی توجہ سے حاصل ہوجاتا ہے اور توجہ کی پانچ اقسام ہیں۔

پہلی توجہ تصدیق ہے جس سے طالب تصدیق کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔

دوسری توجہ نور ہے جس سے طالب حضوری مراتب کو پہنچ جاتا ہے(توجہ کی)اس راہ کی اصل بنیاد جمعیت حاصل کرنا ہے۔جمعیت کی بھی بہت اقسام ہیں۔لیکن مختصراً" جمعیت مشاہدہ جمال کو کہتے ہیں اور جمال وصال میں عین(وصال) حاصل کرتے ہیں۔وہ وصال جو لازوال ہے۔ان مراتب پر پہنچنا بہت مشکل اور محال کام ہے۔دیگر جمعیت اس کو کہتے ہیں کہ وہ جہان کی جان عزیز ہوتے ہیں۔ اور ہردوجہان میں لوگوں کے نیک و بد کے دفاتر جو(کراماً" کاتبین لکھتے ہیں) ان کے اختیار میں ہوتے ہیں (جو چاہیں لکھ لیں جو چاہئیں مٹا دیں)اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے قید و قبضہ میں ہوتے ہیں(کہ اس کے حکم اور اس کی رضا کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔)اس کو بھی جمعیت کہتے ہیں۔دیگر جمعیت یہ ہے کہ وہ جو کام بھی کرتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے کرتے ہیں۔ان کو کیمیا نظر حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کیمیا نظر محمدی ﷺ سے معرفت اللہ دیدار کے نہ فنا ہونے والے خزائن اللہ حاصل کر لیتے ہیں۔جبکہ کیمیاء ہنر گنج و زر کا جمع کرنا دنیا مردار کو حاصل کرنا ہے۔پس اہل مردار (دنیا کے طلب گار) معرفت دیدار کا سبق نہیں پڑھتے۔

Marfat.com

ابیات

جس نے بھی دیکھا نہیں کہتا منم
وہ حاضر و ناظر ہوا با فقر تم
جس نے بھی دیکھا نہیں کہتا چرا
بادیدۂ دیدار دیکھے گا خدا
جس نے بھی دیکھا ہوا دائیم خموش
غرق فی التوحید خون جگر نوش
جس نے بھی دیکھا ہوا با خود [illegible]
جو ہوا فی اللہ فنا دیکھے لقاء
جس نے بھی دیکھا اسے مل گیا روحِ کرم
عارف باللہ ہوا اسے کیسا غم؟
جس نے بھی دیکھا اسے حاصل با حق جواب
با عیان دیدار بین وہ بے حجاب
جس نے بھی دیکھا اس کے مراتب ہیں فقر
اولیاء واصل ہی ہیں صاحب نظر
جس نے بھی دیکھا اسے دائم خروش
مستی سے مستی ہو غالب وہ بجوش
جس نے بھی دیکھا ہوا دائیم حضور

Marfat.com

ہر طعام اس کے شکم میں نور(نور)

جس نے بھی دیکھا دکھاوے وہ ترا

غرق فی التوحید کر دے با خدا

مجھ سے گر پوچھے کوئی اس کا نشان

کس طرح کر دوں بیاں میں لامکان

دیدار کی راہ دیکھ اے گمراہ تر

باطنی آنکھوں کو کھول دیدار کر

چشم ایسی چاہیے جو ہو گواہ

ہے گواہی چشم کی دیدارش نگاہ

اندھے کو سو بار گر دکھلا دوں لقاء

کور مادر زاد کیا دیکھے خدا

جس نے دنیا میں نہ دیکھا وہ بے نصیب

مردہ دل مدعی اس کا وہ ہے رقیب

اس جگہ نہ علم نہ دانش شعور

غرق فی التوحید اللہ با حضور

وہ علم بھی دوسرا عالم دگر

اس علم سے بن جاتا ہے عارف خضرؑ

اس جگہ نہ منزل ہے نہ کوئی مقام

لا مکان و لا نشان و وحدت تمام

Marfat.com

جو بھی اس کو دیکھ لے وہ بے آواز

جان سے مردہ ہو گیا حاصل اس کو راز

الحدیث۔۔۔۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کُلَّ لِسَانُہٗ۔۔۔ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان (قیل و قال) سے کند ہو گئی۔

کامل مرشد (طالب صادق) کو تصور اسم اللہ ذات سے علم حق معرفت دیدار کا سبق دیتا ہے۔ جس سے وہ باطل دنیا جیفہ مردار سے بے زار ہو کر ہزار بار استغفار کرنے لگتا ہے۔ کامل مرشد وہی ہے جو تصور اسم اللہ ذات سے معرفت دیدار (طالب) پر کھول دے۔ اور (طالب) دوبارہ اسم اللہ ذات میں ہی آ جائے۔ کیونکہ اسم اللہ ذات سے (فقر) کی ابتداء و انتہاء باہر نہیں ہے۔ اور نہ ہی (باہر) ہو سکتی ہے۔ الحدیث۔۔۔۔ اَلنِّهَايَةُ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبَدَايَةِ۔۔۔ نہایت یعنی انتہاء ابتداء کی طرف رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ (توحید کے دائرہ میں ابتداء اور انتہاء ایک ہو جاتی) ہے۔ ہمارے وجود کی ابتداء یہ ہے کہ ہم خاک سے پیدا ہوئے۔ اور انتہاء یہ ہے کہ قبر میں داخل ہو کر خاک میں مل جاتے ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نظر شکستہ دل اور شکستہ قبر پر ہوتی ہے۔ جہاں ہمیشہ نور رحمت کی بارش برستی رہتی ہے۔

شکستہ دل کس کو کہتے ہیں؟ وہ دل جو فیض فضل رحمت نور اللہ سے پر نور ہو اور نور حضور کے عمل کے غلبے سے اس کے دل کا شگوفہ پارہ پارہ ہو جائے اور قلب جو گوشت کا لوتھڑا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور دل کے پھول کی ہر پتی مثل سرخ گلاب معطر اور معنبر خوشبو دینے لگے۔

Marfat.com

بیت

گلے تک ٹھونس نہ لے کہ تو دیگ نہیں ہے
پانی بھی زیادہ نہ پی کہ تو ریت نہیں ہے

الحدیث۔۔۔۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّتِکُمْ۔۔۔ بے شک اللہ تعالٰی تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے (ظاہر) اعمال کو دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کی نگاہ تو تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں پر ہے۔

بیت

میں چشم دل کی نظر سے کرتا ہوں مشاہدہ
ظاہر آنکھ کی عینک تو حجاب ہے مرد بینا کا

بیت

دل کی آنکھ چاہیئے اور ہو حق پر نظر
ورنہ چشم ظاہر رکھتے ہیں سب گاؤ خر

علم غیب کی اس باطنی راہ کو عالم عارف غیب دان اور صاحب مطالعہ معرفت غیب خواں باعیاں ہی جانتا ہے۔ ہر مرتبہ بیان کیا جاتا ہے لیکن (یہ علم غیب) منزل کا نشان دینے والا اور لاھوت لامکان میں پہنچانے والا ہے۔۔ علم غیب باطنی کی شرح یہ ہے کہ باطن کو ظاہر کے موافق دیکھتا اور ظاہر کو باطن سے کھول دیتا ہے۔ بعض لوگ باطن میں حضوری (نور مشاہدہ کو) دیدار حق جانتے ہیں۔حالانکہ وہ ابھی دیدار حق کو نہیں پہچانتے باطن میں حق و باطل کی

Marfat.com

حضوری کی پہچان یہ ہے کہ بعض کو جنت کی حضوری ہوتی ہے۔ بعض کو وہم قوم خیال کی حضوری ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو مجلس اور معرفت وصال کا حضوری خیال کرتے ہیں۔ وہ پریشان حال رہتے ہیں۔ بعض کو کسی دنیا کی حضوری ہوتی ہے۔ اور وہ ہمیشہ چون و چرا کے مراتب میں مبتلا رہتے ہیں۔ بعض کو نفس کی حضوری ہوتی ہے وہ ہوا لہو اور ہوس کے قیدی ہوتے ہیں۔ بعض کو شیطان کی حضوری ہوتی ہے وہ تارک الصلوۃ ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ مجھے [illegible] ہے۔ وہ احمق اور حیوان ہیں بعض کو انبیاء کی روح کی حضوری ہوتی ہے۔ ان کا باطن صاف ہو جاتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتے ہیں۔ بعض کو قلب کی حضوری ہوتی ہے جس سے وجود میں نفس سب ہو جاتا ہے۔ بعض کو حضوری مشق سے ہوتی ہے جس سے وجود میں تجلی حق کی معرفت ذات ہو جاتی ہے۔ جو ہر رگ میں حق طوفان نوح جاری رہتی ہے۔ بعض کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس نصیب ہوتی ہے جس پر حضوری تمام ہو جاتی ہے۔

بعض کو غیب سے نگاہ (کیمیا) بعض کو غیب سے لوہا (وہم وحدانیت) بعض کو غیب سے وسیلہ (قرب رب جلیل) سے حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب شہ رگ سے نزدیک تر کے ہیں۔ قولہ تعالیٰ ــــــ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (پ26 ع 16) بے شک ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں یہ مراتب تجلی انوار قرب اللہ دیدار کے بھی ہیں۔ شکستہ دل اور شکستہ قبر کے مراتب بھی ہیں کہ اہل قبر مع اللہ غرق وحدانیت ہوتا

Marfat.com

ہے۔ پیوستہ قلب جس کو بنام اللہ ذات (ذکر حاصل) ہے۔ اسے تجلی دوام ہوتی ہے۔ اس قسم کے قلبی ذاکر کو ایک دم کے ذکر قلبی سے ستر ہزار بار ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اس قسم کے ذاکر اہل حضور کا قلب نور ہو جاتا ہے۔اور اسے دور مدور حافظ ربانی کہتے ہیں۔قولہ تعالیٰ۔۔۔ فَاذْكُرُونِىْ اَذْكُرْكُمْ (پ2ع4) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

بیت

یہ ذکر تو ہے حضوری از خدا
بے حضوری ذکر کیا بس خود نما

ذکر ایک نور ہے جو وسیلہ حضور ہے۔ علم بھی ایک نور ہے اور عالم بھی وسیلہ حضور ہے۔ جو مرشد طالب اللہ کو پہلے ہی روز نور حضور ان مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ پیر مرشد ہدایت اور ارشاد کے لائق نہیں ہوتا۔ حضوی کا ابتدائی سبق مشق وجودیہ ہے۔ بے شک وجودیہ مشق مرقوم سے اللہ حیّی و قیّوم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

مرشد کے دو مراتب ہیں۔ ظاہر میں تو شریعت اور دین اسلام پر قوت سے قائم ہوتا ہے۔ اور باطن میں ہمیشہ مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیّین کی مجلس میں حاضر رہتا ہے۔ وہ اپنے طالبوں کو بھی ظاہر میں تو اسم اللہ کے (ذکر) میں مشغول کر دیتا ہے۔ ظاہر میں اسے غنایت کے خزانہ کا تصرف اور باطن میں تمامیت فقرہدایت عطا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ گھڑی بھر کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے بیگانہ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

مثنوی

تیری محبت کے سایۂ سے گر مرد نور نہیں ہے
اپنا ہی ماتم خود کیا کر کہ تجھے ابھی صبور نہیں ہے
جب وصل آفتاب کا تیرا دعویٰ منظور نہیں ہے
تو اس ذات سے (وصل کرلے)جو تجھ سے دور نہیں ہے

طالب وصال کو تو سالہا سال کی ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔اور طالب حق کو مرشد حق پلک جھپکنے میں توجہ کے ساتھ وصال سے باہر نکال کر اسے فنا فی اللّٰہ میں غرق کر کے لا زوال حال(پر قائم) کر دیتا ہے۔ یعنی اسے (موجودہ بقاء) سے فناء کردیتا ہے۔ اور اسے فنا(فی اللّٰہ) سے بقاء (دائمی حیات) نصیب ہو جاتی ہے۔اور وہ(فناء بقاء) کے ان دونوں مراتب کو برداشت کرنے کی قوت وحدانیت لقاء سے حاصل کرلیتا ہے۔ یہ فقر کا پہلے روز کا مرتبہ ہے۔ فقیر کی فنا رضاء کے موافق ہوتی ہے۔ اور رضاء کو فوق القضاء کہا جاتا ہے۔ جس جگہ عارف باللہ فنا فی اللہ غرق وحدت فقیر کا مرتبہ ہے وہاں فناء قضاء اور رضاء (تینوں کی) پہنچ نہیں ہے۔ فنا کے یہ مراتب "ہمہ اوست در مغز پوست" کہ مغز پوست میں وہی باقی رہ جاتا ہے (وحدت المقصود) کے مراتب ہیں۔ان مراتب پر پہنچنے والا نور بن جاتا ہے۔ اور وصال و حضور سے آگے بڑھ جاتا ہے۔فقیر کے لئے ان مراتب کو حاصل کرنا فرض عین اور ضروری ہے۔ اور جس کا پرخون دل غضب الٰہی سے غلیظ ہو جاتا ہے تو اس کا کلام نفس کی بری حالت اور بد خصلتی پر مبنی ہوتا ہے۔

Marfat.com

ابیات

زندگانی قلب کیا ہے از کجا
دست بیعت جس کو کر لیں مصطفےٰ
زندگانی قلب کیا ہے از کجا
در نظر منظور وحدت با خدا
زندگانی قلب کیا ہے از کجا
باطن ہو معمور اور دل ہو صفاء
زندگانی قلب کیا ہے از کجا
ذاکر قلبی مشرف باللقاء
زندہ قلب روک دے خواہش ہوا
ذاکر قلبی با ادب اور با حیاء
زندہ قلب کیسے ہوں یہ گاؤ خر
طالب مردار جیفہ سیم و زر

اہل قلب ہمیشہ بہ نظر اللہ منظور اور ہمیشہ مجلس محمدی ﷺ کا حضوری ہوتا ہے۔

جان لو! کہ آدمی کے وجود میں نفس (مثل) یزید ہے۔ اور قلب نیک اور نیک بخت ہے۔ اور روح بایزید سرِ توحید کو حاصل کرنا علم لَدُنّی سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ نعم البدل کا مرتبہ ہے۔ نعم البدل کا یہ مرتبہ کامل فقیر کی توجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

توجہ کا کیا مطلب ہے؟ توجہ سے مراد وجہ ہے (ت اضافی ہے) اور وجہ چہرے کو کہتے ہیں۔(مرشد) جب کسی پر توجہ کرتا ہے۔تو (طالب) جو توجہ طلب کرتا ہے وہ اسے اس کے مطلب مراد کے مطابق حضوری میں رو برو کر دیتا ہے۔ جو کوئی اس صفت سے موصوف نہ ہو وہ(مرشد) نعم البدل کے مرتبہ اور توجہ کو نہیں جانتا۔

قطعہ

جس نے نعم البدل کا مرتبہ پالیا
وہ ہر مقام کو اپنی قید میں لے آیا
ہر حقیقت کو وہ پا لے از خدا
دائماً ہم صحبت با مصطفٰے ﷺ

جو کوئی ان مراتب پر پہنچ گیا وہ سر تا قدم نور ہو گیا۔ بہر حال علم انوار ظاہری راہ ہے۔(جاہل فقیر اس علم سے ناواقف) اور گمراہ ہوتا ہے۔ علم مونس جان ہے۔ اور جاہل فقیر بد تر از شیطان ہے۔ ظاہری علم قال بیان ہے۔ باطنی علم وصال عیان ہے۔ جس جگہ علم عیان ہے۔وہاں قال اور بیان کی کیا حاجت ہے؟ جس کسی کو علم تصوف عیان بھی حاصل نہیں اور وہ علم فرض واجب سنت مستحب فقہ کے مسائل بیان سے بھی واقف نہیں۔اس کو فقیر کیسے کہہ سکتے۔ وہ حیوان نفس پرست شیطان کا قیدی ہے۔ الحدیث۔۔۔۔ لَا فَرَقَ بَیْنَ الْحَیَوَانِ وَ الْاِ نْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَ الْعَقْلِ۔ حیوان ور انسان میں کوئی فرق نہیں(کھانے پینے بچے پیدا کرنے میں سب برابر ہیں) بس ان کے

Marfat.com

درمیان علم اور عقل کا فرق ہے۔

پس حیوان دو طرح کے ہیں۔

حیوان ناطق یعنی بولنے والے حیوان۔ اور نہ بولنے والے حیوان۔اسی طرح عقل کی بھی دو اقسام ہیں۔ عقل کل اور عقل جز۔

عامل فقیر کامل کو عقل کل حاصل ہوتی ہے۔جبکہ اہل دنیا کو جزوی عقل حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ منصوبہ باز خدا تعالیٰ سے(دور رہتے ہیں) اور ان پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔

جان لو! کہ علم کے تین حروف ہیں۔ "ع" "ل" "م"(عالم وہی ہے)جو علم کے "ع"۔سے عالم بن کر عین حاصل کر لے۔عین واصل ہو جائے۔ علم کے "ل" سے لا یحتاج ہو جائے۔

علم کے "م" سے واقف محرم اسرار ہو جائے

عقل کے بھی تین حروف ہیں۔" ع" "ق" "ل" (عقل مند وہی ہے) جو عقل کے "ع" سے عقل اعلیٰ حاصل کر لے

اور"ق" سے قرب حق میں نفس پر قہر کرنے والا بن جائے

اور "ل" سے لقائے رب العالمین کے لائق ہو جائے۔

الحدیث---- اَلْعَقْلُ بِنَامٌ فِی الْاِنْسَانِ۔ عقل انسان میں سوتی ہے۔

اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانُ ایک انسان دوسرے انسان کا آئینہ ہوتا ہے۔

اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ رَبِّہٖ---- انسان اپنے رب کا آئینہ ہے۔

Marfat.com

آئینے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ آئینہ سکندری۔۔ جمشید کا جام جہاں نما اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری (کا نگینہ) ان سب کو روشنی کا عزو شرف آئینہ فقرو آئینہ معرفت اور آئینہ مشاہدہ حضور محبت سے حاصل ہوا۔ پس انتہا بھی ابتداء کی امیدوار ہے۔اور اہل ہدایت ہی ولایت کے امیدوار ہوتے ہیں۔اور جو کوئی نفس امارہ اور اس کی ناجائز خواہشات کا قیدی ہے اسے نہ تو ابتداء نہ ہی انتہاء کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ تین قسم کے لوگ گنج محمدی ﷺ کی نعمت دولت اور خزانوں کو حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ جو روز اول سے ہی منافق ہے۔ وہ جو اول روز سے کاذب ہے۔ اور وہ جو اول روز (روز ازل) سے کافر ہے۔ وہ بے نصیب اور لا علاج ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔۔اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ (پ 20 ع 9)

بیشک اللہ تعالیٰ (ہر کاذب کافر منافق) کو جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دیتا۔ لیکن جس کسی کو وہ چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ (اسی لئے یا رسول اللہ ﷺ نہ تو ہر کسی کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری ہے -اور نہ ہی آپ کسی کے ایمان نہ لانے کے لئے جواب دہ ہیں۔ بلاغ المبین کا فرض آپ نے پورا کر دیا)

پس ہر شے کا علاج ہے۔ ہر قفل کی ایک چابی ہے۔ اور ہر شے کے لئے حیلہ وسیلہ ہے۔ لیکن وہ کونسا علم ہے جس سے بغیر کسی علاج کے بغیر کسی قفل

Marfat.com

میں چابی ڈالنے کے اور بغیر کسی حیلہ وسیلہ کے حضوری میں پہنچ جاتے ہیں۔وہ کون سا علم ہے؟کہ جس کے پڑھنے سے طالب اللہ کے جملہ مطالب مطلوب پورے ہو جاتے ہیں۔اور وہ بمد نظراللہ منظورہو جاتا ہے۔ وہ

(i) علم تصور حضور

(ii) عم دعوت قبور ہے

جو کوئی مع اللہہو کروحی القلب حضوری سے جواب با صواب پیغام الہام حاصل کر لیتا ہے۔اور ہمیشہ مجلس محمدی ﷺ میں رہتا ہے۔یا جس وقت بھی چاہتا ہے توفیق تحقیق سے اپنے آپ کو حضوری میں پہنچا سکتا ہے۔اس کو کیا حاجت ہے کہ وہ اسم اعظم مع بدوح کی وظیفہ خوانی کرتا رہے۔اور جو کوئی اس قسم کی قوت وتقویت رکھتا ہے کہ توجہ سے ہی اپنے آپ کو حضوری میں لیے جائے اسے کیا حاجت ہے خط کشی کرے۔بست در بست کا نقش دائرہ مثلث پر کرے۔یہ تمام مراتب ناقص خام بے عمل نا تمام کے کام ہیں۔ جو قرب (رب) حضوری (حق) اور معرفت اللہ سے دور اور دور تر ہیں۔

بیت

ورد کو دے چھوڑ وحدت کر طلب
وحدت سے ہی ہو گا عارف باقرب رب

کامل وہی ہے جو ایک دم میں تمام عالم کو بحکم اللہ تعالیٰ فنا کر دے۔ایسے کامل کو کیا حاجت ہے کہ وہ اپنے لب ہلائے۔دعوت پڑھے کامل تو ایک دم میں تمام عالم کو فیض سے بہرہ ور کر کے ان کے مقصود کو پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

عالم تو قال میں ہے۔ عاجز ابھی سوال میں ہے۔عارف مشاہدہ احوال میں ہے۔
اور خام ذکر فکر سکر کی مستی حال میں ہے۔ جبکہ فقیر ہمیشہ بعین جمال میں ہوتا ہے۔ اور جاہل تو ہمیشہ زوال پذیر رہتا ہے۔

بیت

پہلے علم حاصل کر پھر تو پا لے گا خدا
جاہل تو مثل جن ہے شیطان ہے بر ہوا

علم کے تین حروف ہیں۔ اور ان تین حروف کی قید میں قرآن مجید کے تیس سیپارے ہیں۔ چنانچہ تیس حروف میں ناسخ و منسوخ آیات وعدہ وعید کی آیات ،قصص الانبیاء -امر بالمعروف کی آیات نہی عن المنکر کی آیات اور حدیث نبوی ﷺ سے جو کچھ بھی زیرو زبر کونین میں موجود ہے۔سب کی خبر مل جاتی ہے۔(قرآن مجید کی ناسخ آیات نے پہلی الہامی کتابوں کی بعض آیات احکام کو باقی رکھا ہے بعض کو منسوخ کرکے کوئی نیا حکم دیا ہے۔

جو مرشد پہلے ہی روز طالب اللہ کو فیض فضل کے اس علم کی تعلیم نہیں دیتا اور حضوری کی تلقین نہیں کرتا۔تو معلوم ہوا کہ وہ پیرو مرشد احمق اور جاہل ہے۔اور ایسا شخص کبھی بھی فقراور ولایت کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

الحدیث۔۔۔ قُلْ خَیْرٌ وَإِلَّا فَاسْكُتْ۔اچھی بات کہو یا خاموش رہو

الحدیث - مَنْ مَدَحَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِيْ وَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا ذَبَحَهُ بِلَا سِكِّيْنٍ۔۔ جس نے کسی مسلمان بھائی کے منہ پر اس کی تعریف کی گویا اس نے اس کو چھری کے بغیر ذبح کر دیا۔

حْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔۔۔ جو تمہارے سامنے

Marfat.com

1- کامل کو قرب اللہ حضوری کا تصور اور تصرف حاصل ہوتا ہے۔

2- کامل دعوت میں توجہ تفکر سے اہل قبور روحانیوں کی حاضرات کر سکتا ہے۔

وہ عمل جس سے جملہ فرض ایک فرض میں آ جائیں جس سے جملہ سنتیں ایک سنت میں کھل جائیں جس سے جملہ واجب اور مستحب ایک واجب اور مستحب میں آ جائیں۔ جس سے جملہ علم علوم فقہ کے مسائل ایک ہی مسئلہ میں معلوم ہو جائیں۔ اور جس سے جملہ علم علوم تحصیل فضیلت قید میں آ جائیں۔ یہ تمام درجات عظمیٰ اور سعادت کبریٰ کی دولت جو بندگی کا سرمایہ ہے ایک ساعت میں حاصل ہو جائے - یہ سب کچھ عالم باللہ واصل فقیر کو حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

کیا تو یہ بھی جانتا ہے کہ بہت سا علم پڑھنا فرض عین نہیں ہے مگر وہ علم جو اسلام کے متعلق ضروری ہے (اسی کا پڑھنا اور اس پر خلوص سے عمل کرنا ضروری اور کافی) ہے۔ گناہوں کو ترک کرنا۔ خدا تعالیٰ سے خوف کھانا (اور تقویٰ اختیار کرنا) معرفت اللہ سے محبت کرنا توحید کو حاصل کرنا اور نفس و ہوا کے جملہ مطالب سے باہر نکلنا فرض عین قدیم صراط المستقیم عظیم ہے۔ جس میں قلب (نفس) سے۔ رہائی حاصل کر کے طمع کو چھوڑ دیتا ہے اور قلب سلیم بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور خوشی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا

Marfat.com

تمہاری تعریف کریں ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

جس کسی کا ورد و وظائف اور دعوت جاری نہ ہو ذکر فکر اس کے وجود میں فائدہ نہ دے اور تاثیر نہ کرے۔ اور تصور توجہ سے مطلب حاصل نہ ہو اور تفکر سے تصرف اپنے قبضہ میں نہ آئے۔ باطن میں (ظاہر) عمل کا اثر نہ ہو اور ظاہر میں باطن کے موافق کشادگی نہ آئے اور حجاب سد سکندری جیسا ہو اس کا کیا علاج ہے؟ اور جو کوئی دعوت سے رجعت خوردہ ہو جائے اور ذکر فکر سے مجنون (دیوانہ) ہو جائے اور آسیبی نظر سے احمق ہو جائے اس کا کیا علاج ہے؟ اور جو شخص مفلس گدا ہو اور بادشاہی ظل اللہ کا مرتبہ چاہتا ہو یا قرب الٰہی سے گنج تصرف کا خواہشمند اس کا کیا علاج کرنا چاہیئے؟ اور وہ شخص جس کے اعتقاد میں نفس امارہ شب و روز فتنہ فساد پیدا کرکے اسے بے اعتقاد کر کے اسے یقین سے بے دین کر دے اس کا کیا علاج ہے؟ جس شخص کو کسی علم سے فیض اور اس کا ملکہ (عبور) نہ کھل جائے اس کا کیا علاج ہے؟ اور وہ شخص جس کے چاروں طرف طاقتور دشمن ہوں اس کا کیا علاج ہے؟ اور وہ شخص جو بیماری کی وجہ سے جاں بلب ہے اس کا کیا علاج ہے؟ کوئی کامل انسان ۔عامل عالم۔ مکمل فقیر اہل دنیا۔ مستحق عاجز و غریب اپنے اپنے مطالب کے موافق ان کی آرزو پوری نہ ہوتی ہو تو ان کا کیا علاج ہے؟

متذکرہ بالا تمام ظاہری و باطنی مراتب کو فقیر ولی اللہ سے طلب کرنا چاہیئے۔

ولی اللہ کو کن مراتب سے شناخت کر سکتے ہیں۔ اس کی پہچان دو مراتب سے کی جاتی ہے۔

Marfat.com

اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بھی پڑھ - ترک دنیا کی عبادات کی بنیاد ہے۔ اور حب دنیا کل خطاؤں کی جڑ ہے۔ ترک دنیا - حب مولیٰ سر عبادت اور اسرار ہدایت کو کہتے ہیں۔ جبکہ حب دنیا سر بدعت ہے۔ اور وہ کیسے لوگ ہیں جو بدعت کو ہدایت سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ سیاہ دل کور چشم ہیں جنہوں نے آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا۔ عامل علماء وہی ہیں۔ جو توفیق سے اپنے علم عمل کو ہمیشہ حضوری مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پڑھتے۔ (اور درست کرتے ہیں) یہ علماء عام کے مراتب ہیں۔ کامل فقیر وہی ہے جو اہل ممات حیات کا تماشا شب و روز کرتا ہے۔ اور مقرب اللہ حضوری کی قوت سے کشف قبور سے واقف ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ ---- کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (پ۱ ع۳) تم اللّٰہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا کیسے انکار کرو گے۔ تم تھے مردہ پھر وہ تم کو زندہ کیا پھر تم کو موت دیتا ہے۔ پھر تم کو زندگی دیتا ہے۔ (عالم برزخ میں قلب و روح کی زندگی) پھر تمہیں اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ فقیر زندہ جان و زندہ زبان و زندہ دم و اثبات قدم زندہ دل و زندہ روح و زندہ سخن ہوتا ہے۔ وہ مردہ جسد و مردہ حرص و مردہ طمع اور مردہ نفس ہوتا ہے۔ اس قسم کے حضوری مشاہدہ والے مع اللّٰہ فقیر کا حق مخلوق خدا ہر خاص و عام پر ہوتا ہے۔ جس طریقہ سے بھی اس کی قسمت کا لقمہ نصیب ہو جائے اگرچہ ظاہر میں وہ ناجائز ہی نظر آتا ہو۔ وہ جو کچھ بھی کھاتا ہے مخلوق خدا کی گردن سے اس کا حق ساقط ہو جاتا

Marfat.com

ہے۔ واصل فقیر جس کی اصل اسم اللہ ذات وصل پر ہوتی ہے۔ بہر حال بہیر افعل اللہ تعالیٰ کے عین جمال مشاہدہ میں غرق فی اللہ معرفت وصال میں ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کھالیتا ہے اسم اللہ ذات کے تصور میں حاضر الوقت ہو کر کھانے کی وجہ سے وہ وجود میں نور بن جاتا ہے) وہ اس پر حلال ہے۔ کیونکہ مغرق تا مغرب جو بھی مخلوق خدا روئے زمین پر موجود ہے اس کے تصرف میں ہوتی ہے۔اور اس کے (دم قدم) کی برکت سے ہر قسم کی آفات و بلیات سے سلامت رہتی ہے۔ چنانچہ علم علوم میں عارف فی اللہ مولوی روم فرماتے ہیں۔

بیت

جس کا لقمہ نور ہو از(نور) جلال
جو بھی وہ کھا لے وہی اس پر حلال

پس عارف کے منہ میں حرام لقمہ داخل ہو ہی نہیں ہو سکتا(فقیر کو حرام کھانے سے آگاہی ہو جاتی ہے - وہ کھانے سے ہاتھ روک لیتا ہے۔ یا حرام کھانا بصورت قے وغیرہ اس کے وجود سے نکل جاتا ہے)یا غلبۂ نور کی وجہ سے ہر لقمہ نور بن جاتا ہے۔ عارف کا کھانا ہر حال میں حلال ہوتا ہے۔ اگرچہ عوام الناس کی نظر میں وہ اہل زوال نظر آتا ہے۔ اور عارف فقیر کا ہر سخن (اس کی ہر بات) صدق القال (سچ پر) مبنی ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ بات لوگوں کی نظر میں فقیر کی حال مستی کی بنا پر جھوٹی نظر آتی ہے۔

Marfat.com

بیت

واصلوں کا ہر سخن قرب از وصال
واصل ہمیشہ کھاتا ہے لقمہ حلال

کیونکہ فقراء کا پیٹ تنور کی مثل ہوتا ہے۔ جس میں ہمیشہ آتش شوق جلا کرتی ہے۔ (وہ جو کچھ بھی کھاتے ہیں ۔اس آگ میں جل کر نور ہو جاتا ہے) فقراء کا کھانا نور ہے۔ فقراء کی خواب مشرف دیدار حضور ہے۔ اور ان کی بیداری باطن بمعمور ہے۔ جو آفتاب کی مانند فیض بخش نافع المسلمین اور خلق اللہ میں مشہور ہے۔ اور طالب فقیر کو ان مراتب تک پہنچنا فرض عین اور ضرور ہے۔

ابیات

کامل ہوں میں صاحب ہدایت اکملم اہل از کرم
جس نے دیکھا میرا چہرہ اس کو رہا نہ کوئی غم
چہرہ میرا دیکھ کر باقی رہے نہ کوئی غم
اہل غم ہیں بت پرست اہل صنم
فقیر کو کوئی غم نہیں از قرب اللہ
لعنت بر فرعون دنیا عز وجاہ
دنیا تو بس غم ہی غم ہے فتنہ درم
جو بھی تارک فارغ ہے وہ جان منم

جو فقیر قرب اللہ سے فنا فی اللہ ہے۔ جس کو غرق بھی کہتے ہیں۔وہ اہل الوصول صاحب انتہاء ہے۔ اس کی نظر قبول و تصور تصرف قبول وتوجہ تفکر

Marfat.com

قبض دنیا گنج قبض و نظر گنج قبض اور وہم خیال قبض ہو جاتا ہے۔ یہ سب گنج قبض بارگاہ کے مراتب ہیں۔ جن شیطان و نفس خبیث اور قریب دنیا ولی بیہ سے بدتر جاہل شخص ہیں۔ جو بات ہولے تعلق اور خدا تعالیٰ کی رضا کے بغیر کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں نامقبول ہوتی ہے

فتح یہ ہے کہ جس سے ہر دماغ میں درد محبت کا دماغ پیدا ہو جاتا ہے۔ شبہ تر عارف کی حقیقت کو کوئی کیسے جان سکتا ہے۔ جملہ مراتب و جملہ منصب و جملہ علم و جملہ حکمت و جملہ گنج و جملہ کیمیا اور جملہ اسولات کا یکدم اور یک قدم پر حاصل کرتا جس سے طالب کے دل میں کوئی افسوس و غم باقی نہ رہ جائے سیہ جملہ مراتب حاضرات سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ تیس قسم کی حاضرات تیس قسم کے حروف ہیں۔ ننانوے قسم کی حاضرات اسماء باری تعالیٰ کی ہیں۔ اسی طرح ہر ایک حدیث قدسی اور حدیث نبوی کی بھی ہیں۔ کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی حاضرات سے بھی ہر قسم کے مراتب معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح حاضرات فنا فی اللہ ــــ اور ــــ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه کی حاضرات بھی ہیں۔ حاضرات فنا فی محمد رسول اللہ ﷺ اور حاضرات با ملاقات انبیاء اصفیاء مرسل ارواح جمیع نبی اللہ و حاضرات با جملہ غوث قطب اولیاء اللہ و حاضرات با ہریک مجتہد عالم باللہ میں جو کوئی حاضرات کی اس راہ سے واقف ہے۔ وہ کل مخلوقات جنات۔ موکل۔ فرشتوں۔ کل صفات اٹھارہ ہزار عالم کو اپنے سامنے حاضر کر کے ان کا تماشہ دیکھتا اور ان کو نظر منظور کر لیتا ہے۔ اور ہر دیکھے ان دیکھے مقام پر جس

Marfat.com

جگہ بھی چاہتا ہے۔اپنے آپ کو پہنچالیتا ہے۔ جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا۔ اور حاضرات سے آگاہ نہیں اور نہ ہی وہ علمائے عامل کے احوال اور علم سے واقف ہے۔ اور نہ ہی کامل فقیر کے علم معرفت توحید سے واقف وہ نفس کا بوجھ اٹھانے والا(بار بردار) گدھا ہے۔لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

جو کوئی ان چار مراتب وحدانیت الوہیت معرفت حقیقت حقیقی اور باطنی تحقیق کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کو تصدیق صدیقی مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور لا سوئ اللہ جو کچھ بھی ہے۔ اپنے دل سے دھو ڈالتا ہے۔ وہ چار قسم کی لذتوں کو بھلا دیتا ہے۔ اورانوار پروردگار کی پانچویں لذت اس کے وجود میں پیدا ہو جاتی ہے۔

چار قسم کی لذات یہ ہیں۔

اول لذت طعام دوم — عورت سے جماع کی لذت

حکومت بادشاہی کی لذت چہام——لذت مطالعہ نیک آگاہی

یہ چاروں لذتیں برابر ہیں۔ جب یہ چاروں لذتیں وجود سے نکل جاتی ہیں۔ اور تصور اسم اللہذات کی پانچویں لذت وجود میں آ جاتی ہے—تو یہ چاروں قسم کی لذات(دل کو) اچھی نہیں لگتیں۔جیسا کہ بیمار کو عمدہ کھانا بھی اچھا نہیں لگتا۔اس کے بعد اسے رب الا رباب کی بارگاہ سے صادق کا خطاب

Marfat.com

مل جاتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (پ۵ ع۶)وہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی جماعت ہے۔ اور وہ کیسے اچھے رفیق ہیں۔

اول طالب کو ظاہر باطن ہر ایک مرتبہ کا امتحان آزمائش تجربہ کر کے بعدازاں معرفت فقر میں قدم رکھنا چاہیے۔ تا کہ اس کا یقین درست ہو جائے۔ اور طالب صادق دنیا و آخرت میں شرمندہ نہ ہو۔ اول مشاہدہ انوار دیدار ہوتا ہے۔ پھر اعتبار درست ہوتا ہے۔ پہلے دیدار پھر یقین۔ اول اتحاد بعدہ اعتقاد۔ پہلے خاص مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ بعدہ اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

مثنوی

جان سے گذر کر اس جہاں سے دیکھ اور پھر وہ جہاں
اس جہان میں پہنچ کر حاصل ہو جائے لامکان
ایسی توفیق رکھتے ہیں سب اولیاء
اولیاء کو قرب قدرت از خدا

قولہ تعالیٰ۔۔۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (پ ۱۱ ع 12) اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے نہ حزن۔

جس کسی کے وجود میں کلمہ طیب تاثیر کرتا ہے۔ وہ شخص روشن ضمیر ولی اللہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ کلمہ طیب کو کنہ سے پڑھتا ہے۔ وہ اس کی کنہ جانتا ہے۔ اور کلمہ طیب کی کنہ سے باتوفیق ہو کر بالتحقیق خود کو حضوری میں لے جاتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

Marfat.com

صد سالہ گبر کافر یہود و نصاریٰ و ترسابت پرست جب ایک بار ہی کلمہ طیّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ پڑھتا ہے تو وہ یکبارگی پاک ہو کر جنتی ہو جاتا ہے۔ اور تُو شب و روز کلمہ طیب پڑھتا ہے اور خود کو اہل بہشت میں (شمار نہیں) کرتا۔ اور نہ ہی اپنے آپ کو دوزخی کہہ سکتا ہے۔ "اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ الرَّجَاء" ایمان تو کبھی خوف سے (اپنے آپ کو گناہ گار سمجھنے) اور (کبھی) رجاء سے (اس کی رحمت کے امیدوار) ہونے کا نام ہے۔ (ایمان کی کیفیت میں) ایک طرف تو بہشت کی امید ہے اور دوسری طرف دوزخ کا خوف ہے۔ خوف و رجاء کو اپنے ایمان کا وسیلہ بنا کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ کلمہ طیّب نیت کے مطابق ہی فیض پہنچاتا ہے۔ "اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" (اسی لئے کہا گیا ہے) کلمہ طیّب کے چوبیس حروف ہیں۔ رات دن کی بھی چوبیس گھڑیاں ہیں - آدمی رات دن میں چوبیس ہزار بار سانس لیتا ہے۔ جو کوئی اخلاص اور کُنہ (کلمہ طیب) کے خاص الخاص معنی سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے۔ تو کلمہ طیب کا ہر حرف اس کے ہر ساعت کے گناہوں کو ایسے جلا ڈالتا ہے۔ جیسے آگ خشک لکڑی کو جلا ڈالتی ہے۔

جو کوئی کلمہ طیّب کے ذکر میں دل پر ضرب لگاتا ہے۔ تو اس اشغال اللہ میں شوق (کی کثرت) سے اس کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور اسے عین بعین نظر آنے لگتا ہے۔ اسے معرفت اللہ وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر کامل

Marfat.com

مرشد سے طالبِ صادق کو پنج ضربی کلمہ طیب سے پانچ خزانے حاصل نہ ہوں تو طالب صادق کو جان لینا چاہیے۔کہ اس کا مرشد ناقص بے واصل ہے۔ ایسے مرشد کو چھوڑ دینا چاہیے۔ (اور کسی کامل مرشد کی تلاش کرنا چاہیے) ورنہ عمر برباد ہو جائے گی۔

کلمہ طیّب کے قُفل کو کھولنے والی کلید حاضرات اسم اللہ ذات ہے۔جو کوئی(حاضرات کا طریقہ) جانتا ہے۔وہ (یہ بات پڑھ کر) خوش وقت ہوتا ہے جبکہ ناقص کو کامل کی تحریر پڑھ کر ملال پیدا ہوتا ہے۔(کہ اسے تو کچھ بھی حاصل نہیں)اور وہ پریشان ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ابتداء میں جس کسی کے وجود میں کلمہ طیب تاثیر کرتا ہے اور اسے نفع دیتا ہے۔تو مخلوق اسے دیوانہ کہنے لگتی ہے۔جبکہ وہ خالق کی نظر میں دانا ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں وحشت کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا قلب زندہ اور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔اور اس کا گداگر نفس ہوا و ہوس سے باز آجاتا ہے۔

الحدیث۔۔۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ ۔

جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے۔ اس کو مخلوق کی ہم نشینی سے کوئی لذت نہیں آتی۔

حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔۔۔اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالتَّوَحُّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ۔۔۔ وہ اللہ سے انس اور غیراللہ سے وحشت اختیار کرتا ہے۔

Marfat.com

وہ سیاہ دل لوگوں سے جن کا قلب قالب حقیقت حق سے مردہ اوران کے دل افسردہ ہیں۔جو مثل گاؤ خر جاہل اور شیطان سے بھی بد تر ہیں۔ عارف باللہ ان سے ایسے دور بھاگتے ہیں جیسے کہ تیر کمان سے نکل کر واپس نہیں آتا۔ یہ تو ابتدا کے مراتب ہیں۔ جن کو ہر کوئی جانتا ہے۔ اور حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جس کسی کو معرفت محبت مجلس محمدی ﷺ نصیب ہو جائے وہ مشاہدہ و محرمیت و قرب حضوری انوار سے مشرف ہو جائے اور اس کی قسمت میں دیدار ہو جائے۔یہ قرب حق تعالیٰ کے اعلیٰ کے مراتب ہیں۔ جو فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔جس کی ابتداء ذکر مذکور اس کا متوسط دوام حضور اور انتہاء غرق فنا فی اللہ نور ہو جاتی ہے۔

شرح فقیر

فقر کیا ہے؟ فقر کس کو کہتے ہیں؟اور فقر کو کن احوال و افعال و اعمال اور اقوال سے شناخت کرسکتے ہیں؟فقر کیا چیز ہے؟اور فقر کو کس علم عقل تمیز سے حاصل کرسکتے ہیں؟

فقر کل جہان کی روشنی مثل آفتاب فیض بخش ہے۔ اور ہر جان میں ہمیشہ جان عزیز اور آنکھوں کے نور کی مثل موجود ہے۔ یہ بھی سن لو کہ بہت سے (خود نما فقر کے دعوئی دار) لباس فقر پہن کر(در بدر)خوار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہوگا جس کیلئے بہشت محبت عشق سرشت گلشن نو بہار کی مانند (معطر)ہو گا۔فقر مشکل کشا اور عین نما کو کہتے ہیں۔ یہ خود پسند اہل فقیر نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے ہیچ دنیا۔

Marfat.com

لگا رکھا ہے۔

آخر فقر کا جامع کیا ہے؟نعم البدل اور نعم البدل کسے کہتے ہیں۔؟نعم البدل کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ ہر عمل میں عالم اور ہر علم میں کامل ہوتا ہے۔وہ صاحب اختیار ہوتا ہے۔ وہ ازل کے احوالات کی بست و کشاد کر سکتا اور فیض فضل سے دکھا سکتا ہے۔

فقر کا آخری مرتبہ کیا ہے؟وہ یہ ہے کہ دونوں جہان کو توجہ سے طے کر لیتا اور تصور سے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی کے تصرف میں لے آتا ہے۔اور کونین کا تماشہ اپنے ناخن کی پشت پر کرنے لگتا ہے۔ وہ یکبارگی نفس کو قتل کر کے کونین کے تماشہ سے گذر جاتا ہے۔اور عین کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔ (رضی اللہ عنہ و رضو عنہ)

فقر کا آخری مرتبہ جسے انتہائی فقر کہتے ہیں کیا ہے؟ فقراء کی ابتداء اور انتہاء ایک ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ حضوری اور قرب میں یکتا ہوتے ہیں۔

فقر کا آخری مرتبہ کیا ہے؟ بر آمدن و در آمدن۔ بر آمدن اور در آمدن کس کو کہتے ہیں۔(بر آمدن از ناسوت و در آمدن در لاھُوت)

ناسوت سے باہر نکلنا اور لاھُوت میں داخل ہونا

فناء سے باہر نکلنا اور لقاء میں داخل ہونا

جہالت کفر شرک (عجب) خود بینی - ناشائستہ افعال کبر و ہوا سے باہر نکلنا اور فنا فی اللہ بطرف لقاء ہونا۔

Marfat.com

بے جمعیتی سے باہر نکلنا اور جمعیت میں داخل ہونا

جمعیت کس کو کہتے ہیں؟ جو کچھ بھی فقیر چاہے خواہ وہ ذات کا مرتبہ ہو یا صفات کا دونوں قسم کے درجات بے محنت و بے رنج حاصل ہو جائیں۔ اور............

شکایت سے نکل کر (برآمد ہو کر) عنایت میں داخل ہو جائے (درآمد ہو جائے)

عیب جوئی حکایت سے نکل کر غنایت میں داخل ہو جائے۔

غنایت سے نکل کر ولایت میں داخل ہو جائے۔

ولایت سے نکل کر ہدایت میں داخل ہو جائے۔

ہدایت سے نکل کر لاحد کے مرتبہ میں داخل ہو جائے عالم باللہ بن جائے۔

عبودیت سے نکل کر ربوبیت میں داخل ہو جائے۔

طلب سے نکل کر نور قلب میں داخل ہو جائے۔

محنت سے نکل کر محبت میں داخل ہو جائے

مجاہدہ سے نکل کر مشاہدہ میں داخل ہو جائے۔

ذکر و فکر سے نکل کر الہام مذکور حضور میں داخل ہو جائے

چلہ کشی ریاضت سے نکل کر راز میں داخل ہو جائے کہ دل کی آنکھ کھل جائے اور صاحب عیان ہو جائے۔

برآمدن از نفس ذائقہ و درآمدن بفقر فاقہ جو دیدار اللہ میں لذت بخش ہے

Marfat.com

فکر کمب (منہ کے بل گرنے والے فقر سے) باہر نکلنا اور فقر محب میں داخل ہونا

کشف و کرامات سے باہر نکلنا اور تصور اسم اللہ ذات میں داخل ہونا

فقر کا آخری مرتبہ کون سا ہے؟ایک ذوق جو حضوری فضل کا وسیلہ ہے اور دوم شوق جس سے نور فرحت بخش حاصل ہوتا ہے۔جس سے وجود مفقود ہو جاتا ہے۔ تیسرا اشتیاق انتظار ہے۔ جو معرفت دیدار کا وسیلہ ہے۔ ذات و صفات کے یہ کل و جز مراتب فقیر اور طالب مرید کو تصور اسم اللہ ذات اور مشق وجودیہ سے نور کی تجلیات نظر آنے لگتی ہیں۔ اور توحید کے تصرف سے دیدار کھل جاتا ہے۔ اور حاضرات اسم اللہ ذات سے پہلے ہی روز طالب ان سب درجات کو معلوم کرلیتا ہے۔ اور جملہ درجات ایک ہی مرتبہ میں آ جاتے ہیں۔ اس کو صاحب دم و قدم کہتے ہیں۔ یعنی اِسْتِقَامَتْ فَوْقَ الْکَرَامَتْ و الْمَقَامَتْ - جو کوئی فقر میں ان مراتب پر پہنچ گیا۔اس کے لئے مخلوقات میں ملامت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ملامت میں وہ ہمیشہ سلامت رہتا ہے۔ اور اس کی عاقبت بالخیر ہو جاتی ہے۔

الحدیث۔۔۔ اَلسَّلَامَۃُ فِیْ الْوَاحِدَۃِ وَالْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ

وحدت میں سلامتی ہے۔ اور دوئی میں آفات ہیں

سلامتی لاسویٰ اللہ (کو چھوڑ) کر وحدت میں داخل ہونے سے ملتی ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی (یاد اور بندگی) سے غافل ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی آفات و بلائیں اس کو گھیر کر خراب کرتی ہیں۔ (اگر توحید پرست) ہے۔تو مخلوق کے

Marfat.com

طعنوں سے مت ڈر۔قولہ تعالیٰ۔۔۔۔

لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ (پ۰ ع 12)

وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوتے

مثنوی

اے ناداں! تو اپنے علم پر ہے مغرور
معبود تو نزدیک ہے تو خود سے ہے دور
کشاف و ہدایہ اگر پڑھ بھی لی تو کیا حاصل
بغیر خاصوں کی خدمت کے کچھ نہ ہوگا حاصل

الحدیث۔۔۔۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

قوم کا سردار وہ ہے جو فقراء کا خادم ہے۔

جب حضور پاک ﷺ کا یہ فرمان ہے تو کسی دوسرے کی کیا بساط ہے کہ وہ دم مارے اور فقر محمدی ﷺ سے منکر ہو جائے۔

مال و دولت نقد جنس سب کے لئے زکواۃ کی شرح مقرر ہے۔ اسی طرح علمائے عامل پر علم کے خزانہ کی زکوات ادا کرنا بھی فرض ہے۔علم کی زکوٰۃ شاگردوں کو تعلیم دے کر علم بغیر طمع و ریا کاری کے ان تک پہنچانا ہے۔ اور گنج معرفت توحید۔علم تصوف سلک سلوک کی تلقین طالبوں کو کرنا اور ان کو مطلوب (حقیقی) حضوری تک پہنچانا(عالم باللہ) پر فرض عین ہے۔

سن لو! کہ عارفوں کے احوال ہر روز نو بنو ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ۔۔

کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ (پ۲۷ ع۱۲)

Marfat.com

ہر روز وہ ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ "ان مراتب میں" قرب "اللہ کی توفیق اور حضوری تصور کی قوت سے کشف القبور اور قیامت کے روز حساب گاہ میں ارواح کا نظارہ کیا جاتا ہے۔ یہ عمل خلاف نفس ہے۔ جس سے وہ عبرت کھا کر حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ اور صغیرہ کبیرہ گناہوں سے باہر نکل آتا ہے۔ اس (راہ) میں ناقل وہی ہے جو حبس(دم) سے انتقال کا طریقہ جانتا ہے۔ لیکن (حبس دم) سے اس قسم کا انتقال وصال سے دور تر ہے۔ اور عارفوں کے نزدیک یہ حبس عبث اور فضول عمل ہے۔ دوسرے کامل صاحب تصور اسم اللہ ذات میں (جو حبس حواس) کی راہ سے واقف ہیں۔وہ روحانیوں کو قم باذن اللہ کے تصرف کے ساتھ قبر سے باہر نکال لیتے ہیں۔ یہ انبیاء کی سنت ہے - چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کا یہی عمل تھا۔ بعض ولی اللہ جذب و جلالیت سے مردہ کو "قم باذنی" کہہ کر زندہ کر دیتے ہیں۔ یہ شرف بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی (امت کو) حاصل ہے۔ اور فقیر علماء کا مرتبہ ہے

الحدیث ــــــ اَلْعُلَمَاءِ اُمَّتِیْ کَاَ اَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔ میری امت کے علمائے(حق) بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔ جملہ انبیاء علیہ السلام نبی نے(اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) فقر کے مرتبہ اور حضور پاک ﷺ کی امت میں داخل ہونے کے لئے التجا کی۔ لیکن ان کو یہ (شرف) عطا نہ کیا گیا۔جس نے بھی حضرت محمد رسول اللہ کی راہ کو اختیار کیا۔اس نے فقر محمدی ﷺ کو اپنا رفیق بنا لیا۔فقر سے زیادہ بلند تر اور فخر والا مرتبہ دوسرا کوئی

Marfat.com

نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی ہو سکتا ہے۔ فقر ہمیشہ کی زندگی ہے۔

ابیات

مجھ سے گر پوچھے کوئی کہ موت ہے کیا
پانچ روزہ موت میں ہے زندگی(بقاء)
مردہ نفس و حرص و طمع و ہوا
بعد مرنے کے ہوئی حاصل مجھے رویت خدا
قبر میں قرب خدا ہے خلوت خانہ
عیش خوش وقتی ماسویٰ سے بیگانہ
موت سے پہلے ہی حاصل یہ مقام
نفس جب مردہ ہوا جان زندہ تمام
قبر اور گھر دونوں کو دیکھوں بیک نظر
جب خلاف نفس ہے حاصل روح الامر
مردہ دل کو موت عاشق کو حیات
عاشقوں کو اس حیات سے نجات
عاشقوں کا رزق قوت بالقاء
اس جگہ جس نے نہ دیکھا بے حیاء

ظاہر و باطن میں نفس کی حالت پر ہی یقین و اعتبار کا دار مدار ہے۔ نفس امارہ جب سیر ہوتا ہے۔ فرعون بن کر"انا" کا (دعوے کرنے لگتا ہے) جب بھوکا ہوتا ہے دیوانے کتے کی مانند درندہ بن جاتا ہے۔ اور شیطانی غضب کی وجہ

Marfat.com

سے شور و شر کرنے لگتا ہے۔ یہ نفس دیو خبیث ابلیس ہے۔ جبکہ نفس مطمئنہ جب سیر ہوتا ہے تو وہ فیض بخش نافع المسلمین ہوتا ہے۔ جب بھوکا ہوتا ہے وہ صابر ہوتا ہے۔ وہ شہوت کے وقت باشعور ہوتا ہے۔ غضب و غصہ کے وقت باحضور ہوتا ہے۔ وہ متحمل (سختی کا) بوجھ اٹھانے والا۔ اور سخاوت کے وقت صفت کریم کا حامل ہوتا ہے۔ نفس مطمئنہ کے مراتب انبیاء اولیاء اللہ علمائے عامل اور فقیر کامل کے مراتب ہیں۔ صاحب نفس مطمئنہ قدر بقدر احوال با احوال جب مراقب ہو کر استغراق میں جاتا ہے تو نفس مطمئنہ مثل براق حضوری معراج میں پہنچا دیتا ہے۔ جہاں وہ ایک دم میں ہزا بار دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ افسانہ خواں تو بہت سے ہیں۔ مسئلہ مسائل قصہ گوئی اور اس کے سننے سنانے میں بھی بہت سے لوگ مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ولی اللہ غیب داں صاحب نظارہ ہو گا۔

بیت

باعیاں سب دیکھنا تو عیب نہیں ہے
ظاہر و باطن جب ایک ہے کچھ غیب نہیں ہے

چنانچہ علماء کی نظر تمام علم کے مطالعہ پر ہوتی ہے۔ اسی طرح فقراء کی (نظر) ہمیشہ حضوری با قرب اللہ اور مجلس محمدی ﷺ پر ہوتی ہے۔ بعض دائمی طور پر مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضوری ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو معلوم نہیں ہوتا۔ بعض اپنے حضوری ہونے سے واقف بھی ہوتے ہیں۔ بعض (حضور پاک ﷺ) سے ہم سخن بھی ہوتے ہیں۔ بعض جلالیت کے

Marfat.com

مقام میں بعض جمالیت کے مقام میں اور بعض کمالیت کے مقام میں۔(باھوؒ نے) اس عین نما (حضوری کلام) کو کتاب (نور الہدیٰ) کی صورت تحریر کر دیا ہے۔ جس نے اس (نور) کو حاصل کر لیا اور دیکھ لیا (اس کا مشاہدہ کر لیا) وہ عارف خدا واصل (باللہ) ہو گیا۔ جس نے اس کتاب کے مطالعہ اور (عمل سے دیدار) حاصل نہ کیا اور واصل نہ ہوا۔وہ مردہ دل منافق بے حیاء ہے۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔ کَفَا عِلْمُہٗ بِحَالِیْ لَا زَوَالِیْ۔ سلطان العارفینؒ حال کی گواہی دینے کے لئے اس کا لا زوال علم ہی کافی ہے۔

اردو ترجمہ فارسی کتاب نور الہدیٰ کلاں بتوفیق ایزدی المورخہ 3/5/99 بروز سوموار صبح بمطابق 16/ محرم الحرام......۱۴۲۰ھ مکمل ہوا۔اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب پیغمبر ﷺ اس کو قبول فرمائے۔ غوث پاک اور سلطان العارفین کے وسیلہ سے اس کے پڑھنے والوں کو نور الہدیٰ عطا فرمائے۔ میرے والدین جملہ مومنین و مومنات کی مغفرت فرمائے۔ آمِین ثُمَّ آمِین یَا رَبُّ الْعَالَمِیْن○

فقیر الطاف حسین قادری سروری سلطانی

الملقب آخری عہد کا خلیفہ سلطانی

عزیز کالونی ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور

Marfat.com

شرح در شرح

نور الهدیٰ کلاں

کیا خاکی بھی نوری بن سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔ اما بعد........

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قَدْ جَاءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف نور (محمد رسول اللہ) اور کتاب مبین (قرآن مجید) نازل کیا گیا۔

بعض لوگ قران مجید کو تو نور مانتے ہیں لیکن صاحب قرآن کو نور تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ حضور پاک ﷺ کی ذات تو نور گر ہے۔ قولہ تعالیٰ ۔وَیُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِہٖ اور آپ ان کو (اللہ جل شانہ) کے حکم سے ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر دیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔۔ "یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر

Marfat.com

دیں۔اپنے رب کے حکم سے ان کو خدائے ستودہ صفات کی طرف لائیں۔"(سورہ ابراہیم 1ر14)معلوم ہوا کہ قران مجید کی تعلیم اور پیروی سے لوگوں کو قرآن مجید کا نور عطا ہو جاتا ہے۔

برہان و نور مبین

اے لوگو یقیناً" تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی ایک دلیل آ چکی ہے۔اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے۔(النساء 40/154)

مولانا اشرف علی تھانوی نے اوپر والے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے۔برہان سے مراد قرآن مجید اور نور مبین سے مراد وہ ذات مبارک ہے رسول اللہ ﷺ کی(القرآن الحکیم ترجمہ و تفسیر مولانا اشرف علی تھانوی تاج کمپنی لاہور و کراچی)

اسی طرح قرآن مجید کی آیات بینات کا نور اہل ایمان کو عطا کر دیا جاتا ہے۔قولہ تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ اپنے بندہ (خاص محمد ﷺ) پر صاف صاف آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تم کو ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کردے ۔اور بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا شفیق اور بڑا مہربان ہے(الحدید 57/9)

قولہ تعالیٰ۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اس نے ظلمات اور نور کو پیدا کیا(الانعام 1ر6)

قولہ تعالیٰ۔۔ایسے لوگ جو رسول امی(ام العلوم) نبی کا اتباع کرتے ہیں جن کی(شان) کو وہ توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔جو نیک باتوں کا حکم

Marfat.com

فرماتے ہیں۔اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں۔اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں۔اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں ۔اور ان لوگوں پر (غلامی) کے جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔پس جو لوگ آپ پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کی حمایت کرتے ہیں۔اور آپ کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو آپ کے ساتھ بھیجا گیا۔ایسے لوگ پوری طرح فلاح پانے والے ہیں۔(الاعراف 157-156، 7)

نور الہدیت

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ لا یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط (سورۃ نور ۲۴: ۳۵)

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق ہو جس کے اندر ایک قندیل ہے چمکتا ہوا ایک ستارہ اور اس کے اندر ایک چراغ ہے روشن۔ اور وہ چراغ روغن زیتون کے مبارک تیل سے جو نہ شرقی ہے نہ غربی روشن کیا گیا ہے۔اور وہ تیل ایسا ہے کہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے تو وہ بخود جل اٹھتا ہے۔اس نور سے اوپر ایک اور نور (کی تجلی ہو رہی ہے) نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ۔اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس نور کی ہدایت عطا کر دیتا ہے۔(النور 35، 24)

Marfat.com

اگر ہم اس نور کو انسانی وجود میں مشاہدہ کریں تو صورت کچھ یوں ہو گی۔ انسانی وجود خاکی ایک طاق کی مانند ہے جس کے اندر نورانی قلبی وجود ایک قندیل ہے گویا کہ چمکتا ہوا ستارہ اور اس قندیل کے اندر روح کا ایک چراغ روشن ہے روح کی حیات کا ذریعہ نور ربوبیت کا تیل ہے۔ جو نہ شرقی ہے نہ غربی وہ خود بخود اپنی تجلیات سے فروزاں ہے۔ نور معرفت کے اس تیل پر نور اللہ کی تجلیات ہو رہی ہیں۔اس طرح نور علیٰ نور کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت کا یہ نور عطا کر دیتا ہے۔

سلطان العارفین نے فرمایاتصور نوراسم اللہ ذات اور قادری طریقہ کی مشق وجودیہ کی کثرت سے نفس کا تزکیہ ہو کر وہ قلب کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔قلب روح کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔روح سر کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔اور جب یہ چاروں ایک ہو جاتے ہیں تو فقیر کو ہدایت کا نور حاصل ہو جاتا ہے۔ جس کی روشنی طلوع آفتاب کی مانند فقیر کے وجود میں ظاہر ہو جاتی ہے۔اور باطنی حجابات اور ظلمات دور ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح زمین و آسمان کا بھی ایک ناسوتی ڈھانچہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے ارادہ کن فیکون سے مادہ کی صورت میں پیدا ہوا۔قندیل جو کہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے اسی روح اور نور ربوبیت ایک تجلی سے پیدا کیاگیا ہے۔ اسے ظاہری ڈھانچہ طاق یعنی کالب کا قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس قندیل کے اندر روح حیات کا چراغ روشن ہے ۔جس پر نورربوبیت کی تجلیات تیل کا کام کررہی ہیں۔اور نور ربوبیت اسم اللہ ذات کی ہمہ وقت ہونے والی تجلیات سے فروزاں ہے۔

اگر ہم ایک ذرہ کا جائزہ لیں تومعلوم ہو گا کہ ہرذرہ کا ایک ظاہری ڈھانچہ ہے۔

Marfat.com

جسے ہم ذرہ (ایٹم) کا ڈھانچہ کہہ سکتے ہیں۔اس ایٹم کے اندر الیکٹرون موجود ہیں۔جو چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن قندیل ہے۔ جو نوراحمدی ﷺ کا ظہور تجلیات صفت کے مصداق ہیں۔ان دونوں کے اندر ایک مرکزہ ہے جسے نیوٹرون کہتے ہیں۔جو تجلی ذات کا مظہر ہے۔الیکٹرون اور پروٹون کے اوپر ایک غیر مرئی نور ہے جسے سائنس کی آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں۔نور ربوبیت کی صورت حال ہے۔ جس سے ذرہ کے اندر حرکت پیدا ہو رہی ہے۔قولہ تعالیٰ۔لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کوئی ذرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا

نور ربوبیت کی تجلی سے مادہ میں سات قسم کی صفات کا ظہور ہو رہا ہے

1-علم 2-ارادہ 3-قدرت 4-حرکت 5-توانائی 6-سمع
7-بصر

نورربوبیت زندگی کے چراغ کے لئے تیل کا کام کررہا ہے۔اور نور ربوبیت کے پس پردہ نور اللہ کی تجلیات ہو رہی ہیں۔جس سے ایک ذرہ سے لے کر کائنات عالم کی ہر شے کو زندگی کا نور حاصل ہو رہا ہے۔

نوری مخلوق کا نفس بھی نور ہوتا ہے۔ باقی ہر شے نورانی قلب۔نوری روح نورربوبیت۔اور اس پر نور اللہ کی تجلیات ہوتی رہتی ہیں۔ جنات کا ظاہری ڈھانچہ آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ باقی ان کے وجود کی ترتیب بھی وہی ہے۔جو دوسری مخلوقات اور کائنات کی ہے۔

نور ولایت

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

Marfat.com

اَلنُّوْرُ۔ اللہ تعالیٰ جن کو اپنا ولی بناتا ہے ان کو ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر دیتا ہے۔(   )

سلطان االعارفین نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ولی اللہ کو چار قسم کے ظلمات سے نکال دیتے ہیں۔اول ظلمات نفس۔دوم ظلمات خلق۔ سیوم ظلمات دنیا ۔چہارم ظلمات شیاطین

اور چار قسم کے نور عطا کر دیتے ہے۔

اول نور علم ۔ دوم نور ذکر ۔ سیوم نور الہام ۔ چہارم نور معرفت با قرب حضور

نور شرح صدر

سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے شرح صدر کر دیا ہے۔وہ اپنے رب کے (عطا کئے ہوئے)نور پر ہے۔ پس جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے۔یہ لوگ کیسی گمراہی میں ہیں۔(الزمر22,39)

حضور نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا قولہ تعالیٰ۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہم نے آپ کو شرح صدر (کا نور) عطا نہیں کر دیا۔

جو کوئی اپنے سینہ میں اسم اللہ اور اسم محمد ﷺ کی مشق وجودیہ کرتا ہے۔اس کے سینہ میں شرح صدر کا نور ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوح

Marfat.com

محفوظ کے جملہ علوم کا مطالعہ کرنے لگتا ہے۔

دائمی حیات کا نور

قولہ تعالیٰ۔۔ ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا۔اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کر دیا جس کو لئے ہوئے وہ آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں ہے ان میں سے نکلنے نہیں پاتا۔اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال(بد) مستحسن معلوم ہوا کرتے ہیں(سورہ الانعام122،6)

رحمت کا نور

قولہ تعالیٰ۔۔اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں تا کہ (اللہ تعالیٰ) تم کو ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کر دے۔اور اللہ تعالیٰ مومنین پر بہت مہربان ہے۔(سورہ الاحزاب42،33)

قولہ تعالیٰ ۔ سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینے کا ارادہ کرتے ہیں اس کے سینہ کو اسلام کے لئے شرح صدر کر کے (اس کو شرح صدر کا نور عطا کر دیتے ہیں) اور جس کو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو اسلام کے لئے تنگ اور بہت تنگ کر دیتے ہیں۔جیسے کوئی آسمان پر چڑھتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے۔(الانعام125،6)

صدیقین و شہدا کا نور

Marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہ رب تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ان کے لئے ان کا اجر نور ہے۔ (جو ان کو دنیا میں عطا کر دیا جاتا ہے)(سورہ الحدید 18، 57)

قیامت کے روز جب سورج بے نور ہو جائے گا چاند ستاروں کی روشنی نہ ہو گی۔ایسے گھپ اندھیرے میں سفر کیسے طے ہو گا۔جبکہ اسی حالت میں پل صراط سے بھی گذرنا ہو گا۔قولہ تعالیٰ وہ دن ایسا ہو گا جب منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے کہیں گے کہ ذرا ٹھہر جاؤ(تاکہ) تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں ان کو جواب دیا جائے گا کہ اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ جاؤ پھر نور تلاش کرو(جو کہ ناممکن بات ہے)پھر ان (فریقین) کے درمیان ایک دیوار کر دی جائے گی۔ جس یں ایک دروازہ بھی ہو گا۔ جس کے اندر کی طرف رحمت اور باہر عذاب ہو گا(سورہ الحدید 57/13)

قولہ تعالیٰ۔ اس دن اللہ تعالیٰ نبی ﷺ اور اہل ایمان جو آپ کے ساتھ ہوں گے ان کو رسوا نہ کرے گا۔ان کا نور ان کے داہنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہو گا۔اور وہ یوں دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو آخر تک رکھئے اور ہماری مغفرت فرما دیجئے۔بیشک آپ اس پر قادر ہیں(سورہ التحریم 8، 66)

رسول پاک ﷺ نے ہمیں ایک دعا حصول نور کے لئے سکھلائی ہے جو بخاری شریف میں مذکور ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ اے میرے رب

Marfat.com

مجھے نور عطا کر دے۔ میرے دائیں بائیں آگے پیچھے نور پیدا کر دے۔ میرے دماغ۔ میرے کانوں میرے منہ میں نور عطا کر دے۔ میرے سینہ میرے دل کو نور کر دے۔ میرے ہاتھوں اور پاؤں میں نور بھر دے

اور ایسی کیفیت پیدا کر دے جو تو نے حدیث قدسی میں بیان کی ہے۔ کہ طالب اللہ تیری قدرت کی آنکھوں سے دیکھنے والا۔۔ تیری قدرت کے کانوں سے سننے والا۔ تیری قدرت کی زبان سے کلام کرنے والا۔ اور تیری قدرت کے ہاتھوں سے کام کرنے والا بن جائے

اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ طالب مولیٰ دنیا میں نور حاصل کر لے تا کہ اسے بروز قیامت شرم ساری اور پل صراط طے کرنے میں مشکل پیش نہ آئے۔ اگر کوئی شخص یہ نور حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے۔ اگر وہ آئے تو رحمت کا دروازہ کھلا ہے۔ اگر وہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ چاہیے کہ کسی کامل نور الھدیٰ سروری قادری مرشد کی تلاش کرے۔ تا کہ وہ اسے نور الھدیٰ عنایت کر دے۔ یا اللہ ہمیں بھی یہ نور عطا فرما۔ آمین۔

وَ آخِرُ دَعْوٰنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

فقیر الطاف حسین سروری قادری سلطانی

الملقب آخری عہد کا خلیفہ سلطانی

Marfat.com

کوائف کتاب نور الہدیٰ

قول زریں حضرت غلام جیلانی سلطان	۳
نمونہ فارسی کلام نور الہدیٰ	۷
اردو ترجمہ حمد و نعت	۹
تصرفات کی دس اقسام	۱۰
جز حضوری ہر طریقہ راہزن	۱۱
نور الہدیٰ حضوری مجلس کا وسیلہ ہے	۱۳
بے نصیب کو کنہ کلمہ طیب بانصیب بنا دیتی ہے	"
ابیات - شہ رگ سے نزدیک	
طالبا غیب کر کنج کرم	
کلمہ طیب کا خاص الخاص طریقہ	۱۴
کامل مرشد اور ناقص مرشد	۱۵
علم کے دو گواہ	۱۶
علم اللہ کے الف سے مقام الفت طے کرنا	۱۷
مرشد سے پانچ قسم کے علوم طلب کریں	۱۸
جمعیت کے مراتب حاصل کرنا	۱۹

Marfat.com

حضوری مشاہدہ کے طریقے	۲۰
طالبوں کی دو اقسام	۲۱
نفس کی چار اقسام	〃
ہر لذت سے بڑھ کر لذت لقاء	۲۲
ہر سر تاج کے قابل اور ہر وجود حضوری وصال کے قابل نہیں ہوتا	۲۳
کس علم سے عرش قدموں کے نیچے فرش بن جاتا ہے	۲۴
دریائے وحدت میں غرق ہونا	۲۵
نور ضمیر کا خلاصہ	〃
شرح دعوت	۲۶
غالب دعوت دم نوش	۲۷
خاصوں کی اصل راہ قرب اللہ سے تصور اور تصرف ہے	۲۸
شرح دعوت	〃
پانچ قسم کے خزانے	۲۹
دعوت کی آزمائش اپنے نفس پر کرنا چاہیئے	۳۰
اللہ تعالیٰ ہی روزی رساں ہے	۳۱
شرح فقر کس کو کہتے ہیں۔	۳۲
شرح مراتب موتوا قبل ان تموتوا	۳۳
تین اشخاص کا وجود قبر میں بھی سلامت رہتا ہے	۳۵
سروری قادری طریقہ ذکر والا اللہ کی امان میں ہوتا ہے	۳۶

Marfat.com

اسم اللہ کے تصور سے شرف دیدار	۳۷
ابیات	۳۸
حضور عالم سے علم طلب کرنا چاہئے	۳۹
علم کس لئے۔ عالم کس لئے	
علم کے دو گواہ	۴۰
دونوں پہلوؤں میں نفس اور شیطان دو دشمن ہیں	۴۱
لقائے الٰہی کا طریقہ۔ یقین کیسے حاصل ہوتا ہے	۴۲
دیکھنے والا کبھی کہتا نہیں	۴۳
رویت خدا کے طریقے	۴۴
خواب۔ مراقبہ۔ عیان	"
ابیات	۴۵
باطن میں چودہ قسم کی تجلیات	۴۶
الہام اور ذکر میں فرق	
عشق وجودیہ سے معشوقی اور محبوبی مراتب ملتے ہیں	۴۷
حقیقت خواب و تعبیر	۴۸
خواب و تعبیر	۴۹
گروہ کی دو اقسام	۵۰
فقر محب کس کو کہتے ہیں۔	۵۱
شرح دعوت دم	

Marfat.com

دعوت دم کی چار اقسام	۵۲
مراتب ذکر خفی	۵۳
دعوت دم سے ملاقات کرنا	۵۴
فرشتے کو حاصل نہیں مقام لی مع اللہ	۵۵
دشمن سید اہل زشت ہے	۵۶
ابیات فقرش تمام	۵۷
یہ حضوری معرفت قرب خدا کا کلام ہے	"
ابیات دم۔ اسم اللہ ذات کی تاثیر	۵۸
کونین کا تماشہ پشت ناخن پر کرنا	۵۹
دنیا کا مائل سگ ہے۔ ابیات	"
دنیا کیا ہے ـــ ابیات	۶۰
تجھے ہمیشہ کافر نفس سے کار ہے	۶۱
مبتدی فقیر کے مراتب اور ابیات فقر	۶۲
اہل تصور نور کا نفس بھی نور ہو جاتا ہے	۶۳
تصور قرب اللہ حضور ناظر کے مراتب	۶۴
جس نے خواہشات نفسانی کو روک لیا	۶۵
جنت الماوی میں داخل ہو گیا	"
پانچ قسم کے مراتب	۶۶
دونوں جہان اسم اللہ کی طے میں ہیں	۶۷

Marfat.com

صاحب دعوت کو حضور ﷺ اسم معرفت کی تلقین کرتے ہیں	۶۸
حجابات کی اقسام	۶۹
بے حجاب اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔اس کی تاثیرات	۷۰
تصور اسم محمد سرور کائنات ﷺ کے اثرات	۷۱
مراتب نعم البدل	۷۲
نقش تصور اسم اللہ ذات	۷۳
نقش تصور اسم محمد سرور کائنات ﷺ	۷۴
حاضرات ناظرات کی راہ	۷۶
قرب اللہ حضوری کی حاضرات	۷۷
تصور نور سے حضوری	۷۸
خاکی آبی تصورات پر فخر نہ کرنا چاہیے	۷۹
کیمیاء کے دس خزانے	۸۰
فقیر کس کو کہتے ہیں	۸۱
علم کلی	۸۲
فقیر کے دو عظیم لشکر	۸۳
جسم میں روح مدعی اور نفس مدعا علیہ ہے	۸۴
شرح علم نعم البدل	۸۵
اذا تم الفقر فھواللہ	۸۶
موتوا قبل ان تموتوا	۸۷

Marfat.com

کلمہ طیب کے چوبیس حروف کے اثرات	۸۹
اولیاء اللہ مرتے نہیں	۹۰
چار قسم کے پرندے ذبح کرنے کا حکم	۹۱
مالک الملکی فقیر صاحب جذب ہوتا ہے	"
بادشاہی لشکر پر زر و مال خرچ کرنے کی بجائے فقیر کی ایک توجہ بہتر ہے	۹۲
قرآن پاک سے باہر کوئی چیز نہیں اور دل دریائے عمیق ہے	۹۳
غیب کے خزانے کی چابیاں اسی کے پاس ہیں	۹۴
دیدار کی راہ کونسی راہ ہے	۹۵
ظاہری علم فضیلت کے ساتھ باطنی علم کی اہمیت	۹۶
رب تعالیٰ کی شناخت کے چار تصورات	۹۷
غنایت کے مراتب	۱۰۱
شرح معرفت و عارف	۱۰۳
من عرف نفسہ فقد عرف ربہ	۱۰۴
عارف کی اقسام	۱۰۵
ذکر خفی کے آٹھ طریقے	۱۰۹
اقسام ذکر	۱۱۰
دیدار باطنی آنکھ سے کیا جاتا ہے	۱۱۳
مالک الملکی فقیر اور چودہ قسم کے تصور تصرفات وغیرہ	۱۱۶
تصور کی خصوصیات	۱۲۳

Marfat.com

علم سینہ بسینہ۔ نظر با نظر ہے	۱۲۸
قیامت کے روز دنیا دار قبلہ پشت کھڑے ہوں گے	۱۳۰
توجہ کیا ہے	۱۳۲
ظاہر باطن کیا ہے	۱۳۶
حجابات کی اقسام	۱۴۱
شرح دعوت	۱۴۸
اللہ محمد کا نقش دعوت	۱۴۹
اسم کا تصور	۱۵۸
مستوں کی اقسام	۱۶۱
سال ہا سال کی تلاش کے باوجود وسیع حوصلہ طالب نہیں ملا	۱۷۰
شرح علم دعوت	۱۸۳
دعوت کے چار حروف	۱۸۷
نور الھدیٰ کے مطالعہ سے کیا حاصل ہوتا ہے	۱۹۵
طالب علم کے لئے اپنے نفس کو قتل کرنا فرض عین ہے	۱۹۶
شرح عین العلم	۱۹۷
شرح دعوت قبور	۲۰۳
مردہ دل کو قبر پر پڑھائی سے جواب باصواب حاصل نہ ہوگا	۲۰۵
شرح وجودیہ کیا ہے	۲۰۶
شرح وجودیہ	۲۰۹

Marfat.com

عشق کا قاضی حقیقی عاشق سے دو گولہ طلب کرتا ہے۔ ۲۱۵
شرح طے ۲۲۰
شرح مراقبہ و استغراق ۲۲۲
شاہ محی الدین کا قادری طریقہ ۲۲۶
معراج کی شب اور غوث پاک۔ آپ نے حضور پاک ﷺ کی
دست بیعت کی تھی ۲۲۹
قادری طریقہ کا دشمن۔ تین حکمت سے خالی نہیں ۲۳۰
توفیق کی چار اقسام ۲۳۱
اعتقاد سے یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کہنے کے مراتب ۲۳۲
شہید زندہ ہیں۔ان کو مردہ نہ کہو ۲۴۲
توجہ باطنی ۲۴۳
استغراق میں ذکر اللہ کیا کرو ۲۴۶
حاضرات حروف تہجی ۲۴۹
اسماء الحسنٰی ۲۵۰
نقش مشق وجودیہ ۲۵۵
حلیہ مبارک رسول اللہ ﷺ ۲۵۷
شرح دعوت روضتہ المبارک ۲۶۱
شرح ذکر اللہ ۲۶۵
اشغال ذکر ۲۶۶

Marfat.com

نقش حاضرات	۲۶۹
ذکر قربانی ھُو جس سے ذاکر کا بند بند جدا ہو جاتا ہے	۲۷۰
نقش ساغر موت	۲۷۴
نقش باب الفقر معکوس شیراں	۲۷۵
نقش باب الفقر۔ تیغ برہنہ	۲۷۶
چار چشمے اور رضا قضا کے دو چشمے	۲۷۷
صورت سلطان الفقر کا نقش	۲۷۸
نقش دریائے ژرف توحید	۲۷۹
یوم الست ارواح کا اقرار	۲۸۲
اٹھار ہزار مخلوقات کی حاضرات کا نقش	۲۸۵
مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہونے کی شرح	۲۸۸
شیطانی دعوائے "انا"	۲۹۳
زنار اور اس کو توڑنے کا طریقہ	۲۹۴
شرح الہام	۲۹۶
عارفوں کی موت کے سات طریقے	۳۰۶
شرح ظاہر و باطن	۳۱۱
علم نعم البدل	۳۱۵
فقیر کو کیا حاصل ہوتا ہے	۳۱۷
شرح انسان	۳۱۹

Marfat.com

امت کس کو کہتے ہیں۔ فنافی الشیخ کے مراتب ۳۲۰
دشمن آل نبی دشمن مصطفیٰ ﷺ ہے ۳۲۲
تصور نور دعوت قبور ۳۲۴
فقیر کے تین دشمن 〃
طالب با اخلاص ہونا چاہئے ۳۲۷
آدمی کے وجود میں چند لطائف ۳۳۷
دعوت کے سات "ق" ۳۴۲
کامل مرشد چودہ لطائف وجود میں کھو دیتا ہے ۳۴۶
توجہ کی اقسام ۳۴۸
فقیر کو کیا کچھ حاصل ہوتا ہے ۳۵۳
علم کے تین حروف ۳۵۸
تین قسم کے محروم شخص ۳۵۹
ورد و وظائف جاری نہ ہو تو اس کا علاج ۳۶۳
فقیر حرام نہیں کھاتا ۳۶۵
چار قسم کی فنائی لذات ۳۶۸
کلمہ طیب کی حاضرات ۳۷۱
شرح فقر ۳۷۲
شرح در شرح نور الھدیٰ ۳۸۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سلوکِ صوفیاء

و

فقرِ فخرِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مع منتخبات

سرِ اسرار عین ذات یاھو سلطان الفقر باھو قدس سرہٗ

بہ اجازت

حضرت غلام جیلانی سلطان سجادہ نشین دربار باھو سلطان (جھنگ)

ناشر

شبیر برادرز

40 اُردو بازار لاہور فون 7246006

Marfat.com

مجالسۃ النبی
اسرار قادری
مناقب سلطانی
کلید التوحید
نور الہدیٰ
رسالہ روحی شریف
کلام باہو
دیدار بخش
شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
042-7246006
Marfat.com